

فتنة قاديانیت  
متعلق تیر سوالات کے جوابات

# اُلدینِ قادیانیت

جید طرز بیان اور علمی مشقتوں کے تھے



طرز جدید تجزیع و عملی مشقتوں

خادم القرآن الکریم

حضرت مسیح مفتخر مسیح مسالم صاحب شہزادہ  
دنیس مارک الافتخار ایشیا گپٹستان چوہار پاری

تألیف

مناظر ختنوبت

حضرت مولانا اللہ و سماں صاحب شہزادہ  
مرکوی رہنا عالیٰ محترم حفظ نبوت پاکستان

ناشر: عالمی مجلس تحفظ حفظ نبوت پاکستان

أَنَّ حَمَّامَ الدِّينِيْنَ لَهُ الْبَيْنَ بَعْدَهُ (الْبَيْنَ) (الْبَيْنَ)

فتنة قاديانية

متعلق تيسيراتي جوابات

# أَبْيَنْ قَادِيَانِيَّةَ

جید طرز بیان اور عملی مشقوں کے تھے

نظر ثانی

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجید لہٰ حسیانوی عَلَیْهِ السَّلَامُ

استاذ التفسیر حضرت مولانا محمد عبدالصاحب بکاشم

مقدمة

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شاہزادی شمسیہ

تالیف

مناظر حضرت مولانا اللہ و سالیماً صاحب بکاشم

مرکومی زینما عالمی تحریظ ختنہ نبوت پاکستان

طرز جدید تجزیع عملی مشقین

حَالَمُ الْقَبَّارُ الْكَيْكَ حَضْرَتْ مُفتَیْ نُعْمَانُ مُحَمَّدْ صَاحِبْ بَکَاشِمْ

رئیس مرکز الفتاویٰ الأرشاد، گپسان، جوہر کارچی

ناشر: عالیٰ مجلسِ تحریظ ختنہ نبوت پاکستان

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وفاق المدارس العربية باکستان  
سے متحقہ مدارس میں درجہ سابعہ  
میں داخل نصاب

نام کتاب	: آئینہ قادیانیت
نظر ثانی	: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد البھیج لہ صایانوی علیہ السلام
مقدمة	: استاذ التفسیر حضرت مولانا محمد عابد صاحب بیان
تألیف	: شیخ الحدیث حضرت مولانا فتح نظام الدین شامزی شہید
طریقہ جدید، تحریک و عملی مشقیں	: مناظر حضرت مولانا اللہ و سالیا صاحب بیان
تزیین و آراش	: راجل اعجاز
طبعات تدویم	: گیارہویں اشاعت / اکتوبر ۲۰۲۰ء
طبعات بطریقہ جدید	: پہلی اشاعت / مئی ۲۰۲۱ء
ناشر	: عالمی مجلس تحفظ ختم بوت حضوری باغ روڈ ملتان
	فون: 061-4783486

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## انتساب

وفاق المدارس العربية پاکستان کے پہلے صدر، خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری عز الشیعہ اور پہلے ناظم اعلیٰ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود عز الشیعہ اور اب ان کے جانشین، وفاق المدارس العربية پاکستان کے صدر، شیخ الحدیث، یادگار اسلاف، حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب عز الشیعہ اور ناظم اعلیٰ، فضل اجل حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری مدظلہ کے نام!

گر قبول افتدر ز ہے عز و شرف

## مُرْتَبَہ

۲

۶	حضرت مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم	حرف آغاز:
۹	حضرت مولانا اللہ وسیا صاحب دامت برکاتہم	اظہارِ تکفیر:
۱۰	شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب عزیزی	افتتاحیہ:
۱۱	استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہ	پیش لفظ:
۱۲	حضرت مولانا محمد عینیف جاندھری صاحب مدظلہ	تقریط:
۱۷	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شاہزادی شہید	مقدمہ:

## ختمِ بُوقُت

۲۶	سوال ① ختم نبوت کا معنی، مطلب، اہمیت و خصوصیات
۳۱	سوال ② آیت ختم نبوت کی تشریح و توضیح، کتب کے نام

### عملی مشق ①

۳۵	سوال ③ ختم نبوت پر آیات، احادیث، اجماع، تو اثر
۵۵	عملی مشق ②

۵۸	سوال ④ قادریانی تحریف اور اس کا جواب
۶۲	سوال ⑤ ظلی و بروزی میں گھڑت اصطلاح کا بطلان

۶۵	سوال ⑥ وجی، الہام، کشف کی حقیقت
۷۲	عملی مشق ③

۷۷	سوال ⑦ آیات و احادیث میں قادریانی تحریفات کے جوابات
۱۰۱	سوال ⑧ لاہوری و قادریانی گروپوں کا اختلاف اور حکم

### عملی مشق ④

۱۰۶	سوال ⑨ عہد صدقیٰ سے دور حاضر تک تحریک ختم نبوت
۱۱۰	سوال ⑩ رد قادریانیت کے لئے علمائے دیوبندی کی خدمات

### عملی مشق ⑤

۱۱۳	سوال ⑪ رفع محتوى اسماء پر قرآن و سنت کے دلائل
۱۳۰	سوال ⑫ حیات مسیح علیہ السلام کے خلاف قادریانی عقیدہ کی اصل وجہ

### عملی مشق ⑥

۱۳۵	سوال ⑬ حیات مسیح علیہ السلام، یہودیت اور مسیحیت کا فقط نظر
۱۳۹	سوال ⑭ رفع محتوى اسماء پر قرآن و سنت کے دلائل

۱۳۹	سوال ⑭ رفع محتوى اسماء پر قرآن و سنت کے دلائل
۱۵۰	سوال ⑮ حیات مسیح علیہ السلام کے خلاف قادریانی عقیدہ کی اصل وجہ

### عملی مشق ⑥

**سوال ۲** یعیسیٰ اُنیٰ مُتّوہیک میں قادیانی تحریف کا جواب

**سوال ۵** رَافِعُك اور بَلْ رَفَعَةُ اللهُ کی توضیح و تشریح

**سوال ۶** نزول مسیح کے دلائل، اشکال کا جواب

### عملی مشق ⑦

**سوال ۷** حضرت مہدیؑ، دجال لعین اور قادیانی دجال

**سوال ۸** رفع مسیح کے خلاف قادیانی تحریفات کے جوابات

### عملی مشق ⑧

**سوال ۹** رفع و نزول کا امکان عقلی و حکمتیں

**سوال ۱۰** قادیانی و ساؤس و شبہات کے جوابات

## گزارہ قادیانی

**سوال ۱** مرزا قادیانی کے حالات و دعاویٰ کی کیفیت

**سوال ۲** ایمان، ضروریات دین، کفر دون کفر کی توضیح

**سوال ۳** قادیانیوں کی وجہ تکفیر، مسجد، قبرستان و دیگر احکام

### عملی مشق ۹

**سوال ۲** اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی

**سوال ۵** مرزا قادیانی اور انگریز

### عملی مشق ۱۰

**سوال ۶** اولیائے امت کی عبارات میں تحریف کا اصولی جواب

**سوال ۷** مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں

**سوال ۸** محمدی یقین اور مرزا قادیانی

**سوال ۹** لَوْ تَقُولَ عَلَيْنَا میں قادیانی تحریف کا جواب

**سوال ۱۰** مرزا قادیانی کا اخلاق

ضمیمه آئینہ قادیانیت

عقائد ذکری فرقہ

عقائد بابی فرقہ

عقائد بہائی فرقہ

فتنة گوہرشاہی

### عملی مشق ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# حرفِ آغاز

خادمُ القرآنِ الکریم

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مدظلہ

(رئیس مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السالکین کراچی)

الحمد لله نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ خاتم النبیین

و علی الہ واصحابہ اجمعین

دینِ اسلام کے بنیادی عقائد میں ایک ”عقیدہ ختم نبوت“ ہے جس پر ایمان لانا دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے ضروری ہے، سرکارِ دو عالم خاتم النبیین حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری زمانے سے دین و ایمان کے ایسے ڈاکو ظاہر ہوئے جنہوں نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ میں فتنوں کی بنیاد ڈالی۔ ایسے دجال اور کذب مختلف زمانوں میں ظاہر ہوتے رہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے آج تک ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے دینِ اسلام کے اس بنیادی عقیدہ کے لیے تحفظ کے کھڑے ہوتے رہے اور اپنی جان و مال کی قربانی سے ان فتنوں کی سرکوبی کے لیے جہاد کا علم بلند کرتے رہے۔ جھوٹے داعیانِ نبوت کے منہوس اور شیطانی سلسلے کی ایک کڑی ”مرزا قادریانی ملعون“ کی جھوٹی نبوت کا فتنہ ہے جو اپنے اثرات بد کے اعتبار سے سابقہ تمام جھوٹے مدعاوینِ نبوت کے مقابلے میں کہیں زیادہ خطرناک اور بڑا فتنہ ثابت ہوا ہے، ذرائعِ مواصلات کی فراوانی اور مکار انگریزی سرکار کی چھتری تلے پنپنے والے اس فتنے نے مشرق و مغرب میں لاکھوں لوگوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر ان کو ابدی رسولی کا شکار کر دیا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ!

اپنے اسلاف بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمارے اکابر علمائے دیوبند نے اس فتنہ کی اندوہنا کی کو بھانپتے ہوئے اس کا ہر سطح پر (عدالتی کٹھرہ) ہو یا دعویٰ میدان، علمی تصنیفات ہوں یا میدانِ مناظرہ، انفرادی سطح کی سعی سے لے کر حکومتی ایوانوں میں قوانین کی تیاری تک) خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

اکابرین امت اور مجاہدین ملت کی جماعت کے ایک نمایاں فرد شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ و سایا صاحب دامت برکاتہم العالیہ بیں جن کی پوری زندگی کا اوڑھنا بچھو نا ”عقیدہ ختم نبوت“ کے گرد پھرہ دینا ہے۔ آئمخترم کی خدمات جلیلہ میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ آپ کی تصنیف ”آئینہ قادیانیت“ جو واقع المدارس العربیہ پاکستان کے تحت درجہ موقوف علیہ (درجہ سابعہ) کے نصاب میں داخل ہے۔

— \*\*\* —

ناچیز راقم الحروف پر اللہ جل شانہ کے بے حد و حساب احسانات اور انعامات کی بلا استحقاق ہر وقت بارش ہوتی رہتی ہے۔ ان انعامات ربانیہ میں ایک ”علم المقرآن“ اور ”تفہیم الفقة“ کی تالیف ہے جو درحقیقت بتوفیق تعالیٰ بندہ کے جلیل القدر اساتذہ کرام اور مشائخ عظام کی دعاوں اور توجہات کا ثمرہ ہے۔ ان دونوں کتب کو درس و تدریس کے لیے بڑی تعداد میں مدارسِ دینیہ اور عام تدریسی حلقوں میں خوب شرف قبول حاصل ہوا۔ اس کی اصل وجہ تو اللہ جل شانہ کا ذرہ بے مقدار پر بے پایاں کرم اور احسان ہے، مگر ظاہری اسباب میں ان کتب کا عام فہم لعلیٰ اسلوب ہے جو دلچسپ اصول و قواعد، نقشہ جات و جداول پر مشتمل ہے اور پھر کتاب کے مضامین کو گہرانی کے ساتھ سمجھنے اور ان پر رسوخ حاصل کرنے کے لیے ہر سبق کے آخر میں مذکور دلچسپ اور آسان عملی مشقیں ہیں۔

علمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنماؤں، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ و سایا صاحب مذہم (مؤلف کتاب بہذا) اور ہمارے فاضل دوست، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تقاضی احسان احمد صاحب زید مجھم نے قتلہ قادیانیت کی سر کوبی کے لیے تحریر کی جانے والی اس نصابی کتاب ”آئینہ قادیانیت“ کو ”تفہیم الفقة“ کی طرز پر مختلف عملی مشقیوں کے ساتھ ترتیب دیتے کا ناجیز کو حکم فرمایا۔

الحمد للہ تعالیٰ میرے انتہائی محترم و مکرم، جامع الکمالات، مخدوم العلماء والصلحاء حضرت صوفی شاہ فیروز عبد اللہ میمن صاحب دامت برکاتہم (خلیفہ ارشد عارف باللہ

شیخ العرب والجم مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کی خصوصی دعاؤں اور توجہات سے یہ مشکل کام انہیٰ آسان ہوا۔ آنحضرت م نے اس کتاب کی نئے انداز سے کپووزنگ اور ڈیزائننگ کے لیے اپنے احباب خصوصی میں سے انہیٰ کہنہ مشق، ماهر اور مخلص دوست جناب راحیل ابی از مرزا سلمہ کا انتخاب کیا جنہوں نے بڑی لگن اور مہارت کے ساتھ اس کام کی تکمیل کی ہے۔

— \* \* \* —

ان حضرات اساتذہ اور مدرسین کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے جو درجہ موقوف علیہ میں بطور نصاب یا عام لوگوں کے سامنے اس فتنہ کی علمی تلبیسات کا پرداہ چاک کرنے کے لیے "آئینہ قادیانیت" کو بطور سلیبیس پڑھاتے ہیں وہ طرزِ جدید اور عملی متفقون کے ساتھ مرتب اس نئے نسخ کا انتخاب کریں، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھر پور امید ہے کہ اب کتاب کے مضامین کو ذہن نشین کرنا نہ صرف آسان بالکل دلچسپ ہو جائے گا۔

اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر کاوش کو قبول فرمای کرنا چیز راقم المحرف، اسکے والدین، اساتذہ کرام، مشارج عظام اور ان تمام حضرات کو جنہوں نے اس کتاب کی خدمت میں جس انداز سے بھی شمولیت اختیار کی ہے خدام ختم نبوت کی صفت میں شامل فرمای کر بر روز قیامت رسول اکرم خاتم النبیین رحمت للعلیین علیٰ یغیبُم کی شفاعت نصیب فرمادیں، آمین!

**رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ**

**وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ**

حَمَدُ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ

(حضرت) **محمد نعیم** عفان اللہ عنہ  
مولانا نفیق

رئیس مرکز الدین و ایشاد گپٹستان جوہر کارپی

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

مطابق کیمی می ۲۰۲۱ء



# اطہارِ تشکر از مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیمِ اَمَا بَعْدُ

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری اور کامل دین ہے آنحضرت ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہیں قرآن کریم آسمانی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے، دین اسلام کے بعد کوئی اور نیادیں نہیں، پیغمبر اسلام کے بعد کوئی اور نیانبی نہیں، قرآن کریم کے بعد کوئی اور نئی کتاب نہیں، اسی سے اس دنیا کا جمال اور وقار و ابستہ ہے۔

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے طلباء کے لیے ایک جامع اور مختصر صابع عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور کردار مرزا قادریانی پر تین حصوں میں مرتب کیا ہے جو الحمد للہ ہر خاص و عام سے دادخیسین وصول کر چکا ہے حال ہی میں شیخ العرب والجعجم مخدوم العلماء حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز، خادم القرآن الکریم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب (رئیس مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السالکین گلستان جوہر کراچی، سابق رئیس دارالافتاء و استاذ حدیث جامعہ اشرف المدارس کراچی) نے ایک نئے اور جدید طرز پر از سرے نو تیار کیا ہے، مضماین کے کامل حفظ اور ضبط کے لیے آخر میں عملی مشق کا اہتمام کیا ہے جس سے کتاب سے استفادہ کرنا از حد آسان اور سہل ہو گیا ہے، امید کامل ہے کہ اس امتداہ کرام اپنی تدریس میں اور طلباء عزیز اس نئی ترتیب سے خوب استفادہ کریں گے خصوصاً درجہ موقف علیہ میں دوران درس اسی نئی کوسا من رکھیں گے، اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی اس محنت کو قبول کرے اور قارئین کے لیے نافع بنائے۔

از اللہ و سایا

ملتان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## افتتاحیہ

از شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب عزیزیہ

(سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء  
وخاتم المرسلين اما بعد!

نبی کریم ﷺ کی محبت و عظمت ایمان کی بنیاد ہے۔ آپ ﷺ کی امت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے جہاں دین متین کی حفاظت کی، وہاں آپ ﷺ کی ذات اقدس علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ناموس کے دفاع میں بڑی حساس اور غیرت مند رہی۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں جھوٹے مدعاں نبوت کافتنہ کھڑا ہو گیا تھا۔ مگر امت کے ہر اُول دستے نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ گزشتہ صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو الحمد للہ! تمام مکاتب فکر کے علماء امت خصوصاً علماء دیوبند نے بھر پور طور پر اس کا رد کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، الحمد للہ! ہر سطح پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور دفاع کے لئے خدمت کر رہی ہے۔ حال ہی میں شاہین ختم نبوت عزیز مولوی اللہ و سایا سلمہ نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اکابرین کے حکم کی تعیل میں بڑی عرق ریزی کے ساتھ تیس سوالات کے جوابات ”آئینہ قادیانیت“ کے نام سے مرتب کئے ہیں۔ فقیر دعا گو ہے کہ اللہ پاک ان کی اس کاوش کو قبول فرمائیں۔ آمین! ان شاء اللہ! یہ مخت برگاہ رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ان کے قرب کا ذریعہ بنے گی۔ میں تمام اہل علم سے عموماً اور اپنے سے محبت رکھنے والوں سے خصوصاً گزارش کروں گا کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ اللہ پاک مرتب اور تمام معاونین کو جزائے خیر نصیب فرمائیں۔

فقیر ابو الحلیل خان محمد

از خانقاہ سراجیہ کندیاں

## پیش لفظ

از: حضرت مولانا محمد عبدالصاحب مدظلہ

(خلیفہ مجاز، پیر طریقت، شیخ کامل، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین لانبی بعدي اما بعدي!

نبی کریم ﷺ کا وجود مسعود پوری کائنات کے لئے بے شمار خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن انعامات سے آپ ﷺ کو نوازا، ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ﷺ نبی بھی ہیں، سید المرسلین علیہم الصلوات والسلام بھی، گراس کے ساتھ آپ ﷺ کا خاص امتیاز و اعزاز ختم نبوت کا تاج ہے۔ اسی کی بدولت آپ ﷺ کو ان مقامات و درجات سے نوازا گیا کہ جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والسلام روزاً اول سے ناموس نبوت کے دفاع کے ہر قسم کی قربانی کو سعادت سمجھتی رہی ہے۔ گزشتہ صدی میں متحده ہندوستان پر فرنگی کے تسلط کے بعد مرزا غلام احمد قادریانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے ایک بار پھر امت مسلمہ کی غیرت کو لکھا۔ حالات انتہائی کھٹکھن تھے۔ ملکی قانون غداروں کا محافظ تھا۔ لیکن غیرت و عشق بھی عجیب چیز ہے، اس کے دیوانے موت سے بھاگتے نہیں بلکہ موت ان سے دوڑتی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں صداقت نے طاقت کو پاش کر دیا اور پورے ملک کے مسلمان اس دجل و فریب سے آگاہ ہو گئے۔ اس ذیل میں خاتم الحدیث حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہ کی گراں قدر خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ لیکن تقسیم کے بعد اس فتنے نے انداز میں سراٹھیا تو ایک بار پھر آقا ﷺ کی ناموس کے دفاع کے لئے سرفوشان میدان میں اترے اور ۱۹۵۳ء میں ایسی تحریک چلانی کی کمرٹوٹ گئی۔ اس زمانہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے اس مقدس مقصد کے لئے جماعت کی تشکیل ہو چکی تھی۔ مجلس کے بانی مرحوم اور ان کے رفقاء کرام نے کام کے لئے مسکن اصول وضع کئے جن پر جماعت نے بڑی حکمت، حوصلے اور جرأت کے ساتھ ہر سطح پر اس فتنے کے خلاف کام شروع کر دیا۔ جس کے اثرات پورے ملک و بیرون ملک ظاہر ہونے لگے۔ مگر کام میں الجھن اس وقت پیدا ہو جاتی جب ملک کا قانون

غدار ان ختم نبوت کو تحفظ فراہم کرتا۔ اللہ کی شان دیکھئے کہ ۱۹۷۸ء میں چنان بُگر اسٹیشن پر مرزا یوسف کی غنڈہ گردی کے نتیجہ میں تحریک چلی، جس کے نتیجہ میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

الحمد للہ! آج بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے اصولوں کے مطابق ہر سطح پر کام کر رہی ہے۔

اعلیٰ عدالتوں میں مرزا یوسف کو مسلسل شکست فاش ہو رہی ہے۔ تحریری حوالے سے اتنا کام ہو چکا ہے کہ اس موضوع پر پورا کتب خانہ مرتب ہو گیا ہے۔ تحریری محنت سے آگاہی کے لئے ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی اور ماہنامہ ”لو لاک“ ملتان مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک!

لیکن اس کے ساتھ جماعت نے اس بات کی بھی شدت سے ضرورت محسوس کی کہ اہل علم کو اس موضوع کی طرف بطور خاص مزید متوجہ کیا جائے جس کی مفید صورت یہ سامنے آئی کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے حضرات اکابر سے گزارش کی جائے کہ وہ تحفظ عقیدہ ختم نبوت کو داخل نصاب کریں۔ اس سے جہاں طلباء کرام کو اس موضوع کی اہمیت اور نزاکت کا علم ہو گا۔ وہاں اس لائن پر کام کرنے والوں کو راہنمای اصول بھی حاصل ہو جائیں گے۔

الحمد للہ! وفاق کے حضرات کرام نے حوصلہ افرائی فرمائی اور طے پایا کہ جدید اسلوب میں قدیم مواد کو مرتب کیا جائے۔ چنانچہ اس ذیل میں تیس سوالات مرتب کئے گئے ہیں۔

میر کارواں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد عزیزیہ کے حکم پر شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ و سایا صاحب مدظلہ نے بڑی محنت سے جوابات مرتب کئے، جو ”آئینہ قادریانیت“ کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والے حضرات جانتے ہیں کہ بنیادی طور پر تین موضوعات پر گفتگو کی جاتی ہے۔

① ... کذب مرزا، جس میں اصول تکفیر بھی آجاتے ہیں۔

② ... ختم نبوت

③ ... حیات عیسیٰ علیہ السلام

الحمد للہ! مولانا موصوف مدظلہ نے تینوں موضوعات پر لشیں انداز سے حقائق ترتیب دیئے ہیں جس کو کچھ علماء کرام نے ملاحظہ کیا۔ چنانچہ کتاب کا پہلا ایڈیشن اکتوبر ۲۰۰۴ء میں منظر عام پر آگیا۔ کتاب دوبارہ بعض اہل علم حضرات کی خدمت میں پیش کی گئی۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر، یادگار اسلاف، حضرت مولانا سلیمان اللہ خان عزیزیہ نے بڑی شفقت فرمائی اور متعدد مقامات پر ہونے

والی فروگز اشتتوں کی طرف متوجہ فرمایا حضرت موصوف کے شکر یہ کے ساتھ مجلس نے تمام متعلقہ مقامات کی تصحیح کر دی۔ اس کے علاوہ جانشین حضرت لدھیانوی شہید عزیز اللہ علیہ، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید عزیز اللہ علیہ مرکزی راہنماء مجلس تحفظ ختم نبوت نے ازاں تا آخر بغور کتاب کامطالعہ کیا اور تصحیح کی۔ مجاهد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری عزیز اللہ علیہ کے فرزند اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کے علاوہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الجبیر لدھیانوی عزیز اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہید عزیز اللہ علیہ، مولانا محمد عبد اللہ احمد پور شرقیہ، مولانا منظور احمد چنیوٹی عزیز اللہ علیہ، علامہ خالد محمود سیاکلوٹی عزیز اللہ علیہ نے بھی ملاحظہ کیا۔ راقم الحروف محمد عابد نے بھی اپنی ہمت کے مطابق دیکھا۔ جن حضرات نے نظر ثانی کی، ان کی آراء کی روشنی میں حذف و اضافہ بھی کیا گیا۔ بہر حال امکانی حد تک کوشش کی گئی کہ کوئی لفظی و معنوی غلطی رہ نہ جائے۔

اب اس کی دوبارہ جدید طباعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے تاکہ شعبان و رمضان کی تعطیلات میں ملک کے متعدد مقامات پر ختم نبوت کے موضوع پر منعقد کئے جانے والے دروس میں علماء و طلبہ اس کتاب سے مزید مستفید ہو سکیں۔ بہر حال امداد اس عربیہ کے علمائے کرام کو اس مبارک موضوع کی طرف متوجہ کرنے کی یہ ابتدائی سنجیدہ کوشش تو ضرور ہے، مگر حرف آخر نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے حضرات اکابر علمائے دیوبند نور اللہ مرقد ہم کی اس ذیل میں جو گراں قد رخدہ مات ہیں، موجودہ نسل ان سے بخوبی آگاہ نہیں۔ اگر اس وقت اس نزاکت کو نہ سمجھا گیا تو اندیشہ ہے کہ کہیں آنے والی نسل مزید نادا اقیفیت کا شکار نہ ہو جائے۔ اللہ پاک جزائے خیر نصیب فرمائے شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی عزیز اللہ علیہ کو، کہ جنہوں نے اس ضمن میں حضرات اکابر کی خدمات پر مشتمل ”دارالعلوم دیوبند اور تحفظ ختم نبوت“ نامی پوچھلٹ میں بڑے جامع انداز میں تاریخ مرتب کر دی ہے۔ یہ رسالہ ”تحفہ قادریانیت“ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک ”آئینہ قادریانیت“ کو عوام و خواص کے لئے مفید بنائے اور حضرت مؤلف مدظلہ کو اپنا قرب خاص نصیب فرمائے۔ آمین!

### امیدوار شفاقت

محمد عابد غفرلہ... مدرس جامعہ خیرالمدارس  
یکے از خدام حضرت بہلوی قدس سرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## تقریظ

حضرت مولانا قاری محمد حنفی جاندھری مدظلہ

(نااظم اعلیٰ و فاق المدارس العربیہ پاکستان)

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى!

قادیانیت کے دجل و فریب سے عامتہ اُمراء مسلمین کو آگاہ کرنا اور ”قصر ختم نبوت“ میں نقب لگانے والوں کی دسیسہ کاریوں سے مسلمانوں کی ”متاع ایمان“ کی حفاظت کرنا افضل ترین عبادت ہے۔ اس فریضہ کی انجام دہی کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں مسیلمہ کذاب کی سر کوبی کے لئے لشکر روانہ فرمانے کا حکم دیا تھا۔ اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد خلیفۃ الرسول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلہ کے مطابق مرتدین و منکریں ختم نبوت کے خلاف باقاعدہ جہاد فرمایا۔ اور اس وقت تک تلوار نیام میں نہیں رکھی جب تک اس فتنہ کا مکمل استیصال نہیں ہوا۔ اس کے بعد بھی جس متنبی نے سراٹھیا، اسلامی حکومتوں نے اپنادینی فریضہ ادا کرتے ہوئے اس پرحدار تداد جاری کر کے اسے جہنم واصل کیا۔ بر صغیر میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں میں مرزاغلام احمد قادریانی کا نام سر نہ رست ہے۔ جسے ہندوستان میں برطانوی علمداری کی وجہ سے پھلنے پھونے کا موقع ملا مرزاقادریانی نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود اور ۱۹۰۱ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ علمائے امت نے اس فتنہ کے تعاقب و استیصال کے لئے کوئی دقیقہ فروغ نہیں کیا۔ مگر انگریزی سر پرستی کے باعث یہ فتنہ سرطان کی مانند بڑھتا گیا۔ تاہم علمائے کرام کے بروقت انتباہ اور جدوجہد کی برکت سے تمام مسلمان، قادریانی دجل و فریب کی حقیقت سمجھنے لگے اور امت کے اجتماعی ضمیر نے انہیں ملت کے غداروں کی صفائی میں شمار کیا۔ خود قادریانی بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ فرقہ شمار کرتے تھے۔

چنانچہ مرزاغلام احمد قادریانی نے اپنے کونہ ماننے والوں کو نہ صرف کافر قرار دیا بلکہ انہیں زانیہ کی اولاد، کتیوں کے بچے اور ولد الزنا تک کہا اور اپنے پیروکاروں کو ان کے بچوں، عورتوں اور معصوموں تک کی نماز جنازہ سے روک دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کی وحدت "عقیدہ ختم نبوت" پر استوار ہے۔ جو شخص ضروریاتِ دین اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر غیر مشروط و غیر متزلزل ایمان رکھے، وہ مومن ہے۔ خواہ کسی مسلک اور کسی فقہ کا بیرون کار ہو۔ لیکن جو شخص اس وحدت کو توڑتا ہے اور ظلی اور بروزی وغیرہ کی آڑ میں ختم نبوت کا انکار کرتا ہے، اس کا شرط امتِ محمدیہ سے منقطع ہو جاتا ہے۔ قادیانیوں کے اسی ارتداد اور خروج عن الاسلام کی بنابر اہل اسلام کی ۹۰ سالہ جدوجہد اور عظیم الشان تحریک کے بعد سے ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں اور لاہوری مرزاں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

پاکستان کی قومی اسمبلی کا یہ فیصلہ کسی فرد واحد کی ذاتی رائے نہ تھی، بلکہ پوری قوم اور ملتِ اسلامیہ کا متفقہ موقف تھا۔ ساری دنیا کے مسلمان، آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول تسلیم کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی ذات کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والے کو دائرةِ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ تاہم قادیانی شاطرین نے اس فیصلے کو قبول نہیں کیا اور وہ آج تک سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ:

"هم کلمہ پڑھتے ہیں۔ پھر مسلمان کیوں نہیں؟"

حالانکہ قادیانیوں کو یہ حقیقت بھی معلوم ہے کہ جب کوئی شخص دین کے اساسی و بنیادی عقیدے کا انکار کر دے تو محض کلمہ پڑھنے سے مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے اسی نوع کے دجل و فریب سے آگاہ ہونا اور مسلمانوں کو بچانا از حد ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ایک عرصہ سے پیغورت محسوس کی جا رہی تھی کہ دورہ حدیث شریف سے فارغ ہونے والے طلبہ کو قادیانیت کے خدوخال سے نہ صرف آگاہ ہونا چاہئے، بلکہ اس کی علمی تردید اور استیصال کے لئے ٹھوں دلائل و برائین سے مسلح بھی ہونا چاہئے تاکہ وہ بحیثیت عالم دین مرزا قادیانی کے دجل و فریب اور کفر و احاد کو بر ملا و اضچ کر سکیں اور عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں قادیانیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا موثر و مثبت جواب دے سکیں۔

چنانچہ "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کی درخواست پر خواجہ خواجگان مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد عزیز شبلی کے حکم پر "علمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ و سایا صاحب زید مجید ہم نے "آئینہ قادیانیت" تالیف فرمائی۔ اس کتاب کے مطالعہ

کے بعد اس حقیقت کو سمجھنے میں کوئی ابہام باقی نہیں رہتا کہ اسلام کی ساری عمارت آنحضرت ﷺ کی ختم بوت پر قائم ہے۔ جو فرد یا طبقہ اسے منہدم کرنے کی کوشش کرے گا، امت مسلمہ اسے کسی صورت میں برداشت نہ کرے گی۔

اسی طرح اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادریانی کے دجل و فریب، کذب بیانیوں اور جھوٹی پیش گوئیوں کا پردہ بھی خوب چاک کیا گیا ہے۔ فتنہ قادریانیت کے استیصال و تعاقب کے سلسلہ میں یہ کتاب ان شاء اللہ افضلاء و فاق المدارس العربیہ پاکستان کے لئے کلیدی رہنمای ثابت ہو گی۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اسے مؤلف زید مجدد ہم اور ناشرین و ناظرین کے لئے دنیا و آخرت میں نافع بنائیں اور فتنہ قادریانیت کی شیخ کنی و سر کوبی کے لئے اہل اسلام کو اپنے اسلاف کی طرح مجاہد اہ اور سرفروشنہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

(مولانا) محمد حنفی جالندھری

ناظم اعلیٰ و فاق المدارس العربیہ پاکستان

مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۴۲۳ / ۱۰ / ۱۹

سُبْحَانَ رَبِّ الْجَمِيعِ

قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

لَا يَكُونُ بَعْدِي بَشِّرٌ

(احدیث)

میں آخری نبی ہوں ہیرے بعد کوئی نبی نہیں

## مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد لله و كفى و سلام على عبادة الدين اصطفى اما بعد!

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ طَوَّ كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهَا﴾

(سورہ الاحزاب: آیہ ۳۰)

ترجمہ: ”محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں اور رب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

((عَنْ ثُوَبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ  
يَرْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ))

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۸، واللفظ له، ترمذی ج ۲ ص ۳۵)

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے دعی نبوت پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔“

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ الرَّسَالَةَ وَالثُّبُوتَ  
قَدْ أُنْقَطِعَتْ فَلَأَرْسُولَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ))

(ترمذی ج ۲ ص ۵)

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔“

((عَنْ أَبِي أُمَّامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِذَا أَخْرُوا النَّبِيَاءَ  
وَأَنْتُمْ أَخْرُوا الْأُمَمِ))

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم رقم الحدیث ۸۶۲۰)

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔“

((عَنْ أَبِي ذِرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَبَا ذِرَّةٍ أَوْلُ الرُّسُلِ آدُمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ))  
(کنز العمال ج ۱ ص ۲۸۰)

ترجمہ: ”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوذر! نبیوں میں سب سے پہلے نبی آدم (علیہ السلام) ہیں اور سب سے آخری نبی محمد (علیہ السلام) ہیں۔“

قرآن کریم کی صریح آیات اور احادیث متواترہ سے صراحتاً یہ بات ثابت ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں جس سلسلہ نبوت کا حضرت آدم علیہ السلام سے آغاز ہوا تھا حضور ﷺ پر وہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک وسیع اور محیط ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی انداز میں دعویٰ نبوت کی گنجائش نہیں جس مسلمان کے قلب میں یہ بات اترجاء کے آپ ﷺ کے بعد نبوت و رسالت میں سے کسی کی گنجائش ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس ارتدا کی بنابر ارجو واجب القتل گر دانا جائے گا، تا وقتنکہ توبہ کرے۔ اس بنابر امام اعظم ابو عینیہ علیہ السلام نے جھوٹے مدعا نبوت سے دلیل طلب کرنے والے کے لئے بھی دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع علیہ السلام نے اپنی کتاب ”ختمنبوت کامل“ میں بہت سی آیات کریمہ کی صراحت و دلالت اور کثیر احادیث مبارکہ سے ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کی نبوت و رسالت کا مکان باقی نہیں رہتا۔

حضور ﷺ نے اپنے آخری زمانہ میں جھوٹے مدعا نبوت اسود غسی کے قتل کا حکم صادر فرمایا کہ اس بات کی وضاحت کر دی تھی کہ شریعت اسلامیہ میں جھوٹے مدعا نبوت اور اس کے پیروکار واجب القتل ہیں۔ حضور ﷺ کی اس دنیا سے تشریف بری کے بعد خلافت صدیقی میں جس مسئلہ پر سب سے پہلا جماعت ہوا وہ صحابہ کرام علیہم السلام کے درمیان عقیدہ ختم نبوت پر تھا۔ خلیفہ اول و جانشین رسول اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو مسترد کرتے ہوئے جہاد کا اعلان کیا اور تمام صحابہ کرام علیہم السلام نے نہ صرف اس کی تائید کی بلکہ عملی طور پر اس جہاد میں شرکت کی۔

اجماع امت کے حوالہ سے ہم تاریخ اسلامی کا مطالعہ کرتے ہیں تو تمام اکابر امت کی تصریح ملتی ہے کہ چودہ سو سالہ اسلامی دور میں کوئی دور ایسا نہیں گزار جس میں اس بات پر علمائے امت کا اجماع نہ ہو کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

☆.... ملا علی قاری عَلِيُّشَیْبَیْ (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) میں صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ:

((دَعَوْيَ النُّبُوَّةَ بَعْدَ نَبِيًّنَا عَلِيِّهِ لُكْفُرٌ بِالْجَمَاعِ))

ترجمہ: ”ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔“

☆.... حافظ ابن حزم اندرسی عَلِيُّشَیْبَیْ اپنی کتاب (الفصل فی الملل والاحواء والنحل ج ۱ ص ۷۷) پر رقم طراز ہیں کہ:

((قَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلِيِّهِ بِنَقْلِ الْكَوَافِ الَّتِي نَقَلَتْ نُبُوَّةَ وَأَعْلَامَةَ وَكِتَابَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّهُ لَا نَيْسَ بَعْدَهُ إِلَّا مَا جَاءَتِ الْأَخْبَارُ الصِّحَّاحُ مِنْ زُرُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي بَعَثَ إِلَيْنَا إِسْرَائِيلَ وَادَّعَ الْيَهُودَ قَتْلَهُ وَصَلَبَهُ فَوَجَبَ الْإِقْرَارُ بِهِنْدَةِ الْجَمِيلَةِ وَصَحَّ أَنْ وُجُودَ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِلٌ لَا يَكُونُ الْبَتَّةَ))

ترجمہ: ”جس کثیر التعداد جماعت اور جم غیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور نشانات اور قرآن مجید کو نقل کیا ہے، اسی کثیر التعداد جماعت اور جم غیر کی نقل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ثابت ہو چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ البته صحیح احادیث میں یہ ضرور آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اور یہود نے جن کو قتل کرنے اور صلیب دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ پس اس امر کا اقرار و اجتبہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔“

☆.... حافظ فضل اللہ تور پشتی (المعتمد فی المعقّد ص ۹۳) پر فرماتے ہیں کہ:

((وازاں جملہ آنسست کہ تصدیق وی کند کہ بعد ازوی ہیچ نبی نباشد، مرسل و نہ غیر مرسل، و مراد از خاتم النبیین آنسست کہ نبوت رامہر کرد و نبوت بامدن او تمام شد یا بمعنى آنکہ خدا تعالیٰ پیغمبری رابوی ختم کردو ختم خدائی حکم است بد آنچہ ازاں نخواهد گردید۔))

ترجمہ: ”مخلص عقائد کے یہ ہے کہ اس بات کی تصدیق کرے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ رسول اور نہ غیر رسول، اور خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت پر مہر لگادی اور نبوت آپ ﷺ کی تشریف آوری سے حد تمام کو پہنچ گئی۔ یا یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبری پر آپ ﷺ کے ذریعہ مہر لگادی، اور خدا تعالیٰ کامہر لگانا اس بات کا حکم ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نبی نہیں بھیجے گا۔“

☆.... فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۳ میں صراحةً سے مذکور ہے کہ:

((إِذَا لَمْ يَعْرِفِ الرَّجُلُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ أَخْرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ أَوْ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ أَوْ قَالَ إِلَيْكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ مِّنْ يُنْذَلُ بِهِ مِنْ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ بِرْ مُّكْفُرٌ))

ترجمہ: ”جب کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ محمد ﷺ آخر نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کہہ کہ میں رسول ہوں یا فارسی میں کہہ کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔“

☆.... فقہ شافعی کی مستند کتاب (معنی المحتاج شرح منہاج ج ۲ ص ۱۳۵) میں صراحةً سے مذکور ہے کہ:

((أَوْ نَفِيَ (الرَّسُولُ) بِأَنَّ قَالَ لَمْ يُرِسِّلُهُمُ اللَّهُ أَوْ نَفِيَ نُبُوَّةَ نَبِيٍّ أَوْ أَدْعَى نُبُوَّةَ بَعْدَ نَبِيِّنَا ﷺ أَوْ صَدَّقَ مُدَّعِيهِهَا أَوْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَسْوَدُ أَوْ أَمْرَدُ أَوْ غَيْزُ قَرْشَى أَوْ قَالَ الْكُبُوَّةُ مُكْتَسِبَةٌ أَوْ تَنَالُ رُتْبَتُهَا بِصَفَاءِ الْقُلُوبِ أَوْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يَلَدْ عِنْبُوَةً (أَوْ كَلَّبَ رَسُولًا) أَوْ نَبِيًّا أَوْ سَبَّةً أَوْ اسْتَخَفَ بِهِ أَوْ يَاسِمَهُ أَوْ يَاسِمَ اللَّهُ (كُفَّرَ))

ترجمہ: ”کوئی شخص رسولوں کی نفی کرے اور یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہیں بھیج، یا کسی خاص نبی کی نبوت کا انکار کرے، یا ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، یا مدعا نبوت کی تصدیق کرے، یا یہ کہ نبی کریم ﷺ (نحو ذ باللہ) کا لے تھے یا بے ریش تھے، یا قریشی نہیں تھے، یا یہ کہ نبوت حاصل ہو سکتی ہے، یا قلب کی صفائی کے ذریعہ نبوت کے رتبے کو پہنچ سکتے ہیں، یا نبوت کا دعویٰ تو نہ کرے، مگر یہ کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، یا کسی رسول و نبی کو جھوٹا کہے، یا نبی کو برا بھلا کہے، یا کسی نبی کی تحریر کرے، یا اللہ تعالیٰ کے نام کی تحریر کرے، تو ان سب صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔“

☆.... حنبیل مسلک کے مشہور و مستند مجموعہ (فتاویٰ مغنی ابن قدامة ج ۱۰ ص ۱۲۲) میں اس سلسلہ میں یہ حکم تحریر ہے کہ:

((مَنْ أَدَّعَ النُّبُوَّةَ أَوْ صَدَّقَ مَنْ أَدَّعَهَا فَقَدْ رَأَى لِلَّهِ مُسَيْلِمَةً لَمَّا أَدَّعَ النُّبُوَّةَ فَصَدَّقَهُ قَوْمٌ صَارُوا بِذِلِّكَ مُرْتَدِينَ وَ كَذَلِكَ طَلِيْحَةُ الْأَسَدِيَّ وَ مُصَدِّقُوهُ... وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ))

ترجمہ: ”جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعا نبوت کی تصدیق کرے، وہ مرتد ہے۔ کیونکہ مسلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی تو وہ بھی اس کی وجہ سے مرتد قرار پائی۔ اس طرح طیحہ اسدی اور اس کے تصدیق کنندگان بھی... اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ تیس جھوٹے نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ رسول اللہ ہے۔“

☆..... قاضی عیاض عَلِ الشَّافِی (الشَّفَاعَ ۲ ص ۲۳۶) میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

((ذَلِّكَ مَنْ أَدَّعَ نُبُوَّةَ أَخْلِيَّ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ أَوْ بَعْدَهُ... أَوْ مَنْ أَدَّعَ النُّبُوَّةَ لِنَفْسِهِ أَوْ جَوَّزَ أَكْتِسَابَهَا... وَ كَذَلِكَ مَنْ أَدَّعَ مِنْهُمْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَدْعُ النُّبُوَّةَ فَهُوَ لَا إِلَهَ إِلَّهُمْ كُفَّارُ مُكَذِّبُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَأَنَّهُ أَخْبَرَ ﷺ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ لَا نَبِيٍّ بَعْدَهُ وَأَخْبَرَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ وَأَنَّهُ أَرْسَلَ كَافَّةً لِلنَّاسِ وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى حَمْلِ هَذَا الْكَلَامِ عَلَى ظَاهِرِهِ وَأَنَّ مَفْهُومَهُ الْمُرَادُ بِهِ دُونَ تَأْوِيلٍ وَلَا تَحْصِيصٍ فَلَا شَكَّ فِي كُفَّرٍ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّهُوَنِي قَطُّعًا إِجْمَاعًا وَسَمْعًا)

ترجمہ: ”اسی طرح جو شخص ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کے نبی ہونے کا مدعا ہو یا خود اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کے حصول کو اور صفائی قلب کے ذریعہ مرتبہ نبوت تک پہنچنے کو جائز رکھے، اسی طرح جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے، خواہ صراحتاً نبوت کا دعویٰ نہ کرے تو یہ سب لوگ کافر ہیں۔ کیونکہ یہ آنحضرت ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ آپ ﷺ تمام انسانوں کے لئے معمouth کئے گئے ہیں، اور پوری امت کا اس پر

اجماع ہے کہ یہ کلام ظاہر پر مجمل ہے اور یہ کہ بغیر کسی تاویل و تخصیص کے اس سے ظاہری مفہوم ہی مراد ہے۔ اس لئے ان تمام لوگوں کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں اور ان کا کفر کتاب و سنت اور اجماع کی رو سے قطعی ہے۔“

ان تمام شواہد و براہین کی بنا پر ہمارے مرشد شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ نے اپنے رسالے ”عقیدۃ ختم نبوت“ (مشمولہ تحفہ قادیانیت جلد اول) میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ اور اجماع امت کے تمام اقوال اور فقہائے کرام کی تصریحات تحریر فرمانے کے بعد خصوصی کلام کے طور پر تحریر فرمایا ہے کہ:

”قرآن کریم، احادیث متواترہ، فقہائے امت کے فتاویٰ اور اجماع امت کی رو سے آنحضرت ﷺ  
بلا استثناء تمام انبیائے کرام ﷺ کے علی الاطلاق خاتم ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص کسی معنی و مفہوم میں بھی نبی نہیں کہلائے سکتا، نہ منصب نبوت پر فائز ہو سکتا ہے۔ اور جو شخص اس کامدی ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور یہ خاتمیت آنحضرت ﷺ کے لئے اعلیٰ ترین شرف و منزلت اور عظیم الشان اعزاز و اکرام ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخص کا نبی بن کر آنا آنحضرت ﷺ کی سخت توجیہ ہے۔ کیونکہ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمدفرض کی جائے تو سوال ہو گا کہ اس نئے نبی کو کچھ نئے علوم بھی دیئے گئے یا نہیں؟ اگر کہا جائے کہ اس نئے نبی کو نئے علوم نہیں دیئے گئے بلکہ وہی علوم اس پر دوبارہ نازل کئے گئے تھے تو قرآن مجید اور علوم نبوی ﷺ کے موجود ہوتے ہوئے دوبارہ انہی علوم کو نازل کرنا کار عبیث ہو گا اور حق تعالیٰ شانہ عبیث سے منزہ ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ بعد کے نبی کو ایسے علوم دیئے گئے جو آنحضرت ﷺ کو نہیں دیئے گئے تو اس سے (نحو بذالہ) آنحضرت ﷺ کے علوم کا ناقص ہونا، قرآن کریم کا تمام دینی امور کے لئے واضح بیان (تَبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ) نہ ہونا اور دین اسلام کا کامل نہ ہونا لازم آئے گا اور یہ آنحضرت ﷺ کی، قرآن کریم کی اور دین اسلام کی سخت توجیہ ہے۔

علاوہ ازیں اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمدفرض کی جائے تو ظاہر ہے کہ اس پر ایمان لانا لازم ہو گا اور اس کا انکار کافر ہو گا۔ ورنہ نبوت کے کیا معنی؟ اور یہ آنحضرت ﷺ کی ایک دوسرے انداز میں تو ہیں و تتفقیص ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے پورے دین پر ایمان رکھنے کے

باوجود کافر ہے اور ہمیشہ کے لئے دوزخ کا مستحق ہو جس کے معنی یہ ہوں گے کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا بھی (نحوذ باللہ) کفر سے بچانے اور دوزخ سے نجات دلانے کے لئے کافی نہیں۔“

جو ٹے مدعاں نبوت کے فتنہ کا آغاز اس وقت ہی ہو گیا تھا جب مسیلمہ کذاب نے اپنے قبلیہ بنو حنفیہ کے ساتھ آستانہ نبوی پر حاضر ہو کر بیعت اسلام کی مگر ساتھ یہ درخواست بھی کر دی کہ مجھے اپنا جانشین یا خلیفہ مقرر کر دیں۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی، آپ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تم امر خلافت میں اگر مجھ سے یہ شاخ بھی طلب کرو تو میں دینے کو تیار نہیں۔ یہاں پر بھی مؤمنین کے مطابق اصل صورت حال یہ تھی کہ مسیلمہ کذاب نے بیعت کے لئے خلافت یا نبوت میں شرکت کی شرط رکھی تھی، جب آپ ﷺ نے قبول نہیں فرمائی تو اس نے بیعت اسلام ہی نہیں کی، آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد اس نے نبوت میں شرکت کا اعلان کر دیا۔ اس فتنہ کو خلیفہ اول سید ناصد ایق اکبر رضی اللہ عنہ نے جہاد کے ذریعہ ختم کیا اور مسیلمہ کذاب اپنے لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔

آنحضرت ﷺ کی اس دنیا سے تشریف بری سے چند دن قبل اسود عنی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور اہل نجران کو شعبدہ بازی اور کہانت کے چکروں میں ڈال کر اپنا بیر و کار بنا لیا، بعد ازاں اس نے یمن پر چڑھائی کر کے پورے یمن پر قبضہ کر لیا۔ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ پہنچ کر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچائی جس پر آپ ﷺ نے اہل یمن کے بعض سرداروں کو اہل نجران و یمن کے خلاف جہاد کے لئے خطوط تحریر فرمائے اور اسود عنی کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اسود عنی نے یمن کے شہر صنعاء پر فتح پانے کے بعد اس کے مسلمان حاکم، شہر بن بازان کو شہید کر کے ان کی اہمیہ آزاد کو جبری طور پر اپنا حکوم بنالیا تھا۔ اس مسلمان عورت کے عمزاد حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو جوشہ جوشہ کے بھانجے تھے، ان واقعات کی اطلاع ملی تو وہ اپنی بہن کی مدد کو پہنچا اور ابھی بہن کی نجات کے لئے فکر مند تھے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے جہاد اور اسود عنی کے قتل کا حکم ملا۔ اس پر انہوں نے اپنی بہن سے مل کر اسود عنی کو اس کے محل کے اندر ری قتل کرنے کی مہم تیار کی اور ایک رات موقع پا کر حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ محل کے عقب سے نقب لگا کر اسود عنی کے کمرے میں پہنچ گئے۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئے، اسود عنی جاگ گیا۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے فوری طور پر جست لگا کر اسود عنی کو پکڑ لیا اور اس کی گردن مروڑ دی۔ شور سن کر پھرہ دار آئے تو آزاد نے کہا کہ خاموش رہو! تمہارے نبی پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اسود کے مرتے ہی حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس

کے قتل کا اعلان کیا اور موذن نے فجر کی اذان میں ”آشَهُدُ آنَّ حُمَّادًا رَسُولُ اللَّهِ“ کے بعد ”آشَهُدُ آنَّ عَمَّهَلَةَ كَذَّابًا“ کے الفاظ کے ساتھ اہل بیت کو اس سے نجات حاصل کرنے کی خوشخبری سنائی۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حضرت جبراًئیل امین علیہ السلام نے آکر خبر دی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوانہم جمیعہ کو ان الفاظ کے ساتھ خوشخبری سنائی: ”فَازَ فَيْرَوْزُ“ فیروز کامیاب ہو گیا۔

آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضوانہم کے پاس پہلے جھوٹے مدعاً نبوت کے جہنم رسید ہونے کی اطلاع تفصیل کے ساتھ آئی۔ اس طرح آپ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ جھوٹا مدعاً نبوت واجب القتل ہے۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق قیامت تک تیس لذاب دجال پیدا ہوں گے۔ ہم چودہ سو سالہ تاریخ اسلامی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ابھی تک ایسے جھوٹے مدعاً نبوت کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر چکی ہے، جہنوں نے کسی نہ کسی انداز میں دعویٰ نبوت کیا۔ مگر بڑے جھوٹے مدعاً نبوت جن کی جھوٹی نبوت کو کسی نہ کسی حد تک کوئی حیثیت حاصل ہوئی یا جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی شمار میں ہوئے، ان کی تعداد ابھی تک تیس کو نہیں پہنچی۔ اس بنابر کہا جا سکتا ہے کہ ابھی قیامت تک ایسے کچھ اور فتنے بھی رونما ہوں گے جو ملت اسلامیہ کے لئے ناسورینیں گے اور ان میں سب سے آخری دجال اعظم یعنی کانادجال ہو گا جس کے قتل کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لا سکیں گے۔ چودہ سو سالہ تاریخ میں جتنے بھی جھوٹے مدعاً نبوت کے فتنوں کا ظہور ہوا، امت مسلمہ نے ان کا قلع قلع کرنے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا، اس لئے ان فتنوں میں سے کوئی فتنہ باقی نہیں رہا، البتہ انیسویں صدی کے اختتام اور بیسویں صدی کے شروع میں انگریزی استبداد و غلامی میں مرزا غلام احمد قادریانی کی شکل میں جھوٹے مدعاً نبوت کے برپا کردہ جس فتنہ قادریانیت نے سراہیا، باؤ جودا ایک صدی گزر جانے کے وہاب تک ملت اسلامیہ کو ناسور کی شکل میں نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ فتنہ قادریانیت محمدث العصر حضرت علامہ انور شاہ شمیری علیہ السلام کے قول کے مطابق اتنا بڑا فتنہ تھا، جس کے آغاز کے وقت ایسا انداز ہوتا تھا کہ یہ لیت اسلامیہ کو اپنے بہاؤ میں بہا کر لے جائے گا۔ لیکن علماء نے اس کے آگے بند بندھ کر اس فتنہ کی شرائیکیوں اور گمراہیوں سے امت کو محفوظ کر دیا۔

فتنہ قادریانیت کی سب سے بڑی خرابی اور اس برائی کی جڑی یہ ہے کہ اس فتنہ کو ہمیشہ عیسائیوں اور یہودیوں کی سر پرستی حاصل رہی اور اس نے اسلام کا البادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ زن، زر، زمین اور مال و دولت اس کے سب سے بڑے ہتھیار رہے ہیں اور متفقہ مسائل و عقائد میں شکوہ و شبہات اور

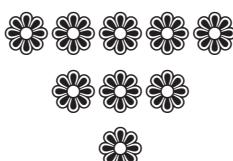
بحث و مباحثہ کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کو متزلزل کرنا اس کا طریقہ کار رہا ہے۔ اس لئے جب بھی ہم ان کے کسی مناظرہ یا مباحثہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ختم نبوت کا مفہوم، اجرائے نبوت، امام مہدی رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری جیسے علمی اور دینی مسائل کے بارے میں گفتگو کرنے نظر آتے ہیں۔ جن کے بارے میں مسلمان عقیدہ کی مضبوطی کی حد تک تو واقعیت رکھتے ہیں، مگر ان امور پر علمی بحث عوام الناس تو کیا اکثر علمائے کرام کے دائرہ علم سے بھی باہر ہوتی ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے متنہی طلباء کے لئے ایک ایسا نصاب تیار کیا جائے جس میں ان مباحث کا احاطہ کیا جائے اور اس کا باقاعدہ امتحان ہو۔ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے درخواست کی، جس کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نے اپنی مجلس عالمه سے منظور کرو اکر نصاب کی تیاری کی ذمہ داری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سپرد کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزی یہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد عزیز اللہ علیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کی منظوری سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ و سمایا کے ذمہ یہ خدمت سپرد کی۔ انہوں نے بہت محنت اور دقت نظر سے یہ نصاب تیار کیا جس کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الجمید صاحب مدظلہ کہروڑیکا، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور راقم الحروف کے علاوہ دیگر علمائے کرام نے نظر ثانی کے بعد مستند اور مفید قرار دیا۔ امید ہے کہ یہ نصاب نہ صرف اس ضرورت کو پورا کرے گا بلکہ اس کے پڑھنے والے ایک عظیم مبلغ اور مناظر ختم نبوت کے طور پر تیار ہو کر امت مسلمہ کو فتنہ قادریانیت کے ناسور سے بچانے کے لئے اہم کردار ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور امت کے علمائے کرام اور اہل علم کے لئے نافع بنائے۔ و ما توفیق الا باللہ!

**وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین**

**ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی شہید عزیز اللہ علیہ**

**استاذ الحدیث**

**جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی**



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# خَتْمُ النُّبُوْتِ

## ختم نبوت کا معنی، مطلب، اہمیت و خصوصیات

### سوال... ①

ختم نبوت کا معنی اور مطلب اور اس کی اہمیت، اور آپ ﷺ کی ذات اطہر کے ساتھ اس منصب کی خصوصیات کو واضح طور پر بیان کریں؟

### جواب... ①

#### ختم نبوت کا معنی اور مطلب

”اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ نَسْلَكَ نَبُوْتَكَ إِذَا سَأَلْتَنَا أَدْمَمْ عَلَيْكَ لَكَ سَفَرْمَائِيْ أَوْ رَأْسَكَ إِذَا مَهْمَعْرِبِيْ مَعْنَىٰ“  
کی ذات اقدس پر فرمائی۔ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی۔ آپ ﷺ آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہ بنایا جائے گا۔“ اس عقیدہ کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدہ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔

#### عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

ختم نبوت کا عقیدہ ان اجتماعی عقائد میں سے ہے، جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کئے گئے ہیں اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ بلا کسی تاویل اور تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔

(الف) ... قرآن مجید کی تقریباً ایک سو آیات کریمہ اور

(ب) ..... رحمت عالم ﷺ کی احادیث متواترہ (کم و بیش دو سو دس احادیث مبارکہ) سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔

(ج) ..... آنحضرت ﷺ کی امت کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر منعقد ہوا۔ چنانچہ امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری علیہ السلام اپنی آخری کتاب ”خاتم النبیین“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”واول اجماعے کہ دریں امت منعقد شدہ اجماع برقتل مسیلمہ کذاب بودہ کہ سبب دعوئی نبوت بود، شنائی دگروں صحابہ رضی اللہ عنہ رابعد قتل و معلوم شدہ، چنانکہ ابن خلدون آور دہ سپس اجماع بلا فصل قرن ابعد قرن برکفرو ارتدا و قتل مدعا نبوت ماندہ وہیج تفصیلے از بحث نبوت تشریعیہ وغیر تشریعیہ نبود۔“

**ترجمہ:** ”اور سب سے پہلا اجماع جو اس امت میں منعقد ہوا، وہ مسلمہ کذاب کے قتل پر اجماع تھا جس کا سبب صرف اس کا دعویٰ نبوت تھا، اس کی دیگر گھناؤنی حرکات کا علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے قتل کے بعد ہوا تھا۔ جیسا کہ ابن خلدون چشتیہ نے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد قرن ابعد قرن مدعا نبوت کے کفر و ارتدا و قتل پر ہمیشہ اجماع بلا فصل رہا ہے، اور نبوت تشریعیہ یا غیر تشریعیہ کی کوئی تفصیل کبھی زیر بحث نہیں آئی۔“ (خاتم النبیین ص ۲۷، ترجمہ ص ۱۹)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی عزتیہ نے اپنی تصنیف ”مسالکُ الْجِنَّاتِ اِلَيْهِ فِي خَتْمِ نُبُوَّةِ سَيِّدِ الْأَنَامِ عَزَّلَهُ اللَّهُ“ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

”امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع جو ہوا، وہ اسی مسئلہ پر ہوا کہ مدعا نبوت کو قتل کیا جائے۔“ (اعتسب قادیانیت ج ۲ ص ۱۰)

آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لئے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد ۲۵۹ ہے۔ (رحمۃ للعلیین ج ۲ ص ۲۳۳ قاضی سلمان منصور پوری چشتیہ) اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسلمہ کذاب کے خلاف بیمام کے میدان میں لڑی گئی۔ اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین چشتیہ کی تعداد بارہ سو ہے۔ (جن میں سے سات سو قرآن مجید کے حافظ اور عام تھے)

(ختم نبوت کامل ص ۳۰۳ حصہ سوم ازمفتی محمد شفیع عزتیہ و مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۲۳)

رحمت عالم علیہ السلام کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے جام شہادت نوش کر گئی۔ اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ انہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی حضرت جبیب بن زید انصاری خزر جی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ ملاحظہ ہو:

”حَبِيبُ بْنُ زَيْدٍ... الْأَنْصَارِيُّ الْخَزْرَجِيُّ... هُوَ الَّذِي أَرْسَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَىٰ إِلَيْهِ الْمَكَانُ مُسَيْلِلَةً الْكَذَابِ الْحَتَفِيِّ صَاحِبِ الْيَمَامَةَ فَكَانَ مُسَيْلِلَةً إِذَا قَالَ لَهُ أَتَشَهَّدُ أَنَّ مُحَمَّدًا أَرَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَإِذَا قَالَ أَتَشَهَّدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا أَصْحَمُ لَا أَسْمَعُ فَفَعَلَ ذَلِكَ مِرَارًا فَقَطْعَةً مُسَيْلِلَةً عُضُواً فَمَا شَهِيدَا“

(اسد الغابة في معرفة الصحابة ج اص ۲۲۱ طبع بيروت)

**ترجمہ:** ”حضرت حبیب بن زید الانصاری رضی عنہ کو آنحضرت ﷺ نے یمامہ کے قبیلہ بنو حنیفہ کے مسلمہ کذاب کی طرف بھیجا۔ مسلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی عنہ سے کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب رضی عنہ نے فرمایا: ہاں! مسلمہ نے کہا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسلمہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیب رضی عنہ نے جواب میں فرمایا کہ میں بھرا ہوں، تیری یہ بات نہیں سن سکتا۔ مسلمہ بار بار سوال کرتا رہا، وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا، حتیٰ کہ حبیب بن زید الانصاری رضی عنہ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو شہید کر دیا گیا۔“

اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسئلہ ختم نبوت کی عظمت و اہمیت سے کس طرح والہانہ تعقیل رکھتے تھے۔ اب حضرات تابعین رضی اللہ عنہم میں سے ایک تابعی عزیز ملا حظہ ہو:

”حضرت ابو مسلم خولاںی عزیز ملکیہ جن کا نام عبد اللہ بن ثوب عزیز ملکیہ ہے اور یہ امت محمدیہ (علیٰ صاحبہ السلام) کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بے اثر فرمادیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتش نمرود کو گلزار بنا دیا تھا۔ یہ میں میں پیدا ہوئے تھے اور سر کار در دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی میں اسلام لا چکے تھے، لیکن سر کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا موقع نہیں ملا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں یہ میں میں نبوت کا جھوٹا دعویدار اسود عنی پیدا ہوا، جو لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لئے مجرور کیا کرتا تھا۔ اسی دوران اس نے حضرت ابو مسلم خولاںی عزیز ملکیہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلا یا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ حضرت ابو مسلم عزیز ملکیہ نے انکار کیا۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو؟ حضرت ابو مسلم عزیز ملکیہ نے فرمایا: ہاں! اس پر اسود عنی نے ایک خوفناک آگ دہکائی اور حضرت ابو مسلم عزیز ملکیہ کو اس آگ میں ڈال دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آگ کو بے اثر فرمادیا،

اور وہ اس سے صحیح سلامت نکل آئے۔ یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنیٰ اور اس کے رفقاء پر ہیئت سی طاری ہو گئی اور اسود کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ ان کو جلاوطن کر دو۔ ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی وجہ سے تمہارے پیروؤں کے ایمان میں تزلزل آجائے۔ چنانچہ انہیں یمن سے جلاوطن کر دیا گیا۔ یمن سے نکل کر ایک ہی جائے پناہ تھی، یعنی مدینہ منورہ۔ چنانچہ یہ رکاردو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چلے۔ لیکن جب مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آفتہ رسالت ﷺ روپوش ہو چکا ہے۔ آنحضرت ﷺ وصال فرمائچکے تھے، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن حکمے تھے۔

انہوں نے اپنی اونٹی مسجد نبوی ﷺ کے دروازے کے پاس بٹھائی اور اندر آ کر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے ایک اجنبی مسافر کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کے پاس آئے اور جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو ان سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ ”یمن سے“ حضرت ابو مسلم عزیزیہ نے جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً پوچھا کہ اللہ کے دشمن (اسود عنیٰ) نے ہمارے ایک دوست کو آگ میں ڈال دیا تھا اور آگ نے ان پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ بعد میں ان صاحب کے ساتھ اسود نے کیا معاملہ کیا؟ حضرت ابو مسلم عزیزیہ نے فرمایا کہ ان کا نام ”عبد اللہ بن ثوب“ ہے۔ اتنی دیر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فراست اپنا کام کرچکی تھی۔ انہوں نے فوراً فرمایا کہ میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ہی وہ صاحب ہیں؟ حضرت ابو مسلم خوانی عزیزیہ نے جواب دیا کہ ”جی ہاں!“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرط مسرت و محبت سے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، اور انہیں لے کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ انہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اور اپنے درمیان بٹھایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے امتِ محمدیہ کے اس شخص کی زیارت کرادی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا تھا۔ ”(حلیۃ الاولیاء ص ۲۹، ج ۲، تہذیب ح ۲۷ ص ۳۵۸، تاریخ ابن عساکر ص ۳۱۵، ج ۷، جہاں دیدہ ص ۲۹۳ و ترجیح النہی ص ۳۲۱ ح ۲)

### منصب ختم نبوت کا اعزاز

قرآن مجید میں ذات باری تعالیٰ کے متعلق ”رَبُّ الْعَالَمِينَ“، آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے لئے ”رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ“، قرآن مجید کے لئے ”ذُكْرُ لِلْعَالَمِينَ“ اور بیت اللہ شریف کے لئے ”هُدًی لِلْعَالَمِینَ“ فرمایا گیا ہے۔ اس سے جہاں آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت کی آفاقت و

عالیٰ گیریت ثابت ہوتی ہے، وہاں آپ ﷺ کے وصف ختم نبوت کا اختصاص بھی آپ ﷺ کی ذات اقدس کے لئے ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ پہلے تمام انبیاء کرام ﷺ اپنے اپنے علاقہ، مخصوص قوم اور مخصوص وقت کے لئے تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو حق تعالیٰ نے کل کائنات کو آپ کی نبوت و رسالت کے لئے ایک اکائی (ون یونٹ) بنادیا۔

جس طرح کل کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ ”رب“ ہیں۔ اسی طرح کل کائنات کے لئے آنحضرت ﷺ ”نبی“ ہیں۔ یہ صرف اور صرف آپ ﷺ کا اعزاز و اختصاص ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے جن چھ خصوصیات کا ذکر فرمایا، ان میں سے ایک یہ بھی ہے:

((أَرْسَلْتُ إِلَيَّ الْخُلُقَ كَافَّةً وَخُتَمْ بِنَ النَّبِيُّونَ))

ترجمہ: ”میں تمام مخلوق کے لئے نبی کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔“

(مشکوٰۃ ص ۵۱۲ باب فضائل سید المرسلین، مسلم ج ۱ ص ۹۹ کتاب المساجد)

آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے۔ آپ ﷺ کا قبلہ آخری قبلہ (بیت اللہ شریف) ہے۔ آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب آخری آسمانی کتاب ہے۔ یہ سب آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ منصب ختم نبوت کے اختصاص کے تقاضے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پورے کر دیئے۔ چنانچہ قرآن مجید کو ”ذُكْرُ لِلْعَلَمِيْنَ“ اور بیت اللہ شریف کو ”هُدَى لِلْعَلَمِيْنَ“ کا اعزاز بھی آپ ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے میں ملا۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت قرار پائی۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

((وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأَمْمِ)) (ابن ماجہ ص ۲۹۷)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ السلام نے اپنی شہر، آفاق کتاب ”الخصائص الکبریٰ“ میں آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔ (دیکھنے ج ۲ ص ۲۸۲، ۱۹۷، ۱۹۳)

اسی طرح امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وَخَاتِمُ الْبُوْرَتِ (ﷺ) از میان انبیاء از بعض خصائص و کمالات

مخصوصہ کمال ذاتی خود است“ (خاتم النبیین فارسی ص ۶۰)

ترجمہ: ”اور انبیاء میں آنحضرت ﷺ کا خاتم ہونا آپ ﷺ کے مخصوص فضائل و کمالات میں سے خود آپ ﷺ کا اپنا ذاتی کمال ہے۔“ (خاتم النبیین اردو ص ۱۸۷)

# آیت ختم نبوت کی تشریح و توضیح، کتب کے نام

سوال... ۲

قال اللہ تعالیٰ: ”مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهَا“ اس آیت کی توضیح و تشریح کیسے طور سے کریں کہ مسئلہ ختم نبوت نکھر کر سامنے آجائے اور اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں سے پانچ کتابوں کے نام تحریر کریں؟

جواب... ۲

آیت خاتم النبیین کی تفسیر

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهَا﴾

(سورۃ الاحزان: آیہ ۳۰)

ترجمہ: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر ہے سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا۔“

☆.... شان نزول:

اس آیت شریفہ کا شان نزول یہ ہے کہ آفتاب نبوت کے طلوع ہونے سے پہلے تمام عرب جن رسمات میں بتلاتھے، ان میں سے ایک رسم یہی تھی کہ مبتنا یعنی لے پاک بیٹے کو تمام احکام و احوال میں حقیقی اور نبی بیٹا سمجھتے تھے۔ اس کو بیٹا کہہ کر پکارتے تھے اور مرنے کے بعد شریک و راثت ہونے میں اور رشتہ ناتے اور حلت و حرمت کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے جس طرح نبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے، اسی طرح وہ لے پاک کی بیوی سے بھی اس کے مرے نے اور طلاق دینے کے بعد نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔

یہ رسم بہت سے مفاسد پر مشتمل تھی۔ اختلاط نسب، غیر وارث شرعی کو اپنی طرف سے وارث بنانا۔ ایک شرعی حلال کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا وغیرہ وغیرہ۔

اسلام جو کہ دنیا میں اسی لئے آیا ہے کہ کفر و ضلالت کی بے ہودہ رسوم سے عالم کو پاک کر دے، اس کافر نہ تھا کہ وہ اس رسم کے استیصال (جز سے اکھاڑنے) کی فکر کرتا۔ چنانچہ اس نے اس کے لئے دو طریق اختیار کئے: ایک قولی اور دوسرا عملی۔

### قولی طریق:

﴿وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءً كُمْ أَبْنَاءَ كُمْ طَذْلِكُمْ قَوْلُكُمْ يَأْفُوا هِكْمَطْ  
وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ أَدْعُوهُمْ لِابْيَاهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾

(سورۃ الاحزاب: آیات ۵، ۶)

ترجمہ: ”اور نہیں کیا تمہارے لے پاکلوں کو تمہارے بیٹے۔ یہ تمہاری بات ہے اپنے منہ کی اور اللہ کہتا ہے ٹھیک بات اور وہی سمجھاتا ہے راہ۔ پکارو لے پاکلوں کو ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے۔ یہی پورا انصاف ہے اللہ کے یہاں۔“

اصل مدعا تو یہ تھا کہ شرکت نسب اور شرکت و راثت اور احکام حل و حرمت وغیرہ میں اس کو بیٹا نہ سمجھا جائے۔ لیکن اس خیال کو بالکل باطل کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ متبلیٰ یعنی لے پاک بنانے کی رسم ہی توڑ دی جائے۔ چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہو گیا کہ لے پاک کو اس کے باپ کے نام سے پکارو۔ نزول وحی سے پہلے آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو (جو کہ آپ ﷺ کے غلام تھے) آزاد فرمایا کہ متبلیٰ (لے پاک بیٹا) بنالیا تھا اور تمام لوگ یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی عرب کی قدیم رسم کے مطابق ان کو ”زید بن محمد“ کہہ کر پکارتے تھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی، اس وقت سے ہم نے اس طریق کو چھوڑ کر ان کو ”زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ“ کہنا شروع کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آیت کے نازل ہوتے ہی اس رسم قدیم کو خیر باد کہہ چکے تھے، لیکن چونکہ کسی راجح شدہ رسم کے خلاف کرنے میں اعزہ واقارب اور اپنی قوم و قبیلہ کے ہزاروں طعن و تشنیع کا شانہ بننا پڑتا ہے جس کا تعلل ہر شخص کو دشوار ہے، اس لئے خداوند عالم نے چاہا کہ اس عقیدہ کو اپنے رسول ہی کے ہاتھوں عملاً تواتر اجائے۔

### عملی طریق:

چنانچہ جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہ کو باہمی ناچاقی کی وجہ سے طلاق دے دی تو خداوند عالم نے اپنے رسول ﷺ کا نکاح ان سے کر دیا۔ زوج نہ کھٹکا۔ تاکہ اس رسم و عقیدہ کا کلیتاً استیصال ہو جائے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرَأَ زَوْجُنَّكَهَا لَكَ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي آزْوَاجٍ أَذْعَيْأَهُمْ﴾ (سورة الاحزاب: آیہ ۲۷)

ترجمہ: ”پس جبکہ زید (رضی اللہ عنہ) زینب (رضی اللہ عنہا) سے طلاق دے کر فارغ ہو گئے تو ہم نے ان کا نکاح آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کر دیا، تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پاک کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی واقع نہ ہو۔“

ادھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) سے ہوا۔ ادھر جیسا کہ پہلے ہی خیال تھا، تمام کفار عرب میں شور مچا کر لواس نبی کو دیکھو کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر بیٹھے۔ ان لوگوں کے طعنوں اور اعتراضات کے جواب میں آسمان سے یہ آیت نازل ہوئی یعنی:

﴿مَا كَانَ هُمَّدُ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾

(سورة الاحزاب: آیہ ۴۰)

ترجمہ: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) باپ نہیں، کسی کا تمہارے مردوں میں سے۔ لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر ہے سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کو جانے والا۔“

اس آیت میں یہ بتلا دیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے نبی باپ نہیں تھوڑتھوڑت زید (رضی اللہ عنہ) کے نسبی باپ بھی نہ ہوئے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی سابقہ بی بی سے نکاح کر لینا بلاشبہ جائز اور مستحسن ہے، اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطعمون کرنا سرا سرنا دانی اور حمافٹ ہے۔ ان کے دعوے کے رد کے لئے اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید (رضی اللہ عنہ) کے باپ نہیں، لیکن خداوند عالم نے ان کے مطاعن کو مبالغہ کے ساتھ رد کرنے اور بے اصل ثابت کرنے کے لئے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ یہی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زید (رضی اللہ عنہ) کے باپ نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی مرد کے بھی باپ نہیں۔ پس ایک ایسی ذات پر جس کا کوئی بیٹا ہی موجود نہیں۔ یہ الزام لگانا کہ اس نے اپنے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا، کس قدر ظلم اور کج روی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فرزند بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے، ان کو مرد کہے جانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ آیت میں ”رِجَالِكُمْ“ کی قید اسی لئے بڑھائی گئی ہے۔ بالجملہ اس آیت کے نزول کی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار و منافقین کے اعتراضات کا جواب دینا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برآت اور عظمت شان بیان فرمانا ہے اور یہی آیت کاشان نزول ہے۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے: ”وَلِكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ“ (لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر)

## ☆.... خاتم النبین کی قرآنی تفسیر:

اب سب سے پہلے قرآن مجید کی رو سے اس کا ترجمہ و تفسیر کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ ”خَتَمَ“ کے مادہ کا قرآن مجید میں سات مقالات پر استعمال ہوا ہے:

① ... ”خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ“ (البقرة: ۷) (مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں پر)

② ... ”خَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ“ (الانعام: ۳۶) (مہر کردی تمہارے دلوں پر)

③ ... ”أَلَيْوَمْ نَخْتَمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ“ (یس: ۶۵) (آج ہم مہر لگادیں گے ان کے منہ پر)

④ ... ”فَإِنْ يَسْأَلَا اللَّهُ يَخْتَمُ عَلَى قَلْبِكَ“ (الشوری: ۲۳) (سو اگر اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر)

⑤ ... ”خَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ“ (الجاثیہ: ۲۳) (مہر کردی ان کے کان پر اور دل پر)

⑥ ... ”رَحِيقٌ فَخْتُوِمْ“ (المطففين: ۲۵) (مہر لگی ہوئی خالص شراب)

⑦ ... ”خِتْمَةٌ مُسْكٌ“ (المطففين: ۲۶) (جس کی مہربانی ہے مشک پر)

ان ساتوں مقالات کے اول و آخر، سیاق و سباق کو دیکھ لیں! ”خَتَمَ“ کے مادہ کا لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے، ان تمام مقالات پر قد مرشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا، اس کی ایسی بندش کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہو سکے اور اندر سے کوئی چیز اس سے باہر نہ نکالی جاسکے، وہاں پر ”خَتَمَ“ کا لفظ استعمال ہوا ہے مثلاً پہلی آیت کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں پر مہر کردی۔ کیا معنی؟ کہ کفر ان کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا اور باہر سے ایمان ان کے دلوں کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ فرمایا: ”خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ“۔ اب زیر بحث آیت خاتم النبین کا اس قرآنی تفسیر کے اعتبار سے ترجمہ کریں تو اس کا معنی ہو گا کہ رحمت دو عالم ﷺ کی آمد پر حق تعالیٰ نے انبیاء کرام ﷺ کے سلسلہ پر ایسے طور پر بندش کردی، بند کر دیا، مہر لگادی کہ اب کسی نبی کو نہ اس سلسلہ سے نکالا جاسکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جاسکتا ہے، فهو المقصود۔ لیکن قادیانی اس ترجمہ کو نہیں مانتے۔

## ☆.... خاتم النبین کی نبوی تفسیر

((عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَرِيْ عَمَّا نَبِيَّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

(ابو داؤد ص ۱۲۷ کتاب الفتنه واللفظه، ترمذی ص ۲۵۵ ج ۲)

**ترجمہ:** ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تمیں جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔“

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے لفظ ”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ کی تفسیر ”لَا نَبِيَّ بَعْدِي“ کے ساتھ خود فرمادی ہے۔

ای لئے حافظ ابن کثیر علیہ السلام اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت چند احادیث نقل کرنے کے بعد آٹھ سطر پر مشتمل ایک نہایت ایمان افروز ارشاد فرماتے ہیں۔ چند جملے آپ بھی پڑھ لیجئے:

((وَقَدْ أَخْبَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَرَسُولُهُ فِي السُّنْنَةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ لَا يَرِيَ بَعْدَهُ لِيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنْ إِذْنَعَ لِهَذَا الْمَقَامَ بَعْدَهُ فَهُوَ كَذَّابٌ أَفَكَّ دَجَالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ، وَلَوْ تَخَرَّقَ وَشَعَبَذَا وَأَتَى بِإِنْوَاعِ السِّحْرِ وَالْطَّلَاسِمِ))

(تفسیر ابن کثیر الْمُتَكَبِّرُونَ ج ۲ ص ۴۹۲)

**ترجمہ:** ”اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم ﷺ نے حدیث متواتر کے ذریعہ خبر دی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ آپ ﷺ کے بعد جس نے بھی اس مقام (یعنی نبوت) کا دعویٰ کیا، وہ بہت جھوٹا، بہت افتراء پرداز، بڑا ہی مکار اور فربتی، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہو گا، اگرچہ وہ خوارق عادات اور شعبدہ بازی دکھائے اور مختلف قسم کے جادو اور ظلمانی کر شموں کا مظاہرہ کرے۔“

☆.... خاتم النبیین کی تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین جیلی طریقیاں کا مسئلہ ختم نبوت سے متعلق کیا موقف تھا؟ خاتم النبیین کا ان کے نزدیک کیا ترجیح تھا؟ اس کے لئے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب علیہ السلام کی کتاب ”ختم نبوت کامل“ کے تیسرا حصہ کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں پر صرف دوتابعین کرام جیلی طریقیاں کی آرائیں کردی جائیں۔ امام ابو جعفر ابن جریر طبری علیہ السلام تفسیر میں حضرت فتاوہ علیہ خاتم النبیین کی تفسیر میں روایت فرماتے ہیں:

((عَنْ قَتَادَةَ: وَلِكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ، أَتَى آخِرَهُمْ))

(ابن جریر ص ۱۶ ج ۲۲)

**ترجمہ:** ”حضرت قادة عزیزیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت کی تفسیر میں فرمایا: لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اور خاتم النبیین یعنی آخر النبیین ہیں۔“

حضرت قادة عزیزیہ کا یہ قول شیخ جلال الدین سیوطی عزیزیہ نے تفسیر دمنثور میں عبدالرازاق اور عبد بن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم سے بھی نقل کیا ہے۔ (درمنثور ص ۲۰۳ ج ۵)

اس قول نے بھی صاف و ہی بتلا دیا جو ہم اور قرآن عزیز اور احادیث سے نقل کر چکے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہیں۔ کیا اس میں کہیں تشریعی غیر تشریعی اور بروزی و ظلی وغیرہ کی کوئی تفصیل ہے؟ نیز حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہی آیت مذکور میں: ”وَلَكِنْ نَبِيَّنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ ہے۔ جو خود اسی معنی کی طرف ہدایت کرتی ہے جو بیان کرنے لگتے گئے، اور سیوطی عزیزیہ نے درمنثور میں ”حوالہ عبد بن حمید حضرت حسن عزیزیہ سے نقل کیا ہے：“

((عَنْ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ قَالَ خَاتَمَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ  
بِمُحَمَّدٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ بُعِثَ))

(درمنثور ص ۲۰۳ ج ۵)

**ترجمہ:** ”حضرت حسن عزیزیہ سے آیت خاتم النبیین کے بارہ میں یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسولوں میں سے جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے، آخری ہٹھرے۔“

کیا اس جیسی صراحتوں کے بعد بھی کسی شک یا تاویل کی گنجائش ہے؟ اور بروزی یا ظلی کی تاویل چل سکتی ہے؟

☆.... خاتم النبیین اور اصحاب لغت

خاتم النبیین ”ت“ کی زبریازیر سے ہو، قرآن و حدیث کی تصریحات اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین جیلیٹ زبان کی تفاسیر اور ائمہ سلف عزیزیہ کی شہادتوں سے بھی قطع نظر کر لیا جائے اور فیصلہ صرف لغت عرب پر رکھ دیا جائے، تب بھی لغت عرب یہ فیصلہ دیتی ہے کہ آیت مذکورہ کی پہلی قرأت پر دو معنی ہو سکتے ہیں: آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے۔ اور دوسری قرأت پر ایک معنی ہو سکتے ہیں: یعنی آخر النبیین۔ لیکن اگر حاصل معنی پر غور کیا جائے تو دونوں کا خلاصہ صرف ایک ہی نکلتا ہے اور بہ لحاظ مراد کہا جا سکتا ہے کہ دونوں قراؤں پر آیت کے معنی لغتا ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہ السلام کے آخر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ تفسیر ”روح المعانی“ میں بالصریح موجود ہے:

((وَالْخَاتَمُ إِسْمُ اللَّهِ لِمَا يُحَكِّمُ بِهِ كَالظَّابِعِ لِمَا يُطَبِّعُ بِهِ فَمَعْنَى خَاتَمَ النَّبِيِّنَ: الَّذِي  
خُتِّمَ النَّبِيُّونَ بِهِ وَمَالُهُ آخِرُ النَّبِيِّنَ))

(روح المعانی ص ۲۲ ج ۲۲)

ترجمہ: ”اور خاتم بالفتح اس آلہ کا نام ہے جس سے مہر لگائی جائے۔ پس خاتم النبیین کے معنی یہ ہوں گے: ”وہ  
شخص جس پر انبیاء ختم کئے گئے“ اور اس معنی کا نتیجہ بھی یہی آخر النبیین ہے۔“

اور علامہ احمد معروف بہ ملا جیون صاحب عزیزی نے اپنی تفسیر احمدی میں اسی لفظ کے معنی کی تفسیر  
کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”وَالْهَأْلُ عَلَى كُلِّ تَوْجِيهٍ هُوَ الْمَعْنَى الْآخِرُ وَلِذلِكَ فَسَرَّ صَاحِبُ التَّدَارِكِ  
قِرَأَةً عَاصِمًا بِالْآخِرِ وَصَاحِبُ الْبَيْضَاوِيٍّ كَلَّا الْقِرَأَتَيْنِ بِالْآخِرِ“

ترجمہ: ”اور نتیجہ دونوں صورتوں (الفتح و بالکسر) میں وہ صرف معنی آخر ہی ہیں اور اسی لئے صاحب تفسیر  
مدارک نے قرأت عاصم یعنی بالفتح کی تفسیر آخر کے ساتھ کی ہے اور بیضاوی عزیزی نے دونوں  
قرأتوں کی یہی تفسیر کی ہے۔“

روح المعانی اور تفسیر احمدی کی ان عبارتوں سے یہ بات بالکل روشن ہو گئی کہ لفظ خاتم کے دو معنی آیت  
میں بن سکتے ہیں اور ان دونوں کا خلاصہ اور نتیجہ صرف ایک ہی ہے، یعنی آخر النبیین، اسی بنا پر بیضاوی عزیزی  
نے دونوں قرأتوں کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں کیا، بلکہ دونوں صورتوں میں آخر النبیین تفسیر کی ہے۔  
خداوند عالم ائمہ لغت کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے صرف اسی پربس نہیں کی کہ لفظ خاتم کے معنی کو جمع  
کر دیا بلکہ تصریح اس آیت شریفہ کے متعلق جس سے اس وقت ہماری بحث ہے، صاف طور پر بتلا دیا کہ تمام  
معانی میں سے جو لفظ خاتم میں لغتاً محتمل ہیں، اس آیت میں صرف یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ آپ ﷺ سب انبیاء  
کے ختم کرنے والے اور آخری نبی ہیں۔

خدائے علیم و خیر ہی کو معلوم ہے کہ لغت عرب پر آج تک کتنی کتابیں چھوٹی بڑی اور معترض و غیر معترض کمی  
کئیں، اور کہاں اور کس کس صورت میں موجود ہیں؟! ہمیں نہ ان سب کے جمع کرنے کی ضرورت ہے  
اور نہ یہ کسی بشر کی طاقت ہے۔ بلکہ صرف ان چند کتابوں سے جو عرب و عجم میں مسلم الثبوت اور قابل استدلال  
سمجھی جاتی ہیں ”مشتبہ نمونہ از خوارے“ بدیہ ناظرین کر کے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ لفظ خاتم بالفتح اور بالکسر  
کے ائمہ لغت نے آیت مذکورہ میں کون سے معنی تحریر کئے ہیں۔

## ① ... مُفْرَدَاتُ الْقُرْآن:

یہ کتاب امام راغب اصفہانی عَنِ الشَّيْخِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کی وہ بھیجیب تصنیف ہے کہ اپنی نظر نہیں رکھتی۔ خاص قرآن کی لغات کو نہایت عجیب انداز سے بیان فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی عَنِ الشَّیْخِ عَلِیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ نے ”الاتقان“ میں فرمایا ہے کہ لغات قرآن میں اس سے بہتر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی۔ آیت مذکورہ کے متعلق اس کے الفاظ یہ ہیں:

((وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ لِأَنَّهُ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ أَعْلَمُ مَمْهَاهَا بِمَجِيئِهِ))

(مفردات راغب ص ۲۲)

ترجمہ: ”آنحضرت ﷺ کو خاتم النبین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم کر دیا، یعنی آپ ﷺ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمادیا۔“

## ② ... الْمُحْكَمُ لِابْنِ السَّيِّدَةِ:

لغت عرب کی وہ معتمد علیہ کتاب ہے جس کو علامہ سیوطی عَنِ الشَّیْخِ عَلِیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ نے ان معتبرات میں سے شمار کیا ہے کہ جن پر قرآن کے بارے میں اعتماد کیا جاسکے۔ اس میں لکھا ہے:

((وَخَاتَمُ كُلِّ شَيْءٍ وَخَاتَمَتُهُ: عَاقِبَتُهُ وَآخِرُهُ از لسان العرب))

ترجمہ: ”اور خاتم اور خاتمه ہرشے کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔“

## ③ ... لِسَانُ الْعَرَبُ:

لغت کی مقبول کتاب ہے۔ عرب و عجم میں مستند مانی جاتی ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے:

((خَاتَمُهُمْ وَخَاتَمَهُمْ: آخِرُهُمْ، عَنِ الْلِّهِيَانِ وَمُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاوةُ وَالسَّلَامُ))

(لسان العرب ص ۲۵ ج ۲ طبع بیروت)

ترجمہ: ”خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بافتح کے معنی آخر القوم ہیں اور انہی معانی پر الحیانی سے نقل کیا جاتا ہے۔ محمد ﷺ خاتم الانبیاء (یعنی آخر الانبیاء) ہیں۔“

اس میں بھی بوضاحت بتلایا گیا کہ بالکسر کی قرأت پڑھی جائے یا بافتح ہر ایک صورت میں خاتم النبین اور خاتم الانبیاء کے معنی آخر النبین اور آخر الانبیاء ہوں گے۔ لسان العرب کی اس عبارت سے ایک قاعدہ بھی مستقاد (دل) ہوتا ہے کہ اگرچہ لفظ خاتم بافتح اور بالکسر دونوں کے بحیثیت نفس لغت بہت سے معانی ہو سکتے ہیں،

لیکن جب قوم یا جماعت کی طرف اس کی اضافت کی جاتی ہے تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ غالباً اسی قاعدہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے لفظ خاتم تہذیب کرنے نہیں کیا، بلکہ قوم اور جماعت کی ضمیر کی طرف اضافت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

لغت عرب کے تبع (تلash کرنے) سے بھی بھی ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم بالکسر یا بافتح جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضار ہوتا ہے تو اس کے معنی آخر ہی کے ہوتے ہیں۔ آیت مذکورہ میں بھی خاتم کی اضافت جماعت ”نبیین“ کی طرف ہے۔ اس لئے اس کے معنی آخر النبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ اس قاعدہ کی تائید تاج العروس شرح قاموس سے بھی ہوتی ہے۔ وَهُوَ هَذَا:

## ② ... تاجُ الْعُرُوسُ :

شرح قاموس للعلامة الزبيدي میں لحیانی سے نقل کیا ہے:

((وَمِنْ أَسْمَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”الْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ“

وَهُوَ الَّذِي خَتَمَ النُّبُوَّةَ مَجِيئِيهِ))

ترجمہ: ”اور آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارکہ میں سے خاتم (بالکسر) اور خاتم (بافتح) بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا۔“

## ⑤ ... قَامُوسُ :

((وَالْخَاتِمُ أَخْرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتَمِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ أَخْرُهُمْ))

ترجمہ: ”اور خاتم (بالکسر اور بافتح) قوم میں سب سے آخر کو کہا جاتا ہے اور اسی معنی میں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد: خاتم النبیین، یعنی آخر النبیین۔“

اس میں بھی لفظ ”قوم“ بڑھا کر قاعدہ مذکورہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، نیز مسئلہ زیر بحث کا بھی نہایت وضاحت کے ساتھ فیصلہ کر دیا ہے۔

لغت عرب کے غیر محدود دفتر میں سے یہ چند اقوال انہمہ لغت بطور ”مشتبہ نمونہ از خوارے“ پیش کئے گئے ہیں جن سے ان شاء اللہ تعالیٰ بناظرین کو یقین ہو گیا ہو گا کہ از روئے لغت عرب آیت مذکورہ میں خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتے، اور لفظ خاتم کے معنی آیت میں ”آخر“ اور ”ختم کرنے والے“ کے علاوہ ہرگز مراد نہیں بن سکتے۔

## خلاصہ

اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کے لئے خاتم النبیین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تا بعین عَزَّوَجَلَّ کی تفسیرات کی رو سے اس کا معنی آخری نبی کا ہے، اور اصحاب لغت کی تصنیفات نے ثابت کر دیا ہے کہ خاتم کا لفظ جب جمع کی طرف مضار ہے تو اس کا معنی سوائے آخری کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ مرتضیٰ مرزا قادیانی نے بھی خاتم کو جمع کی طرف مضار کیا ہے، وہاں بھی اس کے معنی آخری کے ہی ہیں، ملاحظہ فرمائیے: ”میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الالا و الا تھا۔“ (تربیۃ القلوب ص ۱۵۶ خزانہ ص ۲۷۷ ج ۱۵)

## ☆ ختم نبوت کے موضوع پر کتابوں کے نام

اس مقدس موضوع پر اکابرین امتنانے بیسیوں کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے دس کتابوں کے نام یہ ہیں:

① ... ”فاسفہ ختم نبوت“ ... (مؤلفہ: مولانا حافظ الرحمن سیوطہ راوی عزیز الشیعی)

② ... ”علمگیر نبوت“ ... (مؤلفہ: مولانا شمس الحق افغانی عزیز الشیعی)

③ ... ”ختم نبوت کامل“ ... (مؤلفہ: مفتی محمد شفیع صاحب عزیز الشیعی)

④ ... ”مسک الخاتم فی ختم نبوت سید الانام ﷺ“ مشمولہ احتساب قادیانیت جلد دوم ... (مؤلفہ: مولانا محمد اوریں کاندھلوی عزیز الشیعی)

⑤ ... ”خاتم النبیین“ ... (مؤلفہ: مولانا محمد انور شاہ کشمیری عزیز الشیعی ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عزیز الشیعی)

⑥ ... ”مسئلہ ختم نبوت علم و عقل کی روشنی میں“ ... (مؤلفہ: مولانا محمد احمد سندھیلوی)

⑦ ... ”ختم نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں“ ... (مؤلفہ: مولانا سرفراز خان صدر عزیز الشیعی)

⑧ ... ”عقیدہ ختم نبوت“ ... (مؤلفہ: مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عزیز الشیعی، مندرجہ تحفہ قادیانیت جلد اول)

⑨ ... ”عقیدۃ الاممۃ فی معنی ختم النبوة“ ... (مؤلفہ: علامہ خالد محمود عزیز الشیعی)

⑩ ... ”ختم نبوت“ ... (مؤلفہ: پروفیسر یوسف سلیم چشتی عزیز الشیعی)

# عکملی مشق ①

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- ۱ حضور ﷺ کے ”خاتم النبیین“ ہونے کا مطلب سادہ سادہ لفظوں میں بیان فرمائیں۔
- ۲ عقیدہ ختم نبوت کے ضروریات دین میں شامل ہونے کی وجہ ذکر فرمائیں۔
- ۳ امت محمدیہ ﷺ میں سب سے پہلا اجماع کس مسئلہ پر منعقد ہوا تھا؟
- ۴ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کتنی تھی؟
- ۵ کیا ”خاتم النبیین“ ہونا حضور ﷺ کی خصوصیت ہے؟ باحوالہ ذکر فرمائیں۔
- ۶ مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں بیان فرمائیں کہ ”ختم“ کے کیا معنی ہیں؟
- ۷ احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان فرمائیں کہ ”خاتم النبیین“ کا کیا مطلب ہے؟
- ۸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ”خاتم النبیین“ کی کیا تفسیر منقول ہے؟
- ۹ عربی لغت کی معتبر کتابوں کے نام بتائیں اور ان میں خاتم النبیین کا کیا مطلب بیان ہوا ہے؟
- ۱۰ اپنی یادداشت پر زور دیتے ہوئے بتائیں کہ اکابرین امت میں سے کس نے تحفظ ختم نبوت پر کوئی سی کتب تالیف کی ہیں؟

**سوال... ۲** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارات میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں اقتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

ختم نبوت کا عقیدہ اختیاری ہے، اسے ضروریات دین کہنا صحیح نہیں۔

۱

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

تاریخ امت مسلمہ میں پہلا جماعت مسیلمہ کذاب (جھوٹ) مدعاً نبوت کے قتل پر منعقد ہوا۔

غلط

صحیح

۲

آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اقسام حدیث میں سے خبر واحد سے ثابت ہے۔

غلط

صحیح

۳

قرآن کریم کے سات مقالات پر ”ختم“ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس سے خاتم النبیین کا اجماعی مفہوم صحیح میں آتا ہے۔

غلط

صحیح

۴

کسی بھی صحیح حدیث سے ”خاتم النبیین“ کی اجماعی تشریع کی تائید نہیں ہوتی ہے۔

غلط

صحیح

۵

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے پہلی جنگ میں یمامہ کے مقام پر بارہ سو صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔

غلط

صحیح

۶

معتبر مورخین کے نزدیک خیر القرون کے بعد ختم نبوت کے انکار کا فتنہ پیدا ہوا۔

غلط

صحیح

۷

صحیح عقیدہ

عربی لغت کے بڑے بڑے ائمہ نے بھی ”ختم نبوت“ کا معنی وہی کیا ہے جس پر امت کا اجماع ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۹ ”خاتم النبیین“ اور ”خاتم النبیین“ دو مختلف قرائتیں ہیں، دونوں کے معنی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۱۰ ختم نبوت کا اجماعی مسئلہ آنحضرت ﷺ کی دو سودس (۲۰) احادیث سے ثابت ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۱۱ سوال... ۳ صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

۱ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے جس کا انکار کرنا درج ذیل حکم رکھتا ہے:

مکروہ تحریکی ہے۔

بدعت ہے۔

گناہ ہے۔

۱۲ ختم نبوت کے عقیدہ کے ثبوت کے لیے ہمارے پاس دلیل کے طور پر موجود ہیں:

بعض بزرگانِ دین کا ذاتی عمل

قرآن کریم کی سو آیات کریمہ

تاریخ کے چند واقعات

چند احادیث ضعیفہ

صرف عصر حاضر کے علماء کا فتویٰ

پاکستان کا منظور شدہ قانون

احادیث متواترہ میں سے (۲۰) احادیث

ابوداؤد کی روایت ”عَنْ ثُوبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّةٍ كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كَلُّهُمْ يَرِيْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي“ میں ”لانبی بعدی“ کے الفاظ:

③

راوی کامن گھڑت اضافہ ہے۔  محدثین کی شرح کے الفاظ ہیں۔

خود آپ ﷺ کی بیان فرمودہ تشریح ہے۔

علمائے عصر نے قادیانیوں کی مخالفت میں ایجاد کیے ہیں۔

خاتم النبیین کے یہ اجماعی معنی درج ذیل کتب میں منقول ہیں:

④

روح المعانی  ابن جریر طبری

لسان العرب  دیوان حماسہ  تفسیر کبیر

مفردات القرآن  کافیۃ  المکمل لابن سیدہ

ختم نبوت کے موضوع پر اکابرین امت نے مندرجہ ذیل کتب تالیف کی ہیں۔

⑤

خاتم النبیین  شرح العقائد

عَقِيْدَةُ الْأُمَّةِ فِي مَعْنَى خَتْمِ النُّبُوَّةِ  السبع العلاقات

ردۃ ولا ابایا کرلہا  احتساب قادیانیت

مسک الخاتم  تاریخ اسلام



## ختم نبوت پر آیات، احادیث، اجماع و تواتر

سوال... ③

مسئلہ ختم نبوت جن آیات مبارکہ اور احادیث صحیح سے ثابت ہوتا ہے، ان میں سے تین تین آیات مبارکہ اور احادیث نقل کر کے ان کی تشریع قلم بند کریں!

جواب... ③

### ختم نبوت سے متعلق آیات

سورہ احزاب کی آیت ۳۰ آیت خاتم النبیین کی تشریع و توضیح پہلے گزر چکی ہے۔ اب دوسری آیات ملاحظہ ہوں:

آیت ① ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَةٍ بِالْهُدَىٰ وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الَّذِينَ كُلَّهُ لَا وَلَوْ كَيْدَ الْمُشْرِكُونَ﴾ (سورة التوبہ، آیہ: ۳۳)

ترجمہ: ”اور وہ ذات وہ ہے کہ جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کی نبوت اور وہی پرستیکل طور پر ایمان لانے اور اس تمام ادیان پر بلند اور غالب کرے۔“

نوٹ: غلبہ اور بلند کرنے کی صورت ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت اور وہی پرستیکل طور پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کو فرض کیا ہے اور تمام انبیاء کرام ﷺ کی نبوت اور وہی پر ایمان لانے کو اس کے تابع کر دیا ہے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سب انبیاء کرام ﷺ سے آخر ہو اور آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لاناسب نبیوں پر ایمان لانے کو مشتمل ہو۔ بالفرض اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی باعتبار نبوت مبعوث ہو تو اس کی نبوت پر اور اس کی وہی پر ایمان لانا فرض ہو گا جو دین کا اعلیٰ رکن ہو گا تو اس صورت میں تمام ادیان پر غلبہ مقصود نہیں ہو سکتا بلکہ حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا اور آپ ﷺ کی وہی پر ایمان لانا مغلوب ہو گا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ پر اور آپ کی وہی پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اگر اس نبی اور اس کی وہی پر ایمان نہ لایا تو نجات نہ ہو گی، کافروں میں شمار ہو گا، کیونکہ صاحب الزماں رسول یہی ہو گا، حضور ﷺ صاحب الزمان رسول نہ رہیں گے۔ (معاذ اللہ)

**آیت ۲** ﴿ وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيَثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَّا أَتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَ حِكْمَةٌ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتَؤْمِنُنَّ بِهِ وَ لَتَنْصُرُنَّهُ ﴾ (سورہ آل عمران: آیہ ۸۱)

**ترجمہ:** ”جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور نبوت دوں پھر تمہارے پاس ایک ”وہ رسول“ آجائے جو تمہاری کتابوں اور وحیوں کی تصدیق کرنے والا ہوگا (یعنی اگر تم اس کا زمانہ پاؤ) تو تم سب ضرور بالضرور اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا اور ان کی مد فرض سمجھنا۔“

**نوٹ:** اس سے بکمال وضاحت ظاہر ہے کہ جن ”رسوُل مُصَدِّق“ کی بعثت سب نبیوں کے آخر میں ہوگی، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس آیت کریمہ میں دلفظ غور طلب ہیں: ایک تو ”مِيَثَاقَ النَّبِيِّنَ“ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ عہد تمام دیگر انبیاء کرام علیهم السلام سے لیا گیا تھا۔ دوسرا ”ثُمَّ جَاءَكُمْ“ لفظ ”ثُمَّ“ ترانی کے لئے آتا ہے، یعنی اس کے بعد جو بات مذکور ہے وہ بعد میں ہوگی اور درمیان میں زمانی فاصلہ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب سے آخر میں اور کچھ عرصہ کے وقفہ سے ہوگی۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے کا زمانہ ”زمانہ فترت“ کہلاتا ہے: ”قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ (المائدۃ: ۱۹)“

**آیت ۳** ﴿ وَمَا آرَى سُلْنَكِ إِلَّا كَافَةً لِلَّنَّا إِسْبَيْرَا وَ نَدِيرَا ﴾ (سورہ سبا: آیہ ۲۸)

**ترجمہ:** ”ہم نے تم کو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے بشیر اور نذر برنا کر بھیجا ہے۔“

**آیت ۴** ﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ بِجَوِيلًا ﴾ (سورہ الاعراف: آیہ ۱۵۸)

**ترجمہ:** ”فرمادیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔“

**نوٹ:** یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ حضور ﷺ بغیر استثناء تمام انسانوں کی طرف رسول ہو کر تشریف لائے ہیں جیسا کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: آنار سُوْلُ مَنْ أَدْرَكْتُ حَيَاً وَ مَنْ يُؤْكَدْ بَعْدَمی۔ **ترجمہ:** ”میں اس کے لئے بھی اللہ کا رسول ہوں جس کو اس کی زندگی میں پالوں اور اس کے لئے بھی جو میرے بعد پیدا ہو۔“ (کنز العمال ج ۱ ص ۳۰۲ حدیث ۳۸۸۵، خصائص کبریٰ ص ۸۸ ج ۲)

پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا۔ قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی صاحب الزماں رسول ہیں۔ بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو حضور ﷺ کا کافہ لِلَّنَّا إِسْ کی طرف اللہ تعالیٰ کے صاحب الزماں رسول نہیں ہو سکتے، بلکہ براہ راست مستقل طور پر

اسی نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا اور اس کو اپنی طرف اللہ کا بھیجا ہوا اعتقاد کرنا فرض ہو گا۔ ورنہ نجات ممکن نہیں اور حضور علیہ السلام کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اس کے ضمن میں داخل ہو گا۔ (معاذ اللہ)

**آیت ۵ ﴿وَمَا آرَسْلَنَا إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (سورۃ الانبیاء: آیہ ۱۰۷)**  
ترجمہ: ”میں نے تم کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنائی کر بھیجا ہے۔“

**نوٹ:** یعنی حضور علیہ السلام پر ایمان لانا تمام جہان والوں کی نجات کے لئے کافی ہے۔ پس اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس پر ایمان کی وحی پر ایمان لانا فرض ہو گا، اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کامل رکھتے ہوئے بھی اس کی نبوت اور اس کی وحی پر ایمان نہ لاوے تو نجات نہ ہو گی۔ یہ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ہونے کے منانی ہے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مستقلًا ایمان لانا کافی نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الزمان رسول نہیں رہے! (معاذ اللہ)

**آیت ۶ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيَتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيَنًا﴾ (سورۃ المائدۃ: آیہ ۳)**

**ترجمہ:** ”آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔“

**نوٹ:** یوں تو ہر نبی اپنے اپنے زمانہ کے مطابق دینی احکام لاتے رہے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل زمانہ کے حالات اور تقاضے تغیر پذیر تھے، اس لئے تمام نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی خوشخبری دیتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کے اختتام سے دین پایہ تتمکل کو پہنچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اور تمام انبیاء کرام علیہ السلام کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان لانے پر مشتمل ہے۔ اسی لئے اس کے بعد ”وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي“ فرمایا۔ ”عَلَيْكُمْ“ یعنی نعمت نبوت کو میں نے تم پر تمام کر دیا۔ لہذا دین کے اکمال اور نعمت نبوت کے اتمام کے بعد نہ تو کوئی نیابی آسکتا ہے اور نہ سلسہ وحی جاری رہ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین: ”قرآن کی یہ آیت اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔“ (رواہ البخاری) اور حضور علیہ السلام اس آیت کے نازل ہونے کے بعد اکیاسی دن زندہ رہے۔ (معارف القرآن ص ۲۸ ج ۳) اور اس کے نزول کے بعد کوئی حکم حلال و حرام کا نازل نہیں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

آخری بنی اور آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب کامل و مکمل آخری کتاب ہے۔

آیت ⑦ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا مَنْزَلُ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ مِنْ قَبْلِهِ﴾ (سورۃ النساء: آیہ ۱۳۶)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! ایمان لاو اللہ پر اور اس کے رسول محمد ﷺ پر اس کتاب پر جس کو اپنے رسول پر نازل کیا ہے اور ان کتابوں پر جوان سے پہلے نازل کی گئیں۔“

نوٹ: یہ آیت بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہے کہ ہم کو صرف حضور ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی وحی اور آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کرام ﷺ اور ان کی وحی پر ایمان لانے کا حکم ہے، اگر بافرض حضور ﷺ کے بعد کوئی بعدہ نبوت مشرف کیا جاتا تو ضروری تھا کہ قرآن کریم اس کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کی بھی تاکید فرماتا، معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔

آیت ⑧ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَإِلَّا خَرَقُهُمْ يُوْقِنُونَ طَأْوِيلَكَ عَلَى هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ وَأَوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (سورۃ البقرۃ: آیات ۵۔ ۶)

ترجمہ: ”جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ ﷺ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپ ﷺ سے پہلے نازل کی گئی اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاج پانے والے ہیں۔“

آیت ⑨ ﴿لَكِنَ الرَّسُوتُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ (سورۃ النساء: آیہ ۱۳۲)

ترجمہ: ”لیکن ان میں سے راستے فی العلم اور ایمان لانے والے لوگ ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی اور جو آپ ﷺ سے پہلے انبیاء ﷺ پر نازل ہوئی۔“

نوٹ: یہ دونوں آیتیں ختم نبوت کا صاف طور سے اعلان کر رہی ہیں، بلکہ قرآن شریف میں سینکڑوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ پر نازل شدہ وحی کے ساتھ آپ ﷺ سے پہلے کے نبیوں کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان رکھنے کے لئے حکم فرمایا گیا، لیکن بعد کے نبیوں کا ذکر کہیں نہیں آتا۔ ان دو آیتوں میں صرف حضور ﷺ کی وحی اور حضور ﷺ سے پہلے

انبیاء کرام ﷺ کی وحی پر ایمان لانے کو کافی اور مدارنجات فرمایا گیا ہے۔

آیت ۱۵... ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا إِلَيْكُمْ الْكِتَابَ لِتَعْلَمُوا مِنْهُونَ﴾ (سورہ الحجر: آیہ ۹)

**ترجمہ:** ”تحقیق ہم نے قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔“

**نوٹ:** خداوند عالم نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود قرآن کریم کی حفاظت فرمائیں گے، یعنی محرفین کی تحریف سے اس کو بچائے رکھیں گے، قیامت تک کوئی شخص اس میں ایک حرفاً اور ایک نقطہ کی بھی کمی زیادتی نہیں کر سکتا، نیزاں کے احکام کو بھی قائم اور برقرار رکھیں گے، اس کے بعد کوئی شریعت نہیں جو اس کو منسوخ کر دے۔ غرض قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔

**تنبیہ:** یہ آیتیں بطور اختصار کے ختم نبوت کے ثبوت اور تائید میں پیش کر دی گئیں۔ ورنہ قرآن کریم میں سو آیتیں ختم نبوت پر واضح طور پر دلالت کرنے والی موجود ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ”ختم نبوت کامل“ از حضرت مولانا مشتی محمد شفیع عاشقی)

### ختم نبوت سے متعلق احادیث مبارکہ

**نوٹ:** یہاں پر ہم اتنا عرض کر دیں کہ آئندہ صفات میں ہم زیادہ تر احادیث کے الفاظ نقل کرنے پر اکتفا کریں گے۔ شارحین حدیث کے تشریحی اقوال نقل کرنے سے اجتناب کیا ہے، تاکہ کتاب کا جنم زیادہ نہ ہو جائے۔

حدیث ① ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحَسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضَعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْوُفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلْ وَضَعَتْ هَذِهِ الْلَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا الْلَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ))

(صحیح بخاری کتاب البناقب ص ۱۵۰ ج ۱، صحیح مسلم ص ۲۲۸ ج ۲ واللفظ له)

**ترجمہ:** ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام ﷺ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا۔ مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عشق کرنے

لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔“

حدیث ② ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُصِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَا إِبْسِتٌ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمَ وَ نُصِّرْتُ بِالرُّغْبِ وَ أُحَلَّتُ لِي الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتُ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُورًا وَ أُرْسِلْتُ إِلَى الْحَلْقَيْنَ كَافَةً وَ خِتَمَ بِي النَّبِيُّونَ)) (صحیح مسلم ص ۱۹۹ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

**ترجمہ:** ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہما السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ (۴) روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا ہے۔ (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (۶) اور مجھ پر نبیوں کا سلسہ ختم کر دیا گیا ہے۔“

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ اس کے آخر میں ہے: وَ كَانَ النَّبِيُّ يُبَعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَ بُعْثَتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً (مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

**ترجمہ:** ”پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔“

حدیث ③ ((عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مِنِّي هَمَنْزِلَةً هَرُونَ وَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) (بخاری ص ۲۳۲ ج ۲)

((وَ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي)) (صحیح مسلم ص ۲۷۸ ج ۲)

**ترجمہ:** ”حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: ”میرے بعد نبوت نہیں۔“

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الشکریہ اپنی تصنیف ”ازالۃ الخفاء میں“ ”ما ثر علی رضی عنہ“ کے تحت لکھتے ہیں: ”فَهَنَّ الْمُتَوَاتِرُ: أَنْتَ مِنِّي هَمَنْزِلَةً هَارُونَ وَ مِنْ مُوسَى (ازالۃ الخفاء مترجم ص ۲۲۲ ج ۲)“

**ترجمہ:** ”متواتر احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کوموی (علیہ السلام) سے تھی۔“

**حدیث ۲** ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُحَمَّدٌ ثَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسْوُسُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمَا هَلْكَ نَبِيٌّ خَلْفَهُ نَبِيٌّ وَآنَّهُ لَآنَبِيٌّ بَعْدَنِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكُثُرُونَ)) (صحیح بخاری ص ۲۹۱ ج ۱، واللفظ له، صحیح مسلم ص ۱۲۶ ج ۲، مسند احمد ص ۲۹۴ ج ۲)

**ترجمہ:** ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔“

**نوٹ:** بنی اسرائیل میں غیر تشریعی انبیاء آتے تھے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ کے بعد ایسے انبیاء کی آمد بھی بند ہے۔

**حدیث ۵** ((عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّةٍ كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزَعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَآنَا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِنِي))

(ابوداؤد ص ۱۲۷ ج ۲ کتاب الفتن واللفظ له، ترمذی ص ۲۵ ج ۲)

**ترجمہ:** ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔“

**حدیث ۶** ((عَنْ آنِيسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِنِي وَلَا نَبِيٌّ)) (ترمذی ص ۱۴۲ ابوبالرؤیا، مسند احمد ص ۲۷ ج ۲)

**ترجمہ:** ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔“

**حدیث ۷** ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا))

(صحیح بخاری ص ۱۲۰ ج ۱ واللفظ له، صحیح مسلم ص ۲۸۲ ج ۱)

**ترجمہ:** ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن

سب سے آگے ہوں گے صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔ ”

**حدیث ⑧** ((عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ نَبِيًّا بَعْدِيْنِ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)) (ترمذی ص ۲۰۹ ج ۱۲ ابواب المناقب)

**ترجمہ:** ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔“

**حدیث ⑨** ((عَنْ جُبِيرِ بْنِ مُظَعِّمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدٌ وَأَنَا الْمَاجِيُّ الَّذِي يَمْحُوا اللَّهُ بِالْكُفْرِ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحَشِّرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِيِّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِيْنِي)) (سنن الترمذی رقم الحدیث ۲۸۰)

**ترجمہ:** ”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سننا ہے کہ میرے چند نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماجی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

**نوٹ:** اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے دو اسماء گرامی آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اول ”الحاشر“۔ حافظ ابن حجر عسکری فیض الباری میں اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ((إِشَارَةً إِلَى أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَلَا شَرِيعَةً ... فَلَمَّا كَانَ لَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِهِ لَأَنَّهُ لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ، نُسِبَ الْحَشْرُ إِلَيْهِ، لِأَنَّهُ يَقْعُدُ عَقْبَةً)) (فتح الباری ص ۲۰۶ ج ۲۸۰)

**ترجمہ:** ”یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور کوئی شریعت نہیں۔ سوچوںکہ آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں اور چونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس لئے حشر کو آپ ﷺ کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد حشر ہو گا۔“

دوسرا اسم گرامی: ”العاقب“ جس کی تفسیر خود حدیث میں موجود ہے، یعنی کہ: ”الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ“ ترجمہ: آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث ۱۰ متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ((بَعْثَتْ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتِينَ)) (مسلم ص ۲۰۶ ج ۲)

**ترجمہ:** ”مجھے اور قیامت کو ان دونوں انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔“

**نوٹ:** ان احادیث میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کے درمیان اتصال کا ذکر کیا گیا ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری قرب قیامت کی علامت ہے اور اب قیامت تک آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ امام قرطبی ”تذکرہ“ میں لکھتے ہیں:

((وَأَمَّا قَوْلُهُ بِعْثَتْ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتِينَ فَمَعْنَاهُ أَنَّا النَّبِيُّ الْأَخِيرُ فَلَا يَلِيقُنِي نَبِيٌّ أَخْرَى وَإِمَّا تَلِيلِي الْقِيَامَةُ كَمَا تَلِيلُ السَّبَابَةُ الْوُسْطَى وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا إِصْبَعٌ أُخْرَى وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْقِيَامَةِ نَبِيٌّ)) (التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة ص ۱۷)

**ترجمہ:** ”اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے اور قیامت کو ان دونوں انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آخر نبی ہوں، میرے بعد اور کوئی نبی نہیں، میرے بعد بس قیامت ہے۔ جیسا کہ انگشت شہادت درمیانی انگلی کے متصل واقع ہے، دونوں کے درمیان اور کوئی انگلی نہیں، اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔“

علامہ سندھی عزیزی حاشیہ نسائی میں لکھتے ہیں:

”الْتَّشِيهُ فِي الْمُقَارَنَةِ بَيْنَهُمَا أَنِّي لَيْسَ بَيْنَهُمَا إِصْبَعٌ أُخْرَى كَمَا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّاعَةِ“ (حاشیہ علامہ سندھی عزیزی برنسائی ص ۲۲۲ ج ۱)

**ترجمہ:** ”تشییہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے (یعنی دونوں کے باہم ملے ہوئے ہونے میں ہے) یعنی جس طرح ان دونوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ کے درمیان اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔“

## ختم نبوت پر اجماع امت

ججۃ الاسلام امام غزالی عزیزی ”الاقتصاد“ میں فرماتے ہیں: ((إِنَّ الْأُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْإِجْمَاعِ مِنْ هَذَا الْلَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِينَ أَخْوَالِهِ أَنَّهُ أَفْهَمُ عَدْمَ نَبِيٍّ بَعْدَهُ أَبَدًا... وَأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ تَوْيِيلٌ وَلَا تَخْصِيصٌ فَمُنْكِرُ هَذَا لَا يَكُونُ إِلَّا مُنْكِرُ الْإِجْمَاعِ)) (الاقتصاد في الاعتقاد ص ۱۲۳)

**ترجمہ:** ”بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ رسول۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں اور اس کا منکر، اجماع کا منکر ہو گا۔“

حضرت ملا علی قاری عَلِيٰ شرح فقه اکبر میں فرماتے ہیں: ((وَدُعَوْيَ النُّبُوَّةَ بَعْدَ نَبِيِّنَا كُفَّرٌ بِالْإِجْمَاعِ)) (شرح فقه اکبر ص ۲۰۲) علامہ ابن نجیم مصری عَلِيٰ جن کو ابوحنیفہ ثانی کہا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

((إِذَا أَلْمَدَ يَعْرِفُ أَنَّ هُمَّا مَكْهُونَ أَكْلَيْلَهُ أَخْرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ لِأَنَّهُ مِنَ الصَّرُورِيَّاتِ))  
(الاشباء والناظائر مطبوعہ کراچی ج ۲ ص ۹۱)

### ختم نبوت پر تواتر

حافظ ابن کثیر عَلِيٰ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

((وَبِذِلِكَ وَرَدَتِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ مَنْ حَدَّى ثِيَّبَةً مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ)) (تفسیر ابن کثیر ص ۲۹۳ ج ۳)

**ترجمہ:** ”اور ختم نبوت پر آنحضرت ﷺ سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں، جن کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔“

اور علامہ سید محمود الوسی عَلِيٰ تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں:  
((وَ كَوْنَةُ مَلَكِ الْمُلَائِكَةِ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ مِنَ الْكِتَابِ وَ صَدَّعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَ أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَيَكْفُرُ مُدَّعِي خَلَافَتِهِ وَ يُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ))  
(روح المعانی ص ۲۹ ج ۲۲)

**ترجمہ:** ”اور آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے، احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا ہے۔ پس جو شخص اس کے خلاف کامدی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔“

پس عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، اسی طرح آنحضرت ﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے اور ہر دور میں امت کا اس پر اجماع و اتفاق چلا آیا ہے۔

## عکملی مشق ②

**سوال... ①** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- ۱) مسئلہ ختم نبوت پر دلالت کرنے والی آیات کوئی ہیں؟ آیت نمبر اور سورۃ کا نام بھی بتائیں۔
- ۲) سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۸۱ سے ختم نبوت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ سلیمان اور خوبصورت انداز میں تو فتح فرمائیں۔
- ۳) سورۃ مائدۃ کی آیت الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لِكُمْ دِيْنَكُمْ سے کیسے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا خاتم النبیین نبی ہیں؟
- ۴) بخاری شریف کتاب المناقب میں مذکورہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کر دو وہ حدیث صحیح، صحیح متن اور اس کا ترجمہ زبانی سنائیں جس میں صراحت کے ساتھ آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا مذکور ہے۔
- ۵) وہ دس احادیث مبارکہ الفاظ و ترجمہ کے ساتھ ٹھیک ٹھیک زبانی سنائیں کہ اپنی علمی بصیرت اور ایمانی چیختگی کا ثبوت دیں، جن میں آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا بتالیا گیا ہے۔
- ۶) شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں ”حاشر“ کا کیا مطلب ذکر فرمایا ہے؟
- ۷) کیا کسی روایت میں سید ناعمر رضی اللہ عنہ کے بنی ہونے کا امکان ذکر کیا گیا ہے؟
- ۸) آپ ﷺ کے وہ اسماء مبارکہ ذکر کریں جن سے آپ ﷺ کی ختم نبوت پر استدلال کیا جاتا ہے۔
- ۹) علامہ آلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں کن الفاظ کے ساتھ ختم نبوت کے عقیدہ کی ترجیحی کی ہے؟
- ۱۰) ”ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع“ کس امام کا قول ہے اور کس کتاب میں مذکور ہے؟

**سوال... ۲** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

مسئلہ ختم نبوت پر صرف چند احادیث شریفہ دلالت کرتی ہیں قرآن پاک کی کسی آیت سے یہ عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**۳** آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد تیس بڑے بڑے جھوٹے لوگوں کی پیش گوئی فرمائی ہے جن میں ہر ایک اپنے بارے میں نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**۴** عقیدہ ختم نبوت قرآن پاک کی نصوص قطعیہ اور احادیث میں سے خبر واحد سے ثابت ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**۵** آپ ﷺ کے اسماء گرامی الحاشہ اور العاقب سے ختم نبوت کے عقیدہ پر استدلال کیا جاتا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**۶** چونکہ ختم نبوت کا عقیدہ اجماع امت سے ثابت ہے، لہذا اس کا انکار کفر ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

بخاری شریف کی روایت میں آپ ﷺ نے نبوت کو خوبصورت محل کے ساتھ تشبیہ دی اور انبیاء ﷺ کو اس محل کی اینٹیں قرار دیا اور خود آپ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ میں: پہلی اور بنیادی اینٹ ہوں۔  درمیانی اینٹ ہوں۔

اس عمارت کی آخری اینٹ ہوں۔

”وَ كَوْنُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ هَمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَ صَدَعَتِ بِهِ السُّنَّةُ وَ أَجْمَعَتِ  
عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَيُكَفَّرُ مُدَّعِي خِلَافِهِ وَ يُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ“ عقیدہ ختم نبوت کی ترجمانی  
کرنے والی یہ عبارت مذکور ہے:

تفسیر ابن کثیر میں  الاشباه والنظائر میں

تفسیر روح المعانی میں  شرح فقه اکبر میں

احادیث میں مذکور ”لانبی بعدی“ کے الفاظ درج ذیل کتب میں موجود ہیں:

قرآن پاک  بخاری شریف  مسلم شریف

ابوداؤد شریف  ترمذی شریف

مسند احمد  ہدایۃ النحو

الحاشر اور العاقب کا خود احادیث میں یعنی ذکر کیا گیا ہے:

سب سے زیادہ حسین۔  سب سے زیادہ علم رکھنے والا۔

سب سے آخری جس کے بعد ظلیل یا بروزی نبوت ہو سکتی ہے۔

ایسا آخری نبی جس کے بعد نبوت کا ہر قسم کا دروازہ بند ہو۔

قرآن کریم میں مندرجہ ذیل تعداد میں ختم نبوت پر واضح دلالت کرنے والی آیات مبارکہ موجود ہیں:

ایک سورت  ۱۰۰ آیات مبارکہ

چند آیات  مکمل قرآن مجید

## قادیانی تحریف اور اس کا جواب

سوال... ۲

مرزاں ختم نبوت کے معنی میں کیا تحریف کرتے ہیں؟ قادیانی موقف مختصر مگر جامع طور پر تحریر فرمائیں، ساتھ ہی اس کا مختصر اور جامع جواب بھی دیں۔

جواب... ۲

### خاتم النبیین اور قادریانی جماعت

قرآن و سنت، صحابہ کرام ﷺ اور اصحاب لغت کی طرف سے لفظ خاتم النبیین کی وضاحت کے بعد اب قادریانی جماعت کے موقف کو دیکھئے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ:

”خاتم النبیین کا معنی: نبیوں کی مہر“ یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نبوت عنایت فرماتے تھے، اب آپ ﷺ کی اتباع سے نبوت ملے گی۔ جو شخص رحمت دو عالم ﷺ کی اتباع کرے گا، آپ ﷺ اس پر مہر لگادیں گے تو وہ بندی بن جائے گا۔

(حقیقت الوجی ص ۹۷ حاشیہ ص ۲۸، خزانہ ح ۲۲ ص ۱۰۰، ۳۰)

ہمارے نزدیک قادریانی جماعت کا یہ موقف سراسر غلط، فاسد، باطل، بے دینی، تحریف، دجل و افتراء، کذب و جعل سازی پر منی ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عزیزیہ نے اس موقع پر کیا خوب چیلنج کیا! آپ فرماتے ہیں: ”اگر مرزا صاحب اور ان کی امت کوئی صداقت رکھتے ہیں تو لغت عرب اور قواعد عربیت سے ثابت کریں کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ ”آپ ﷺ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔“ لغت عرب کے طویل و عریض دفتر میں سے زائد نہیں صرف ایک نظیر اس کی پیش کر دیں یا کسی ایک لغوی اہل عربیت کے قول میں یہ معنی دکھلا دیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ ساری مرزاں جماعت مع اپنے نبی اور ابن نبی کے اس کی ایک نظیر کلام عرب یا اقوال لغویں میں نہ دکھلا سکیں گے۔ خود مرزا صاحب نے جو برکات الدعا ص ۱۵، ۱۴، خزانہ ح ۱۸، ۱۷ میں تفسیر قرآن کے معیار میں سب سے پہلا نمبر قرآن مجید سے اور دوسرا احادیث نبی کریم ﷺ سے اور تیسرا اقوال صحابہ کرام ﷺ سے رکھا ہے، اگر یہ صرف ہاتھی کے دکھلانے کے دانت نہیں تو خدار! خاتم النبیین کی اس

تفسیر کو قرآن کی کسی ایک آیت میں دکھائیں۔ اور اگر یہ نہیں ہو سکتا تو احادیث نبویہ کے اتنے وسیع و عریض دفتر میں، ہی کسی ایک حدیث میں یہ تفسیر دکھائیں۔ پھر ہم یہ بھی نہیں کہتے ہیں کہ صحیحین کی حدیث ہو یا صحابہ ستہ کی، بلکہ کسی ضعیف سے ضعیف حدیث میں دکھلادیں کہ نبی کریم ﷺ نے خاتم النبیین کے یہ معنی بتلانے ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ اور اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا (اور ہر گز نہ ہو سکے گا) تو کم از کم کسی صحابی رضی اللہ عنہ، کسی تابعی عِلَّمٰ و تابعِ عِلَّمٰ کا قول ہی پیش کرو، جس میں خاتم النبیین کے یہ معنی بیان کئے ہوں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ:

### چیلنج

اے مرزا! جماعت اور اس کے مقتدر ارکان! اگر تمہارے دعویٰ میں کوئی صداقت کی بو اور قلوب میں کوئی غیرت ہے تو اپنی ایجاد کردہ تفسیر کا کوئی شاہد پیش کرو۔ اور اگر ساری جماعت مل کر قرآن کے تین پاروں میں سے کسی ایک آیت میں، احادیث کے غیر محسوس دفتر میں سے کسی ایک حدیث میں اگرچہ ضعیف ہی ہو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے بے شمار آثار میں سے کسی ایک قول میں یہ دکھلادیں کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں، تو وہ نقد انعام و صول کر سکتے ہیں۔

صلائے عام ہے یار ان نکتہ دال کے لئے

لیکن میں بحوال اللہ و توتھ اعلانا کہہ سکتا ہوں کہ اگر مرزا قادیانی اور ان کی ساری امت مل کر ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے تو بھی ان میں سے کوئی ایک چیز پیش نہ کر سکیں گے: ”وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِيَعْظِيزُ ظَاهِيرًا“ بلکہ اگر کوئی دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان رکھتا ہے تو قرآن عزیز کی نصوص اور احادیث نبویہ کی تصریحات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے صاف صاف آثار، سلف صالحین عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ اور ائمہ تفسیر عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے کھلے کھلے بیانات اور لغت عرب اور قواعد عربیت کا واضح فیصلہ سب کے سب اس تحریف کی تردید کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آیت ”خاتم النبیین“ کے وہ معنی جو مرزا فرقہ نے گھڑے ہیں، باطل ہیں۔“ (ختم نبوت کامل)

### قادیانی ترجمہ کے وجہ ابطال

① اول اس لئے کہ یہ معنی محاورات عرب کے بالکل خلاف ہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم اور آخر القوم کے بھی بھی معنی ہوں کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم المهاجرین کے یہ معنی ہوں گے کہ اس کی مہر سے مهاجرین بنتے ہیں۔

(۲) ... مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنی کتاب (ازالہ اواہام ص ۳۱۳، خزانہ ص ۲۳۱ ج ۳) میں خاتم النبیین کا معنی: ”اور ختم کرنے والا نبیوں کا“ کیا ہے۔

(۳) ... مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ ”خاتم“ کو جمع کی طرف کئی جگہ مضاف کیا ہے، یہاں صرف ایک مقام کی نشاندہی کی جاتی ہے، مرزا نے اپنی کتاب تریاق القلوب ص ۱۵، خزانہ ص ۹۷ ج ۱۵ میں اپنے متعلق تحریر کیا ہے:

”میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی، جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔“

اگر خاتم الاولاد کا ترجمہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ماں باپ کے ہاں ”آخری ولد“ تھا مرزا کے بعد اس کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا، صحیح یا بیمار، چھوٹا یا بڑا، کسی قسم کا کوئی پیدا نہیں ہوا تو خاتم النبیین کا بھی یہی ترجمہ ہو گا کہ رحمتِ دو عالم ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی، بروزی، مستقل، غیر مستقل، کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔

اور اگر خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی بنیں گے تو خاتم الاولاد کا بھی یہی ترجمہ مرزا نے کرنا ہو گا کہ مرزا کی مہر سے مرزا کے والدین کے ہاں بچے پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں اب مرزا قادیانی مہر لگاتے جائیں گے اور مرزا قادیانی کی ماں بچے جنتی چلی جائے گی۔ ہے ہمت تو کریں مرزا کی یہ ترجمہ۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

(۴) ... پھر قادیانی جماعت کا موقف یہ ہے کہ رحمتِ دو عالم ﷺ سے لے کر مرزا قادیانی تک کوئی نبی نہیں بناء، خود مرزا نے لکھا ہے:

”غرض اس حصہ کثیر و حی الہی اور امور غبیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(حقیقت الوجی ص ۳۹۱، خزانہ ص ۲۰۶ ج ۲۲)

اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ چودہ سو سال میں صرف مرزا کو ہی نبوت ملی، اور پھر مرزا کے بعد قادیانیوں میں خلافت (نام نہاد) ہے۔ نبوت نہیں۔ اس لحاظ سے بقول قادیانیوں کے حضور ﷺ کی مہر سے صرف مرزا ہی بننا، تو گویا حضور ﷺ "خاتم النبی" ہوئے، خاتم النبیین نہ ہوئے۔ مرزا محمود نے لکھا ہے:

"ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا، سو وہ ظاہر ہو گیا۔" (ضمیمه نمبر ۱ حقیقت النبوة ص ۲۶۸)

⑤... خاتم النبیین کا معنی اگر نبیوں کی مہر لیا جائے اور حضور ﷺ کی مہر سے نبی بننے مراد لئے جائیں تو آپ ﷺ آئندہ کے نبیوں کے لئے خاتم ہوئے۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک کے لئے آپ ﷺ خاتم النبیین نہ ہوئے۔ اس اعتبار سے یہ بات قرآنی مشاء کے صاف خلاف ہے۔

⑥... مرزا غلام احمد قادیانی نے رحمتِ دو عالم ﷺ کی اتباع کی تو نبی بن گئے۔ (یہ ہے خاتم النبیین کا قادیانی معنی) یہ اس لحاظ سے بھی غلط ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"اب میں بمحض آیت کریمہ: "وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَمِّلُ" اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیرسے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔"

(حقیقت الوجی ص ۲۷ خراائن ص ۴۰ ج ۲۲)

لیجھ! خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر، وہ لگے گی اتباع کرنے سے، وہ صرف مرزا قادیانی پر لگی، اس لئے آپ خاتم النبی ہوئے۔ اب اس حوالہ میں مرزا نے کہہ دیا کہ جناب اتباع سے نہیں بلکہ شکم مادر میں مجھے یہ نعمت ملی۔ تو گویا خاتم النبیین کی مہر سے آج تک کوئی نبی نہیں بنا تو خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر کرنے کا کیا فائدہ ہوا؟



# ظلی و بروزی من گھڑت اصطلاح کا بطلان

سوال... ⑤

ظلی بروزی نبی کی میں گھڑت قادریانی اصطلاحات پر جامع نوٹ تحریر کرتے ہوئے اس کا مسلکت جواب تحریر کریں۔

جواب... ⑤

ظلی اور بروزی

”ظل“ سایہ کو کہتے ہیں، جیسے کوئی کہے کہ مرزا قادریانی شیطان کی تصویر (ظل) تھا۔ ”بروز“ کا معنی ہے کہ کسی شخصیت کی جگہ کوئی اور ظاہر ہو جائے، جیسے کوئی کہے کہ مرزا قادریانی نے شیطان کی شکل اختیار کر لی، اس کی جگہ ظاہر ہو گیا۔

”حلول“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی روح دوسرے میں داخل ہو گئی، جیسے کوئی کہے کہ مرزا قادریانی میں شیطان کی روح سراست (حلول) کر گئی۔

”تناسخ“ کا معنی یہ ہے کہ ایک شخص مرجائے اور اس کی شخصیت دوسرے جنم میں دوسرے شخص کی ہو بہو شکل اختیار کر جائے، جیسے کوئی کہے کہ مرزا قادریانی اس زمانہ میں شیطان مجسم تھا۔

قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی ظلی نبی تھا، یعنی آنحضرت ﷺ کی اتباع کی وجہ سے وہ آنحضرت ﷺ کا ظل ہو گیا۔ اس اعتبار سے اس کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ اتحاد ہو گیا اور آپ ﷺ کا وجود مرزا قادریانی کا وجود ہے۔ جیسا کہ اس نے لکھا ہے:

”صَارَ وْجُودِيُّ وْجُودَةً“ (خطبہ الہامیہ ص ۷۷، خزانہ ص ۲۵۸ ج ۱۶)

”یعنی صحیح موعود (مرزا قادریانی) نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں۔ بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادریان میں اللہ نے پھر محمد صلم (مرزا) کو اتارا۔“

(کلمۃ الفصل ص ۱۰۵ مصنفو مرزا شیر احمد پر مرزا قادریانی)

مرزا قادریانی کے محمد رسول اللہ (معاذ اللہ) ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادریانی عقیدے کے مطابق حضرت

خاتم النبیین محمد ﷺ کا دوبار دنیا میں آنامقد رتحا۔ پہلی بار آپ ﷺ مکرمہ میں محمد ﷺ کی شکل میں آئے اور دوسرا بار قادیانی میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں آئے، یعنی مرزا کی بروزی شکل میں محمد ﷺ کی روحانیت مع اپنے تمام کمالاتِ نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

”..... اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار (یعنی تیرھویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے۔“  
(خطبہ الہامیہ خزانہ ص ۲۷۵ ج ۱۲)

”آنحضرت ﷺ کے دو بعثت ہیں یا بتبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آندازیا میں وعدہ دیا گیا تھا۔ جو مسیح موعود اور مہدی موعود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔“

(تحفہ گولڑویہ ۱۲۳ حاشیہ خزانہ ص ۲۲۹ ج ۱۷)

قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے لئے ظلیٰ اور بروزی کی اصطلاح استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ان الفاظ کی آڑ میں بھی وہ دراصل رحمتِ دو عالم ﷺ کی ذات اقدس کی توہین کے مرتكب ہوتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

”خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی ... جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دونہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دونظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کافر ق ہے۔“

(کشی نوح ص ۱۵ خزانہ ص ۱۶ ج ۱۹)

قارئین محترم! مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر یہاں نگاناچ رہا ہے۔ اس کا کہنا کہ ”میں ظلیٰ بروزی محمد ہوں“ کیا معنی کہ جب آئینہ میں حضور ﷺ کی شکل دیکھنا چاہو تو وہ غلام احمد ہے! دونوں ایک ہیں؟ قطع نظر اس خبث و بد خصلت کے، مجھے یہاں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ ظلیٰ و بروزی کہہ کر مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو قادیانی جو فریب کا چولا پہناتے ہیں، وہ اصولی طور پر غلط ہے۔ اس لئے کہ:

① ... ”نقطرہ محمد یہ... ایسا ہی ظل الوہیت ہونے کی وجہ سے مرتبہ الہیہ سے اس کو ایسی مشاہدہ ہوتے ہے۔ جیسے آئینہ کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے۔ اور امہات صفات الہیہ یعنی حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر، کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم اور اکمل طور پر اس (آنحضرت ﷺ) میں انکاس پذیر ہیں۔“

(سرمهہ چشم آریہ ص ۲۲۱، ۲۲۲، حاشیہ خزانہ ج ۲ ص ۲۲۳)

② ... ”حضرت عمر کا وجود ظلّ طور پر گویا آنجناب ﷺ کا وجود ہی تھا۔“  
(ایام الصلح ص ۳۹، خزانہ ج ۲۶۵)

③ ... ”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے۔“  
(شہادۃ القرآن ص ۵۷، خزانہ ج ۳۵۳)

اگر اب کسی قادیانی کی ہمت ہے کہ وہ کہہ دے کہ آنحضرت ﷺ خدا ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور خلفاء نبی اور رسول ہیں، نعم ذبالت! مثلاً بقول مرتضیٰ قادیانی آنحضرت ﷺ خدا ہو کر صحیح اور حقیقی اور سچے اور واقعی خدا ہن جائیں گے؟ یا محمود قادیانی کے باپ مرتضیٰ قادیانی کے اقرار سے خلفاء آنحضرت ﷺ کے ظل ہوتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ظل ہیں، تو کیا خلفاء اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ظلّ نبی ہو کر واقعی اور سچے اور صحیح اور حقیقی نبی قرار پائیں گے؟ اس کا جواب یقیناً نبی میں ہو گا تو مرتضیٰ قادیانی بزعم خود اگر ظلّ نبی (خاکم بد ہن [میرا منہ خاک آکو د ہو]) ثابت بھی ہو جائے تو پھر بھی وہ سچا اور حقیقی اور واقعی اور صحیح نبی نہیں ہو گا، بلکہ محض تقلی نبی ہی ہو گا۔

④ ... حدیث شریف میں ہے: ”الْسُّلْطَانُ (الْمُسْلِمُ) ظِلُّ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ“  
کیا سلطان (بادشاہ) خدا ہن جاتا ہے یا اس کا وجود خدا کا وجود بن جاتا ہے؟  
غرض! ظلّ و برؤزی خالص قادیانی ڈھکو سلمہ ہے۔

## وَحْيٌ، الْهَامُ، كَشْفٌ

### سوال... ۶

وَحْيٌ، الْهَامُ اور كَشْفٌ کا شرعاً معنی اور حیثیت واضح کرتے ہوئے بتائیں کہ قادیانی ان اصطلاحات میں کیا تحریفات کرتے ہیں اور اس کا کیا جواب ہے؟

### جواب... ۶

#### وَحْيٌ

اصطلاح شریعت میں وَحْيٌ اس کلام الٰہی کو کہتے ہیں کہ جو اللہ کی طرف سے بذریعہ فرشتہ نبی کو بھیجا ہو۔ اس کو وَحیٌ نبوت بھی کہتے ہیں، جو انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور اگر بذریعہ القاء فی القلب ہو تو اس کو وَحیٌ الْهَامٌ کہتے ہیں (فرشتہ کا واسطہ ہونا ضروری نہیں ہے)، جو اولیاء پر ہوتی ہے۔ اور اگر بذریعہ خواب ہو تو اصطلاح شریعت میں اس کو رویائے صالحہ کہتے ہیں، جو عام مومنین اور صالحین کو ہوتا ہے۔ کشف اور الْهَامٌ اور رویائے صالحہ پر لغتاً وَحیٌ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے: ”وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ مُوسَىٰ“، مگر عرف شرع میں جب لفظ وَحْيٌ کا بولا جاتا ہے تو اس سے وَحیٌ نبوت، ہی مراد ہوتی ہے۔ یہ ایسا ہے کہ جیسے قرآن کریم میں باعتبار لغت کے شیطانی و سوسوں پر بھی وَحیٌ کا اطلاق آیا ہے: کما قال تعالیٰ:

﴿وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُوحِيُّ حَوْنَ إِلَيْ أُولَئِكَ هُمْ﴾ (سورۃ الانعام: آیۃ ۱۲)

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطَانَ الْإِنْسَنِ وَالْجِنِّ يُوَحِّي بَعْضُهُمْ إِلَيْ بَعْضٍ رُّخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا﴾ (سورۃ الانعام: آیۃ ۱۳)

لیکن عرف میں شیطانی و سوسوں پر وَحیٌ کا اطلاق نہیں ہوتا۔

#### الْهَامٌ

کسی خیر اور اچھی بات کا بلا نظر و فکر اور بلا کسی سبب ظاہری کے مجانب اللہ قلب میں القاء ہونے کا نام الْهَامٌ ہے۔ جو علم بطریق حواس حاصل ہو وہ ادراک ہے۔ اور جو علم بغیر حس و عقل، مجانب اللہ! بلا کسی سبب کے دل میں ڈالا جائے وہ الْهَامٌ ہے۔ الْهَامٌ محض موهبتِ ربانی ہے اور فرستِ ایمانی، جس کا حدیث میں

ذکر آیا ہے۔ وہ من وجہ کسب ہے اور من وجہ وہب ہے۔ کشف اگرچہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے الہام سے عام ہے، لیکن کشف کا زیادہ تعلق امور حسیہ سے ہے اور الہام کا تعلق امور قلبیہ سے ہے۔

## کشف

عالم غیب کی کسی چیز سے پرداہ اٹھا کر دھلا دینے کا نام کشف ہے۔ کشف سے پہلے جو چیز مستور تھی، اب وہ مکشوف یعنی ظاہر اور آشکارا ہو گئی۔ قاضی محمد علی تھانویؒ کتاب اصطلاحات الفنون ص ۲۵۳ پر لکھتے ہیں:

((الْكَشْفُ عِنْدَ أَنْلَ السُّلُوكِ بِوَالْمُكَاشَفَةِ وَمَكَاشِفَهُ رَفِعُ حِجَابِ رَأْكُوينِدِكَهْ مِيَانِ رُوحَانِيِ جِسْمَانِيِ اَسْتَ كَه اَدْرَاكَ آنِ بِحُواَسِ ظَابِرِيِ نَتْوَانِ كَرْدَالَخِ))

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ: ”جبات کا مرتفع ہونا قلب کی صفائی اور نورانیت پر موقوف ہے جس قدر قلب صاف اور منور ہو گا، اسی قدر جبات مرتفع ہوں گے۔ جانا چاہئے کہ جبات کا مرتفع ہونا قلب کی نورانیت پر موقوف تو ہے مگر لازم نہیں۔“

## وحي اور الہام میں فرق

وحي نبوت قطعی ہوتی ہے اور معصوم عن الخطاء ہوتی ہے اور نبی پر اس کی تبلیغ فرض ہوتی ہے اور امت پر اس کا اتباع لازم ہوتا ہے۔ اور الہام غنی ہوتا ہے اور معصوم عن الخطاء نہیں ہوتا۔ اولیاء معصوم نہیں۔ اسی وجہ سے اولیاء کا الہام دوسروں پر بحث نہیں اور نہ الہام سے کوئی حکم شرعی ثابت ہو سکتا ہے، حتیٰ کہ استحباب بھی الہام سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ نیز علم احکام شرعیہ بذریعہ وحی انبیاء کرام علیہما السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور غیر انبیاء پر جو الہام ہوتا ہے، سو وہ اقسام بشارت یا اقسام تفہیم ہوتا ہے، احکام پر مشتمل نہیں ہوتا، جیسے حضرت مریم علیہ السلام کو جو وحی الہام ہوئی وہ اقسام بشارت تھی نہ کہ اقسام احکام۔ اور بعض مرتبہ وحی الہام کسی حکم شرعی کی تفہیم اور افہام کے لئے ہوتی ہے۔ جو نسبت رویائے صالحہ کو الہام سے ہے، وہی نسبت الہام کو وحی نبوت سے ہے یعنی جس طرح رویائے صالحہ الہام سے درجہ میں مکتر ہے، اسی طرح الہام درجہ میں وحی نبوت سے فروز ہے، اور جس طرح رویائے صالحہ میں ایک درجہ کا الہام اور اخفاء ہوتا ہے اور الہام اس سے زیادہ واضح ہوتا ہے، اسی طرح الہام بھی باعتبار وحی کے غنی اور مبہم ہوتا ہے اور وحی صاف اور واضح ہوتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: ”الاعلام بمعنى الكشف والوحى والالهام“ من درجہ احتساب قادریانیت جلد دوم از حضرت کاندھلوی علیہ السلام.

## النقطاءِ وَحِي نبوت

حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد وحی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ اس سلسلے میں اکابرین امت کی تصریحات ملاحظہ ہوں:

(۱) ..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت فرمایا:

((الْيَوْمَ فَقَدَنَا الْوَحْيٌ وَمَنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْكَلَامُ، رَوَاهُ أَبُو إِسْمَاعِيلُ الْهَرَوْمِيُّ فِي

دَلَائِلِ التَّوْحِيدِ)) (کنز العمال ص ۲۲۵ ج ۷ حدیث نمبر ۱۸۴۶۰)

ترجمہ: ”آج ہمارے پاس وحی نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فرمان ہے۔“

(۲) ..... نیز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک طویل کلام کے ذیل میں فرمایا:

((فَدِلْعَلَّقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَ الدِّينُ أَوْيَنْقُصُ وَأَنَاحِيُّ رَوَاهُ الْنَّسَائِيُّ هَذَا الْلَّفْظُ مَعْنَاهُ فِي

الصَّحِيحِيْحِيْنِ)) (الریاض النضرة ص ۹۱ ج ۱ تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۹۳)

ترجمہ: ”اب وحی منقطع ہو چکی اور دین الہی تمام ہو چکا۔ کیا میری زندگی ہی میں اس کا نقصان شروع ہو جائے گا؟“

(۳) ..... صحیح بخاری ص ۳۶۰ ج ۱ میں اسی مضمون کا کلام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق عظم رضی اللہ عنہ دونوں حضرات سے منقول ہے۔

(۴) ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چلو! حضرت امام ایکن رضی اللہ عنہ کی زیارت کر آئیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ بھی ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم یوں وہاں گئے حضرت امام ایکن رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھ کر رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ دیکھو، امام ایکن! رسول اللہ ﷺ کے لئے وہی بہتر ہے جو اللہ کے نزدیک آپ ﷺ کے واسطے مقدار ہے۔ انہوں نے کہا: ((قَدْ عِلِمْتُ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ كَبِيرٌ وَلَكِنْ أَبْكَى عَلَى

خَيْرِ السَّمَاوَاتِ انْقَطَعَ عَنَّا)) (ابو عوانہ و کنز العمال ص ۲۲۵ ج ۷ حدیث ۱۸۷۲۲ و مسلم ج ۲ ص ۲۹۱)

ترجمہ: ”یہ تو میں بھی جانتی ہوں کہ آپ ﷺ کے لئے وہی بہتر ہے جو اللہ کے نزدیک ہے، لیکن میں اس پر روئی ہوں کہ آسمانی خبریں ہم سے منقطع ہو گئیں۔“

اسی طرح مسلم شریف میں ہے: ”وَلَكِنْ أَبْكَى أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاوَاتِ“

⑤ ..... علامہ قرطبی عَنِ الشَّافِعِی فرماتے ہیں: ((لَا إِنَّمَا مَوْتُ النَّبِيِّ عَنِ الْأَنْقَطِعِ الْوَحْيِ)) (مواهب الدینہ ص ۲۵۹)

ترجمہ: ”اس لئے کہ بنی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد وہی منقطع ہو چکی ہے۔“

⑥ ..... ایسے مدعا کے بارے میں علامہ ابن حجر عسکری عَنِ الشَّافِعِی نے اپنے فتاویٰ میں تحریر فرمایا ہے:

((وَمَنْ إِعْتَقَدَ وَحْيًا بَعْدَ حُكْمِهِ عَنِ اللَّهِ أَعْلَمُ كُفَّارُ يَأْجُمَاعِ الْمُسْلِمِينَ))

ترجمہ: ”اور جو شخص آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو، وہ باجماع مسلمین کافر ہے۔“

(بحوالہ نتم نبوت ص ۳۲۲ از حضرت مفتی محمد شفیع عَنِ الشَّافِعِی)

قادیانی گروہ کشف والہام اور وہی میں تحریف نہیں کرتے بلکہ تلبیس کرتے ہیں، کہ نہ صرف کشف و الہام بلکہ وحی نبوت کو مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے جاری مانتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نام نہاد وحی کو ایک مستقل کتاب کی شکل میں شائع کیا ہے اور اس کا نام انہوں نے ”تذکرہ“ رکھا ہے۔ حالانکہ تذکرہ قرآن مجید کا نام ہے۔ جیسا کہ آیت مبارکہ ہے:

﴿كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ﴾ ○ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ○ فِي صُحْفٍ مُّكَرَّمَةٍ ○ مَرْفُوعَةٍ مُّظَهَّرَةٍ ○

(سورۃ عبس: آیات ۱۱ تا ۱۲)

ان آیات میں ”تذکرہ“ قرآن مجید کو قرار دیا گیا ہے۔ قادیانی اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے مجموعہ کا نام قرآن رکھتے تو مسلمانوں میں اشتغال پھیلتا۔ انہوں نے قرآن مجید کا غیر عرفی نام چرچا کر مرزا ایک وحی پر چسپاں کر دیا اور اسی تذکرہ کے پہلے صفحہ پر عنوان قائم کیا: ”تذکرہ یعنی وحی مقدس و رویاء و کشوف حضرت مسیح موعود“

قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے وحی نبوت کو جاری مانتے ہیں۔ اس تذکرہ کا جم (۸۱۸) صفحات ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی (خرافتات) کو جمع کیا گیا ہے۔ غرض! قادیانی جماعت مرزا قادیانی کے لئے وحی نبوت کو جاری مانتی ہے۔ حالانکہ اوپر گزر چکا کہ آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بعد وہی کامدی، مدعا نبوت ہے۔ اور یہ بجائے خود مستقل کفر ہے۔ اب مرزا قادیانی کی ہزار ہا عبارتوں میں سے چند عبارتیں ملاحظہ ہوں، جن میں مرزا قادیانی نے اپنے لئے وحی کا دعویٰ کیا ہے:

① ..... ”پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں۔ یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے۔ جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلٰ اور بروزی طور پر نبی ہوں۔ اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے۔ اور مسیح موعود مانا واجب ہے۔“

(تحفۃ الاندوہ ص ۷۶، خواجہ ج ۱۹ ص ۹۵)

(۲) ..... ”خدا تعالیٰ کی وہ پاک و حی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہادفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور برائین احمد یہ میں بھی جس کو طبع ہوئے باقیں برس ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الہیہ جو برائین احمد یہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: ”**هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَةً إِلَيْهِمْ وَدِينَ الْحَقِّ لِيُظَهِّرَهُ عَلَى الَّذِينَ كُلُّهُمْ بِرَأْيِهِنَّ**“ احمد یہ۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز (مرزا) کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات ص

۳۱ ج، ۲۶۱ ص ۲، خزانہ نص ۲۶۱، النبوة فی الاسلام ص ۷۰، حقیقت النبوة ص ۲۶۱)

(۳) ..... ”غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیریہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۲۶۱، خزانہ نص ۲۶۱ ج ۲۲)

(۴) ..... ”اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لا تا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھاسکتا ہوں کہ وہ پاک و حی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزانہ نص ۱۸، ضمیمه النبوة فی الاسلام ص ۳۰، حقیقت النبوة ص ۲۶۲، مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۵ ج ۳)

(۵) ..... ”میں خدا تعالیٰ کی تینیں برس کی متواتر وحی کو کیونکر د کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک و حی پر ایسا ہی ایمان لا تا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لا تا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔“ (حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزانہ نص ۲۲ ج ۲۲ ص ۱۵۳)

اب ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا قادیانی اپنے اوپر جریل علیہ السلام کے نزول کے بھی مدعا ہیں:

(۶) ..... ”**جَاءَنِي آئِلٌ وَأَخْتَارَ وَأَذَارَ اصْبَعَهُ وَأَشَارَهُ آنَّ وَعْدَ اللَّهِ آتَىٰ فَطُوبِي لِمَنْ وَجَدَوْرَاٰٰ**“ یعنی میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا

کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ (اس جگہ آئں خدا تعالیٰ نے جرائیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ حاشیہ منہ) (حقیقت الوجی ص ۳۳، خزانہ ج ۱۴۶ ص ۲۲)

⑦ ..... ”اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلارہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“ (تمہیقۃ الوجی ص ۲۲، خزانہ ج ۵۷۵ ص ۵۷۵)

اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرات انبیاء کرام ﷺ کا ایک خاص امتیاز یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے معصوم ہوتے ہیں۔ ٹھیک انہی کے طرز پر مرزا قادیانی کو بھی معصوم ہونے کا دعویٰ ہے:

⑧ ..... ((مَا أَنَا إِلَّا كَلْفُزٌ آنِ وَسَيَظْهُرُ عَلَى يَدِي مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ))

ترجمہ: ”اور میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہو گا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔“ (تذکرہ ص ۲۷۳)

قرآن کریم مسلمانوں کی نہایت مقدس مذہبی کتاب ہے۔ جسے خود مرزا قادیانی کے پیرو بھی محفوظ عن الخطایب ہے اور مرزا قادیانی اپنے نقصان کو قرآن کے مثل ثابت کرتے ہیں۔

⑨ ..... ((نَحْنُ نَزَّلْنَاكُو وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ))

ترجمہ: ”ہم نے اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“ (تذکرہ ص ۱۷۰ طبع ربوبہ) یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ جسے مرزا قادیانی نے معمولی تصرف کے ساتھ اپنی ذات پر چسپاں کیا ہے۔ گویا جس طرح قرآن منزل من اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر خطاو خلل سے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، ٹھیک وہی نقصان مرزا قادیانی کو بھی حاصل ہے۔

⑩ ..... ((وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهُوَى طَانُ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوَحَّى))

ترجمہ: ”اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو وحی ہے جو اس (مرزا) پر نازل کی جاتی ہے۔“ (تذکرہ ص ۳۹۳، ۳۷۸)

علماء شریعت کی طرح تمام صوفیاء بھی اس پر متفق ہیں کہ نبوت و رسالت خاتم الانبیاء ﷺ پر ختم ہو گئی اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور حضور پر نور ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔ البتہ نبوت و رسالت کے کچھ کمالات اور اجزاء باقی ہیں کہ جو اولیاء امت کو عطا کئے جاتے ہیں مثلاً: کشف اور الہام اور رویائے صادقة (سچا خواب) اور کرامتیں۔ اس قسم کے کمالات نبوت کے اجزاء ہیں، وہ ہنوز باقی ہیں۔ لیکن ان کمالات کی وجہ سے کسی شخص پر نبی کا اطلاق کسی طرح جائز نہیں اور

نہ ان کے کشف اور الہام پر ایمان لانا واجب ہے۔ ایمان فقط کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر ہے۔ نبی کا تنوخاب بھی وحی ہے: ”رُوِيَ أَنَّ الْأَنْبِيَاَ وَحْيٌ“ (بخاری) مگر ولی کا خواب اور الہام شرعاً جھت نہیں۔ نبی کے خواب سے ایک معصوم کاذب کرناؤ قتل کرنے بھی جائز ہے، مگر ولی کے الہام سے قتل کا جواز تو درکنار اس سے استحباب کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ غرض! کسی بھی بڑے سے بڑے بزرگ کا کشف والہام شرعی منسلک کے اثبات کے لئے کوئی مستقل دلیل نہیں ہے۔ اس کو اس طرح سمجھو کر اگر کسی شخص میں کچھ کمالات اور خصلتیں بادشاہ اور روزیر کی اسی پائی جائیں تو اس بنابر وہ شخص بادشاہ اور روزیر نہیں بن سکتے۔ اور اگر کوئی اس بنابر بادشاہت اور روزارت کا دعویٰ کرے اور اپنے کو وزیر اور بادشاہ کہنے لگے تو فوراً گرفتاری کے احکامات جاری ہو جائیں گے۔ اسی طرح اگر کسی شخص میں نبوت کے برائے نام کچھ کمالات پائے جائیں تو اس سے اس شخص کا منصب نبوت پر فائز ہو نالازم نہیں آتا بلکہ اگر کوئی شخص اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ مرتد اور اسلام کا باغی سمجھا جائے گا۔

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا مُبَشِّرٌ أَنَّهُ)

(رواہ البخاری فی کتاب التعبیر ص ۱۰۳۵ ج ۲)

**ترجمہ:** ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! نبوت کا کوئی جزو سوائے اپنے خوابوں کے باقی نہیں۔ (اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)۔“

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نبوت بالکل ختم ہو چکی اور سلسلہ وحی منقطع ہو گیا، البتہ اجزاء نبوت میں سے ایک جزو ”مبشرات“ باقی ہے یعنی جو سچے خواب مسلمان دیکھتے ہیں، یہ بھی نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے، جس کی تشریح بخاری ہی کی دوسری حدیث میں اس طرح آئی ہے کہ: ”سچا خواب نبوت کا چھپا لیسوں جزو ہے۔“

## ایک شبہ اور اس کا ازالہ

عبرت کی جگہ ہے کہ ارشادات نبویہ کے ان بینات کے بعد بھی بجائے اس کے کہ مرزاںی قلوب میں ززلہ پڑ جاتا اور وہ ایک متنبی کا ذب کو چھوڑ کر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو اپنے لئے کافی سمجھ لیتے، ان کی جسارت اور تحریف میں دلیری اور بڑھتی جاتی ہے۔ وَ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قَلْبِ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (سورۃ المؤمن: آیہ ۳۵)

ادھر حدیث میں سلسلہ نبوت کے انقطاع پر یہ صاف ارشاد ہوتا ہے اور ادھر قادیانی دنیا میں خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ اس سے بقاء نبوت ثابت ہو گیا۔ ان هذا الشیع عجائب۔ کہا جاتا ہے کہ اس حدیث میں بتایا گیا

ہے کہ نبوت کا ایک جزو باقی ہے، جس سے نفس نبوت کا بقا ثابت ہوتا ہے۔ جیسے پانی کا ایک قطرہ بھی باقی ہو تو اس کو پانی کہا جاسکتا ہے، اسی طرح نبوت کے ایک جزو کا باقی ہونا خود نبوت کا باقی ہونا ہے۔ اہل دانش فیصلہ کریں کہ اس فلسفہ اور سائنس کے دور میں ایک مدعی نبوت کی طرف سے کہا جا رہا ہے، جس کو جزو اور کل کا بلد یہی امتیاز معلوم نہیں، وہ کسی شے کے ایک جزو کے موجود ہونے کو کل کاموجو دہونا سمجھتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نماز کے ایک جزو مثلاً اللہ اکبر کو پوری نماز اور وضو کے ایک جزو مثلاً ہاتھ دھونے کو پورا وضو کہا جائے۔ اسی طرح ایک لفظ اللہ کو پوری اذان اور ایک منٹ کے روزہ کو ادائے روزہ کہا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر قادیانی نبوت کی یہی برکات ہیں کہ کسی شے کے ایک جزو کے وجود کو کل کا وجود قرار دیا جائے اور جزو پر کل کا اطلاق درست ہو جائے تو پھر ایک اینٹ کو پورا مکان کہنا بھی درست ہو گا، اور کھانے کے بیس اجزاء میں سے ایک جزو نمک ہے، تو نمک کو کھانا کہنا بھی روا ہو گا، نمک کو پلاو اور پلاو کو نمک کہا جائے تو کوئی غلطی نہ ہو گی، اور پھر تو شاید ایک دھانگے کو کپڑا کہنا بھی جائز ہو گا، اور ایک لگنگی کے ناخن کو انسان، اور ایک رسی کو چار پانی بھی کہا جائے اور ایک مخ کو کواڑ بھی۔ کیا خوب!

نبوت ہو تو ایسی ہو کہ تمام بدیہیات ہی کو بدل ڈالے۔ پس اگر ایک اینٹ کو مکان، نمک کو پلاو، ایک دھانگے کو کپڑا، ایک رسی کو چار پانی اور ایک مخ کو کواڑ نہیں کہ سکتے تو نبوت کے چھیالیسوں جزو کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔ رہی پانی کی مثال کہ اس کا ایک قطرہ بھی پانی ہی کہلاتا ہے اور پورا سمندر بھی پانی کہلاتا ہے، سو یہ ایک جدید مرزاںی فلسفہ ہے کہ عقلمندوں نے پانی کے ایک قطرہ کو پانی کا ایک جزو سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ پانی کا ایک قطرہ بھی ایسا ہی مکمل پانی ہے، جیسے ایک دریا۔ جو شخص علم کی ابجد سے بھی واقف ہے، وہ جانتا ہے کہ پانی کے ہر قطرہ میں اجزاء مانیہ پورے پورے موجود ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ سمندر میں پانی کے اجزاء زیادہ ہیں اور قطرہ میں کم مقدار میں موجود ہیں۔ مگر اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک قطرہ میں پانی کے دونوں اجزاء جن کا جدید فلسفہ ہائیڈ رو جن اور آسیجن نام رکھتا ہے، موجود ہیں۔ اس لئے پانی کے قطرات کو پانی کے اجزاء نہیں کہا جاسکتا بلکہ پانی کے اجزاء وہی ہائیڈ رو جن اور آسیجن ہیں، تو جس طرح تنہ ہائیڈ رو جن کو بھی پانی کہناغلط ہے اور تنہ آسیجن کو بھی پانی کہناغلط ہے، اسی طرح نبوت کے کسی جزو کو نبوت کہنا بھی غلطی ہے۔ یہ محض لچر اور ناقابل ذکرات ہے کہ نبوت کا ایک جزو باقی ہونے سے نبوت کا بقا ثابت کر ڈالا۔ (ملخص از ختم نبوت کامل)

## عکملی مشق ۳

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- ① ختم نبوت کے معنی میں قادیانی جماعت کا موقف کیا ہے؟ اور اس کی تردید میں مفتی محمد شفیع صاحب عزیز الشیعیہ، مفتی اعظم پاکستان نے کیا ارشاد فرمایا؟
- ② مرزا قادیانی ملعون نے اپنی کتاب ”برکات الدعا“ میں تفسیر قرآن کا کیا معیار ذکر کیا ہے؟
- ③ خاتم النبیین کا جو ترجمہ قادیانی جماعت نے کیا ہے، اس کے باطل ہونے کی چند وجوہات مختصرًا مگر جامع الفاظ میں بتائیں۔
- ④ ظلیٰ بروزی کا کیا معنی ہے؟ قادیانی جماعت اس میں گھڑت اصطلاح سے کیسے فائدہ اٹھاتی ہے؟
- ⑤ مرزا قادیانی نے اپنی پیدائش کا قصہ نقل کرتے ہوئے اپنے آپ کو ”خاتم الاولاد“ کہا ہے، جو ”لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا“ کا مصدقہ ہے، آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ کس طرح مرزا ملعون اس معنی سے اپنے جاں میں خود پھنسا؟
- ⑥ ظلیٰ اور بروزی کی آڑ میں قادیانی جماعت کس طرح حضور خاتم النبیین ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی ہے؟
- ⑦ وحی، الهام اور کشف میں فرق ذکر فرمائیں۔
- ⑧ اکابرین امت نے وحی کے منقطع ہونے پر جوار شادات فرمائے ہیں، مختصر الفاظ میں ان کا ذکر فرمائیں۔
- ⑨ قادیانی گروہ نے وحی، کشف والہام میں کس طرح تحریف کی ہے؟ اور مرزا ملعون پر آنے والی نام نہاد وحی کا انہوں نے کیا نام رکھا ہے؟
- ⑩ حدیث رسول ﷺ: ”لَمْ يَبِقْ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا مُبَيَّرَاتُ“ سے قادیانی اپنے جعل پر کس طرح استدلال کرتے ہیں؟ عقلی دلائل سے ان کی تلبیں کا پرده چاک کرتے ہوئے اپنی گہری علمی بصیرت کا ثبوت دیں۔

**سوال... ۱** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

قادیانی گروہ نے ”خاتم النبیین“ کا معنی ”نبیوں کی مہر“ اور پھر اس کی تشریح کر کے عقلاءً و نقلاءً امت کے اجماعی مؤقف کو قبول کیا ہے۔

غلط

صحیح

..... صحیح عقیدہ:

**۲** ”ختم“ کے معنی جو مرزا ملعون نے بیان کیے ہیں، نصوص قرآنیہ، احادیث متواترہ اور محاورات عرب کی رو سے ہر طرح غلط ہیں۔

غلط

صحیح

..... صحیح عقیدہ:

**۳** ظلیٰ اور بروزی نبوت کی اصطلاح قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے اشارات سے ثابت ہوتی ہے۔

غلط

صحیح

..... صحیح عقیدہ:

**۴** وحی اور الہام میں تو کوئی فرق نہیں ہے، البتہ وحی اور کشف میں فرق ہے۔

غلط

صحیح

..... صحیح عقیدہ:

**۵** سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبات میں آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد وحی کے انقطع کا اعلان فرمایا۔

غلط

صحیح

..... صحیح عقیدہ:

۶ علامہ ابن حجر مکی عاشقی نے اپنے فتاویٰ میں ذکر فرمایا: وَمِنْ اعْتَقَدَوْ حَيَاً بَعْدَ مُحَمَّدٍ  
وَلَا يُكَفَّرُ بِأَجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۷ قادیانی گروہ نے مرزا کی ہفوتوں کے مجموعے کا نام ”تذکرہ“ رکھ کر قرآن پاک کی توبہ بن کی ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۸ مرزا ملعون اپنے اوپر حضرت جبریل علیہ السلام کے آنے کا جھوٹا دعویٰ بھی کرتا تھا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۹ مرزا ملعون نے اپنی کتب میں اپنے آپ کو خط کار بندہ لکھا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۱۰ کسی بڑے سے بڑے بزرگ کا کشف اور الہام شریعت میں کوئی جدت نہیں ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۱۱ سوال... ۳ صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

۱ ”خاتم النبیین“ کا جو معنی مرزا ملعون نے کیا ہے کہ ”نبیوں کی مہسر“:

قرآنی اعتبار سے باطل ہے۔  کسی ایک حدیث میں بھی اس کی تائید نہیں۔

بعض اکابر علماء کی تائید ہے۔  لغت عرب کے محاورات میں گنجائش ہے۔

جدید عربی اسلوب کے مطابق ہے۔

نبوت کے بارے میں ظلیٰ اور بروزی کی تقسیم اور اس اصطلاح کا ذکر ہے: ②

بعض آیات قرآنی میں۔  قرآن و سنت و اجماع امت میں گھڑت اور باطل۔

بعض فقہاء کے نزدیک  مرزا ملعون کی دھوکہ دہی کا سب سے بڑا مظہر ہے۔  
اس کی گنجائش ہے۔

کسی شخص کے بھی دعویٰ نبوت کے ثبوت کے لیے: ③

الہام سے بھی تائید ہو جاتی ہے۔ کشف جدت ہے۔

بعض لوگوں کا گرویدہ ہو جانا کافی ہے۔ صرف وحی الہی ضروری ہے۔

خواب کے ذریعے پتہ چل سکتا ہے۔

وہی کے بارے میں امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد ضرورت کے موقع پر:

کبھی کبھی وہی آجانا ممکن ہے۔ کسی بہت بڑے بزرگ پر ہو سکتی ہے۔

بالکل منقطع ہو چکی ہے۔ کسی مدعا نبوت پر آنے کا مکان ہے۔

الا المبشرات والی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے نبوت کا اثبات اسی طرح عقلی طور پر غلط ہے جس طرح: ⑤

صرف ہاتھ دھونے کو پورا وضو کہنا۔ ایک اینٹ کو پورا مکان کہنا۔

ایک دھاگے کو کپڑا کہنا۔ ایک میخ کو کواڑ کہہ دینا۔



# آیات و احادیث میں قادیانی تحریفات کے جوابات

سوال... ۷

مرزا ای اجرائے نبوت پر جن آیات مبارکہ اور احادیث میں تحریف کرتے ہیں، ان میں سے تین کو ذکر کر کے ان کا شناختی جواب لکھیں؟

جواب... ۷

مرزا یوں سے ختم نبوت و اجرائے نبوت پر بحث کرنے اصولی طور پر غلط ہے، اس لئے کہ ہمارے اور قادیانیوں کے درمیان ختم نبوت و اجرائے نبوت کا مسئلہ مابہ الزراع ہی نہیں۔ مسلمان بھی نبوت کو ختم مانتے ہیں اور قادیانی بھی۔ اہل اسلام کے نزدیک رحمتِ دو عالم ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا بنی نہیں آسکتا۔ مرزا یوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں۔

اب فرق واضح ہو گیا کہ مسلمان رحمتِ دو عالم ﷺ پر نبوت کو بند مانتے ہیں اور قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی پر۔ اس وضاحت کے بعد اب قادیانیوں سے مطالہ کیا جائے کہ وہ سارے قرآن و حدیث سے ایک آیت یا ایک حدیث پڑھیں، جس میں لکھا ہو کہ نبوت رحمتِ دو عالم ﷺ پر ختم نہیں بلکہ حضور ﷺ کے بعد چودہ سو سال میں ایک مرزا قادیانی نبی بنے ہیں، اور مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں بنے گا۔ قیامت تک تمام زندہ مردہ قادیانی اکٹھے ہو کر ایک آیت اور ایک حدیث اس سلسلہ میں نہیں دکھاسکتے۔ مرزا کہتا ہے: ① ..... ”نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(حقیقت الوجی ص ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵ ج ۲۲)

② ..... ”چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا۔ وہ میں ہوں۔ اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۸۲، ۱۸۳ ج ۱۸)

③ ..... ”اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک نبی کے قائل ہیں۔۔۔ پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گزرے۔“ (حقیقت النبوة ص ۱۳۸ از مرزا محمود قادیانی)

(۴) ..... ”ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب را ہوں میں سے آخری را ہوں، اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بد قسمت ہے جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“ (کشتی نوح ص ۵۱، خزانہ ص ۶۱ ج ۱۹)

(۵) (فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُتِمَ النَّبَاءَ وَيُكِمِّلَ النَّبَاءَ بِاللَّيْنَةِ الْأَخِيرَةِ فَأَنَا تَلَكَ الْلَّيْنَةُ) ”پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا اور آخری ایت کے ساتھ بنا کر کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی ایت ہوں۔“ (خطبہ الہامیہ ص ۱۲، خزانہ ص ۷۸ ج ۱۶)

(۶) ..... ”امت محمد یہ میں سے ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے صرف ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے۔ جو تھی موعود ہے اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا جائے گا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی خبر آپ ﷺ نے دی ہے۔ بلکہ لانیئے بعدی فرمکار اور وہ کی نعمتی کردی اور کھوں کر بیان فرمادیا کہ تھی موعود کے سوامیرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔“ (رسالہ تشییع الاذہان قادیانی ماہ مارچ ۱۹۱۳ء)

ان اقتباسات کا حصل یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو آخری نبی قرار دیتا ہے۔ گویا مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے۔ معاذ اللہ!

### قادیانی تحریفات

..... ① آیت .....

﴿يَبْيَنِي أَدَمْ إِمَّا يَأْتِيَنِي كُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ أَيْتُمْ لَا فَمِنْ أَتَقْنِي وَأَضْلَلَحْ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (سورۃ الاعراف: آیۃ: ۲۵)

قادیانی کہتے ہیں کہ :

یہ آیت آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی! لہذا اس میں حضور ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ کے بعد بتی آدم کو خطاب ہے، لہذا جب تک بتی آدم دنیا میں موجود ہیں، اس وقت تک نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔

جواب ① ... اس آیت کریمہ سے قبل اسی روئے میں تین بار ”یَبْيَنِي أَدَمْ“ آیا ہے، اور اول ”یَبْيَنِي أَدَمْ“ کا تعلق ”إِهِبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدْلًا“ سے ہے، ”إِهِبِطُوا“ کے مخاطب سیدنا آدم علیہ السلام و سیدہ حوا علیہما السلام، لہذا اس آیت میں بھی آدم علیہ السلام کے وقت کی اولاد آدم کو مخاطب بنایا

گیا ہے، پھر زیر بحث آیت نمبر ۳۵ ہے۔ آیت نمبر ۱۰ سے سیدنا آدم علیہ السلام کا ذکر شروع ہے، اس تسلسل کے تناظر میں دیکھا جائے تو حقیقت میں یہ خطاب اولین اولاد آدم علیہ السلام کو ہے۔ اس پر قرینہ اس کا سابق ہے۔ تسلسل اور سابق آیات کی صراحتاً دلالت موجود ہے کہ یہاں پر حکایت حال ماضیہ کے طور پر اس کو ذکر کیا گیا ہے۔

جواب ② ... قرآن مجید کے اسلوب بیان سے یہاں ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ اجابت کو ”یَا أَيُّهَا الَّذِينَ أَمْنُوا“ سے مخاطب کیا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ دعوت کو ”یَا أَيُّهَا النَّاسُ“ سے خطاب ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں کہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ”یَبْنِي أَدَمَ“ سے خطاب نہیں کیا گیا۔ یہی اس امر کی دلیل ہے کہ آیت بالا میں حکایت ہے حال ماضیہ کی۔

### ضروری وضاحت:

ہاں البته ”یَبْنِي أَدَمَ“ کی عمومیت کے حکم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے وہی سابقہ احکام ہوتے ہیں، بشرطیکہ وہ منسوخ نہ ہو گئے ہوں۔ اگر وہ منسوخ ہو گئے یا کوئی ایسا حکم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس عمومیت میں شامل سے منع ہو تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا اس عموم سے سابقہ نہ ہو گا۔

جواب ③ ... کبھی قادیانی کرم فرماؤں نے یہ بھی سوچا کہ بنی آدم میں تو ہندو، عیسائی، یہودی، سکھ سبھی شامل ہیں۔ کیا ان میں سے نبی پیدا ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر ان کو اس آیت کے عموم سے کیوں خارج کیا جاتا ہے؟ ثابت ہوا کہ خطاب عام ہونے کے باوجود حالات و واقعات و قرآن کے باعث اس عموم سے کئی چیزیں خارج ہیں۔ پھر بنی آدم میں تیورتیں، یہجرے بھی شامل ہیں، تو کیا اس عموم سے ان کو خارج نہ کیا جائے گا؟ اگر یہ کہا جائے کہ عورتیں وغیرہ تو پہلے نبی نہ تھیں، اس لئے وہاب نہیں بن سکتیں۔ تو پھر ہم عرض کریں گے کہ پہلے رسول مستقل آتے تھے، اب تم نے رسالت کو اطاعت سے وابستہ کر دیا ہے تو اس میں یہجرے و عورتیں بھی شامل ہیں، لہذا مرزا یوسف کے نزدیک عورتیں و یہجرے بھی نبی ہونے چاہئیں۔

جواب ④ ... اگر ”یَبْنِي أَدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ“ سے رسولوں کے آنے کو وعدہ ہے تو ”إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّيقَهُ هُدَى“ میں وہی ”يَأْتِيَنَّكُمْ“ ہے، اس سے ثابت ہوا کہ نبی شریعت بھی آسکتی ہے، تو مرزا یوسف کے عقیدہ کے خلاف ہوا، کیونکہ ان کے نزدیک توب تشریعی نبی نہیں آسکتا۔

جواب ⑤ ...

① - ”إِمَّا“ حرف شرط ہے۔ جس کا تحقق ضروری نہیں۔ ”يَا تَيَّنَّكُمْ“ مضارع ہے اور ہر مضارع کے لئے استمرار ضروری نہیں۔ جیسا کہ فرمایا: ”إِمَّا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا (مریم: ۳۶)“ کیا حضرت مریم قیامت تک زندہ رہیں گی اور کسی بشر کو دیکھتی رہیں گی؟ مضارع اگرچہ بعض اوقات استمرار کے لئے آتا ہے، مگر استمرار کے لئے قیامت تک رہنا ضروری نہیں۔ جو عمل دوچار دفعہ پایا جائے، اس کے لئے مضارع استمرار سے تعبیر کرنا جائز ہے۔ اس کی ایک مثال یہی آیت ”إِمَّا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ“ ہے جو اپر گزر چکی۔

② - ”إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَ نُورٌ يَعْكُمْ هَهَا النَّبِيُّونَ (المائدۃ: ۴۲)“ ظاہر ہے کہ تورات کے موافق حکم کرنے والے گزر چکے۔ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد کسی کو حتیٰ کہ صاحب تورات کو بھی حق حاصل نہیں اس کی تبلیغ کا۔

③ - ”وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَ كُمْبَهٖ وَ مَنْ يَلْعَغَ (الانعام: ۱۹)“ چنانچہ حضور ﷺ ایک زمانہ تک ڈراتے رہے، مگر اب بلا واسطہ آپ ﷺ کی انذار و تبیہ مسدود ہے۔

④ - ”وَسَخَّرَ نَامَعَ دَاؤْدَ الْجَبَالَ يُسَيِّحَنَّ وَ الظَّلِيرَ (النبیاء: ۵۹)“ تسبیح حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی تک ہی رہی، پھر مسدود ہو گئی۔ مگر ہر جگہ صیغہ مضارع کا ہے۔

جواب ⑥ ...

① ... إِمَّا يَا تَيَّنَّكُمْ مِّنْ هُدًى (البقرۃ: ۳۸)

② ... وَإِمَّا يُسِينَكَ الشَّيْطَنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّلِيمِينَ (الانعام: ۲۸)

③ ... فِيمَا تُشْقَفَتِهِمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدُهُمْ مَمْنَ خَلْفَهُمْ لَعَنْهُمْ يَنْكُرُونَ (الانفال: ۵۷)

④ ... وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ (یونس: ۳۶)

⑤ ... إِمَّا يَلْعَغَ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كَاهِنًا فَلَا تُقْلِلَهُمَا أَفَ وَلَا تَنْهَهُمَا (بنی اسرائیل: ۲۲)

⑥ ... فِيمَا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِيَ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا (مریم: ۲۶)

⑦ ... إِمَّا تُرِيَنَّ مَا يُوَعَّدُونَ لَرِبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّلِيمِينَ (المؤمنون: ۹۳)

⑧ ... وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَنِ نَزْغٌ فَأَسْتَعْذُ بِاللَّهِ (الاعراف: ۲۰۰)

⑨ ... فِيمَا نَذَرْتَ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِبُونَ (الزخرف: ۳۱)

ان تمام آیات میں نون ثقلیہ مضرع ہونے کے باوجود قادیانیوں کو بھی تسلیم ہے کہ ان آیات میں استمرار نہیں، بلکہ حکایت حال ماضی کا بیان ہے۔

**جواب ⑦** ... درمنشورج ۳ ص ۸۲ میں زیر بحث آیت کے تحت لکھا ہے:

”يَبْيَنِيْ أَدَمَ إِمَّا يَا تِينَكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ الْأَلَيَّةَ أَخْرَجَ إِبْنَ جَرَيْرٍ عَنْ أَبِي يَسَارِ السَّلَمِيِّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ آدَمَ وَذُرْيَتَهُ فِي كَفَّهِ فَقَالَ يَا تَبَّانِي آدَمَ إِمَّا يَا تِينَكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقْصُوْنَ عَلَيْكُمْ آيَاتِيْ نُمَّ نَظَرَ إِلَى الرَّسُلِ فَقَالَ يَا إِيَّهَا الرَّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا“

”ابی یسار سلمی سے روایت ہے کہ اللہ رب العزت نے سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی جملہ اولاد کو (ابنی قدرت و رحمت کی) مٹھی میں لیا اور فرمایا: ”يَبْيَنِيْ أَدَمَ إِمَّا يَا تِينَكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ... اَلْخ“ پھر نظر (رحمت) رسولوں پر ڈالی تو ان کو فرمایا کہ: ”يَا إِيَّهَا الرَّسُلُ... اَلْخ“ غرض یہ کہ عالم ارواح کے واقعہ کی حکایت ہے۔“

**جواب ⑧** ... بالفرض والتقدير! اگر اس آیت کو اجرائے نبوت کا مستدل مان بھی لیا جائے تب بھی مرزا غلام احمد قادری قیامت کی صحیح تک نبی قرار نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ وہ تقول خود آدم کی اولاد ہی نہیں اور یہ آیت تو صرف بنی آدم سے متعلق ہے۔ مرزا نے خود اپنا تعارف بایں الفاظ کرایا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں  
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمد یہ حصہ چشم، خزانہ نص ۲۷ ج ۲۱)

..... آیت ۲ .....

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّلِحِينَ وَحَسْنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ (سورۃ النساء: آیہ ۶۹)

قادیانی کہتے ہیں کہ:

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں وہ نبی ہوں گے، صدقیق ہوں گے، شہید ہوں گے، صالح ہوں گے۔ اس آیت میں چار درجات کے ملنے کا ذکر ہے۔ اگر انسان صدقیق، شہید، صالح بن سکتا ہے

تونی کیوں بن سکتا؟ تین درجوں کو جاری مانا اور ایک کو بند مانا، تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر صرف معیت مراد ہو تو کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت فاروق عظیم رضی اللہ عنہ صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے، خود صدیق اور شہید نہ تھے؟

**جواب ①** ... آیت مبارکہ میں درجات ملنے کا ذکر نہیں، بلکہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کرے، وہ آخرت میں انبیاء، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہو گا، جیسا کہ آیت کے آخری الفاظ ”**حُسْنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا**“ ظاہر کرتے ہیں۔

**جواب ②** ... یہاں معیت ہے، عینیت نہیں ہے۔ معیت فی الدنیا ہر مومن کو حاصل نہیں، اس لئے اس سے مراد معیت فی الآخرة ہی ہے۔ چنانچہ مرزائیوں کے مسلمہ دسویں صدی کے مجدد امام جلال الدین عزیزی نے اپنی تفسیر جلالین شریف میں اس آیت کا شان نزول لکھا ہے:

((قَالَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ لِلَّنَّى كَيْفَ نَزَّكَ فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتَ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ . وَنَحْنُ أَسْفَلُ مِنْكَ فَنَزَّلَ وَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَالرَّسُولَ ... وَحُسْنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا . رُفَقَاءُ فِي الْجَنَّةِ بِأَنَّ يَسْتَمْتَعَ فِيهَا بِرُوْيَتِهِمْ وَزِيَارَتِهِمْ وَالْحُضُورِ مَعَهُمْ وَإِنْ كَانَ مَقْرُرُهُمْ فِي دَرَجَاتِ عَالِيَّةٍ بِالنِّسْبَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ )) (جلالین ص ۸۰)

**ترجمہ:** ”بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ جنت کے بلند و بالامقامات پر ہوں گے اور ہم جنت کے نچلے درجات پر ہوں گے تو آپ ﷺ کی زیارت کیسے ہو گی؟ پس یہ آیت نازل ہوئی ”مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَالرَّسُولَ ... اَخَ” (آگے فرماتے ہیں) یہاں رفاقت سے مراد جنت کی رفاقت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء کرام علیهم السلام کی زیارت و حاضری سے فیض یاب ہوں گے، اگرچہ ان (انبیاء) کاٹھکانہ دوسروں کی نسبت بلند مقام پر ہو گا۔“

اسی طرح تفسیر کبیر ص ۷۱۷ ج ۱۰ میں ہے:

((مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَالرَّسُولَ . ذَكَرُوا فِي سَبَبِ النُّزُولِ وُجُوهًا ، الْأَوَّلُ : رَوْيَ بِعْدَ جَمْعٍ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ أَنَّ ثُوَبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ شَدِيدَ الْحُبْلِ لِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَلِيلَ الصَّبْرِ عَنْهُ فَأَتَاهُ يَوْمًا وَقَدْ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَنَحَلَ جِسْمُهُ وَعَرِفَ الْحَرَنُ فِي وَجْهِهِ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا يُوَجِّعُ غَيْرَ أَنِّي إِذَا لَمْ أَرَكَ إِشْتَقَّتُ إِلَيْكَ وَأَسْتَوْ حَشْتُ وَحُشْتَ شَدِيدَةً حَتَّى الْقَاكَ

فَذَكَرْتُ الْآخِرَةَ فَخَيَّفْتُ أَنْ لَاَرَاكَ هُنَاكَ لِأَنِّي إِنْ أُدْخِلُتُ الْجَنَّةَ فَأَنْتَ  
تَكُونُ فِي ذَرَجَاتِ النَّبِيِّينَ وَأَنَا فِي دَرَجَةِ الْعَبِيدِ فَلَاَرَاكَ وَإِنْ أَتَالَمُ أُدْخُلُ  
الْجَنَّةَ فَحَيْنِي دِلْلَاتِ لَاَرَاكَ أَبَدًا فَنَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةُ)

**ترجمہ:** ”مَنْ يُطِعِ اللَّهَ... لَخْ“ (اس آیت) کے شان نزوں کے کئی اسباب مفسرین نے ذکر کئے ہیں۔ ان میں پہلا یہ ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، جو آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، وہ آپ ﷺ کے بہت زیادہ شیدائی تھے، (جدائی پر) صبر نہ کر سکتے تھے۔ ایک دن غمگین صورت بنائے آنحضرت ﷺ کے پاس آئے، ان کے چہرہ پر حزن و ملاں کے اثرات تھے۔ آپ ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ بس اتنا ہے کہ آپ ﷺ کو نہ دیکھوں تو اشتیاق ملاقات میں بے قراری بڑھ جاتی ہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی زیارت ہو تو مجھے آخرت کا خیال آکر یہ خوف لاحق ہے کہ وہاں میں آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکوں گا۔ چونکہ مجھے جنت میں داخلہ ملا بھی تو آپ ﷺ تو انیاء کے درجات میں بلند ترین مقام پر فائز ہوں گے اور ہم آپ ﷺ کے غلاموں کے درجہ میں، اور اگر جنت میں سرے سے میرا دخلہ ہی نہ ہو تو پھر ہمیشہ کے لئے ملاقات سے گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔“

معلوم ہوا کہ اس معیت سے مراد جنت کی رفاقت ہے۔ ابن کثیر، تنویر المقياس، روح البیان میں بھی تقریباً یہی مضمون ہے:

حدیث ① ((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْتَّاجُ الرَّصْدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشَّهِدَاءِ)) (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۶۹۱، ابن کثیر ص ۵۲۲ ج ۱ طبع مصر)  
**ترجمہ:** ”آپ ﷺ نے فرمایا کہ سچا، امانت دار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔“

اگر معیت سے درجہ مانا ثابت ہے تو مراہی بتائیں کہ اس زمانہ میں کتنے امین و صادق تاجر بی ہوئے ہیں؟۔

حدیث ② ((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يُقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرِضُ إِلَّا  
خِرَّبَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَكَانَ فِي شَكُواهِ الَّذِي قُبِضَ أَحَدَتُهُ بَحَثَةٌ شَدِيدَةٌ  
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ... فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خِرَّ))  
(مشکوٰۃ ص ۵۲۲ ج ۱، ابن کثیر ص ۵۲۲ ج ۱)

**ترجمہ:** ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ سے سنا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ ہر نبی کو، مرض (وفات) میں اسے اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے یا عالم آخرت میں۔ جس مرض میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی وفات ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کو شدید کھانی ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ اس مرض میں فرماتے تھے: ”مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ“ اس سے میں سمجھ گئی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کو بھی دنیا و آخرت میں سے ایک کا اختیار دیا جا رہا ہے۔“

معلوم ہوا کہ اس آیت میں نبی بنے کا ذکر نہیں، کیونکہ نبی تو پہلے بن چکے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی تمنا آخرت کی معیت کے متعلق تھی۔

**درجات کے ملنے کا تذکرہ:**

قرآن کریم میں جہاں دنیا میں ایمان والوں کو درجات ملنے کا ذکر ہے، وہاں نبوت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگرچہ باقی تمام درجات کا ملنا مذکور ہے، مثلاً:

① ... ﴿وَالَّذِينَ أَمْنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّابِرُونَ وَالشَّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ (الحدید: ۱۹)

**ترجمہ:** ”اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔“

② ... ﴿وَالَّذِينَ أَمْنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنَدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّلِحِيَّاتِ﴾ (العنکبوت: ۹)

**ترجمہ:** ”اور جو لوگ یقین لائے اور بھلے کام کئے۔ ہم ان کو داخل کریں گے نیک لوگوں میں۔“

③ ... سورۃ الحجرات کے آخر میں ”فَجِهْدُهُوْنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ کو فرمایا: ”أُولَئِكَ هُمُ الصَّابِرُونَ“

ان آیات میں صدیق، صالح وغیرہ درجات ملنے کا ذکر ہے، مگر نبوت کا ذکر نہیں۔ غرض! جہاں درجات حاصل کرنے کا ذکر ہے، وہاں نبوت کا ذکر نہیں۔ اور جہاں نبوت کا ذکر ہے، وہاں درجات ملنے کا ذکر نہیں بلکہ صرف معیت مراد ہے۔

جواب ③ ... کیا تیرہ سو سال میں کسی نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی پیروی کی ہے یا نہیں؟ اگر اطاعت اور پیروی کی ہے تو نبی کیوں نہ بنے؟ اور اگر کسی نے بھی اطاعت و پیروی نہیں کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی امت ”خیر امت“ نہ ہوئی۔ بلکہ ”شرِّ امت“ ہوئی (نحو ذ باللہ) جس میں کسی نے بھی اپنے نبی کی کامل

پیروی نہیں کی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق خود شہادت دے دی ہے کہ: ”بِيَطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ“ (سورۃ التوبۃ: آیہ ۴)، یعنی رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرتے ہیں۔ بتاؤ! وہ نبی کیوں نہ ہوئے؟ اس لئے کہ اگر اطاعت کاملہ کا نتیجہ نبوت ہے تو اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ نصب ضرور حاصل ہوتا۔ جنہیں ”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ“ کا خطاب ملا اور یہی رضاۓ الہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ: ”وَرِضُوا إِنَّمَّا مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ“ (سورۃ التوبۃ: آیہ ۷۲)۔

**جواب ۳** ... اگر بفرض محال پانچ منٹ کے لئے تسلیم کر لیں کہ اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں نبوت ملتی ہے تو اس آیت میں تشریعی اور غیر تشریعی کوئی تخصیص نہیں ہے، تم غیر تشریعی کی تخصیص کیوں کرتے ہو؟ اگر اس آیت میں نبوت ملنے کا ذکر ہے تو آیت میں النبین ہے، المرسلین نہیں، اور نبی غیر تشریعی اور رسول تشریعی کو کہا جاتا ہے، جیسا کہ نبی و رسول کے فرق سے واضح ہے، تو اس لحاظ سے پھر تشریعی نبی آنے چاہیں۔ یہ تو تمہارے عقیدہ کے بھی خلاف ہوا، مرزا کہتا ہے: ”اب میں بوجب آیت کریمہ: ”وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَخَلَّثُ“ اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی۔“ (حقیقت الوجی ص ۷۶، خزانہ ص ۷۰ ج ۲۲)

اس حوالہ سے تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کو آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع سے نہیں بلکہ وہی طور پر نبوت ملی۔ تو پھر اس آیت سے مرزا سیوں کا استدلال باطل ہوا۔

**جواب ۵** ... اگر اطاعت کرنے سے نبوت ملتی ہے تو نبوت کسی چیز ہوئی، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”أَللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَةً“ نبوت وہی چیز ہے، جو اسے کسی مانے وہ کافر ہے۔

نبوت وہی چیز ہے:

① ... علامہ شعرانی جو شیخیہ ”الیواقیت والجوابر“ میں تحریر فرماتے ہیں: ((فَإِنْ قُلْتَ فَهَلِ الْتُّبُوَةُ مُكْتَسِبَةٌ أَوْ مَوْهُوَةٌ فَالْجَوَابُ لِيَسْتِ الرُّبُوَّةُ مُكْتَسِبَةٌ حَتَّىٰ يَتَوَصَّلَ إِلَيْهَا بِالنُّسُكِ وَالرِّيَاضَاتِ كَمَا ظَنَّهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْجَمَقاَءِ... وَقَدْ أَفْتَى الْمَالِكِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ بِكُفْرٍ مَمْ قَالَ إِنَّ الْتُّبُوَةَ مُكْتَسِبَةً))

(الیواقیت والجوابر ص ۱۲۵، ۱۲۳ ج ۱)

**ترجمہ:** ”کہ کیا نبوت کسی ہے یا وہی؟ تو اس کا جواب ہے کہ نبوت کسی نہیں ہے کہ درویشی اختیار کرنے یا محنت و کاذش سے اس تک پہنچا جائے، جیسا کہ بعض احمدقوں (مثلاً قادیانی فرقہ... از مترجم) کا خیال ہے۔ مالکیہ وغیرہ نے کسی کہنے والوں پر کفر کافتوں دیا ہے۔“

② ... قاضی عیاض عَلِیٰ شَفَاءُ ”الشفاء“ میں لکھتے ہیں:

((مَنْ أَدْعَى نُبُوَّةً أَحَدٌ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ أَوْ بَعْدَهُ... أَوْ مَنْ أَدْعَى النُّبُوَّةَ لِنَفْسِهِ  
أَوْ جَوَازًا كَتِسَاءِهَا وَالْبُلُوغَ بِصَفَاءِ الْقَلْبِ إِلَى مَرْتَبَتِهَا... اخْ  
وَكَذَالِكَ مَنْ أَدْعَى مِنْهُمْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ وَإِنَّ لَمْ يَدَعِ النُّبُوَّةَ... فَهُؤُلَاءِ كُلُّهُمْ  
كُفَّارٌ مُكَذِّبُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَا إِنَّهُ يَعْلَمُ أَخْبَرَ آنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ لَا يَبْعَدُهُ))

(الشفاء ص ۲۲۶، ۲۲۷)

**ترجمہ:** ”ہمارے نبی ﷺ کی موجودگی میں یا آپ ﷺ کے بعد جو کوئی کسی نبوت کا قائل ہو، یا اس نے خود اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا، یا پھر دل کی صفائی کی بنا پر اپنے کسب کے ذریعہ نبوت کے حصول کے جواز کا قائل ہوا، یا پھر اپنے پروگر کے اترنے کو کہا، اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کیا تو یہ سب قسم کے لوگ نبی ﷺ کے دعویٰ... ”آنا خاتمُ النَّبِيِّينَ...“ کی تکذیب کرنے والے ہوئے اور کافر ٹھہرے۔“

ان دونوں روشن حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیال ہو گئی کہ نبوت کے کسی ہونے کا عقیدہ رکھنا اپنے اندر تکذیب خدا اور رسول کا عصر رکھتا ہے، اور ایسے عقیدہ کار کھنے والا مالکیہ و دیگر علماء کے نزدیک قابل گردان زدنی اور کافر ہے۔

**جواب ⑥** ... اگر نبوت ملنے کے لئے اطاعت و تابع داری شرط ہے تو غلام احمد قادیانی پھر بھی نبی نہیں ہے، کیونکہ اس نے نبی کریم ﷺ کی کامل تابع داری نہیں کی، جیسے: (۱) مرزا نے حج نہیں کیا۔ (۲) مرزا نے بھرت نہیں کی۔ (۳) مرزا نے جہاد بالسیف نہیں کیا، بلکہ الٹا اس کو حرام کہا۔ (۴) مرزا نے کبھی پیٹ پر پتھر نہیں باندھے۔ (۵) ہندوستان کے قبہ خانوں میں زنا ہوتا رہا، مگر مرزا غلام احمد نے کسی زانیہ یا زانی کو سنگار نہیں کرایا۔ (۶) ہندوستان میں چوریاں ہو اکرتی تھیں، مگر مرزا قادیانی نے کسی چور کے ہاتھ نہیں کٹوائے۔

جواب ⑦ ... نیز ”مع“ کا معنی ساتھ کے ہیں۔ جیسے: ”﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾ ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقُوا﴾ ﴿فَمَدْرَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾ ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾“ نیز اگر بُنیٰ کی معیت سے نبی ہو سکتا ہے تو خدا کی معیت سے خدا بھی ہو سکتا ہے؟ العیاذ باللہ!

جواب ⑧ ... یہ دلیل قرآن کریم کی آیت سے ماخوذ ہے، اس لئے مرزا ای اپنے استدلال کی تائید میں کسی مفسر یا مجدد کا قول پیش کریں۔ بغیر اس تائید کے ان کا استدلال مردود اور من گھڑت ہے، اس لئے کہ مرزا نے لکھا ہے:

”جو شخص ان (مجد دین) کا منکر ہے، وہ فاسقوں میں سے ہے۔“

(شهادۃ القرآن ص ۳۸، خزانہ ص ۳۲۲ ج ۶)

جواب ⑨ ... اگر مرزا یوں کے بقول اطاعت سے نبوت وغیرہ درجات حاصل ہوتے ہیں، تو ہمارا یہ سوال ہو گا کہ یہ درجے حقیقی ہیں یا ظلیٰ وبروزی؟ اگر نبوت کا ظلیٰ وبروزی درجہ حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ مرزا یوں کا عقیدہ ہے، تو صدقیق، شہید اور صاحب بھی ظلیٰ وبروزی ہونے چاہئیں، حالانکہ ان کے بارے میں کوئی ظلیٰ وبروزی ہونے کا قائل نہیں، اور اگر صدقیق وغیرہ میں حقیقی درجہ ہے تو پھر نبوت بھی حقیقی ہی مانا چاہئے، حالانکہ تشریعی اور مستقل نبوت کا مانا خود مرزا یوں کو بھی تسلیم نہیں ہے، اس لئے یہ دلیل مرزا یوں کے دعویٰ کے مطابق نہ ہو گی۔

..... ۳ ..... آیت

قادیانیہ کہتے ہیں کہ :

طاائفہ قادیانیہ چونکہ ختم نبوت کا منکر ہے، اس لئے قرآن مجید کی تحریف کرتے ہوئے آیت:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَّةِ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتَلَوَّ أَعْلَمُهُمْ أَيْتَهُ وَوْيَرَ كَيْهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَهَا يَأْلَحُّوْا بِهِمْ﴾ (سورۃ الجمعة: آیۃ ۳۲)

کو بھی ختم نبوت کی لفی کے لئے پیش کر دیا کرتے ہیں طریقی استدلال یہ بیان کرتے ہیں کہ جیسے اُمیّمٰت میں ایک رسول عربی ﷺ مبعوث ہوئے تھے، اسی طرح بعد کے لوگوں میں بھی ایک بُنیٰ قادیان میں پیدا ہو گا۔ معاذ اللہ!

جواب ①... بیضاوی شریف میں ہے:

((وَآخَرِينَ مِنْهُمْ عَطْفٌ عَلَى الْأُمِّينَ أَوِ الْمَنْصُوبُ فِي يُعَلِّمُهُمْ وَهُمُ الَّذِينَ جَاؤُوا بَعْدَ الصَّحَابَةِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُ وَتَعْلِيهَ يَعْمَلُ الْجَمِيعَ))

”آخرین کا عطف اُمیین یا یعلیمہم کی ضمیر پر ہے، اور اس لفظ کے زیادہ کرنے سے آنحضرت ﷺ کی بعثت عامہ کاذکر کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیم و دعوت صحابہ کرام ﷺ اور ان کے بعد قیامت کی صبح تک کے لئے عام ہے۔“

جواب ②... خود آنحضرت ﷺ بھی فرماتے ہیں: ”أَكَانَتِي مَنْ أَذْرَكَ حَيَاً وَمَنْ يُؤْلَدُ بَعْدِي“ صرف موجودین کے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت اور رہیش کے لئے ہادی (ﷺ) بحق ہوں۔

جواب ③... القرآن یفسر بعضہ بعضاً کے تحت دیکھیں تو یہ آیت کریمہ دعائے خلیل کا جواب ہے۔ سیدنا بر احمد علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تکمیل پر دعا فرمائی تھی:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتَلَوَّ عَلَيْهِمْ أَيْتَكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ﴾ (سورۃ البقرۃ: آیۃ ۱۲۹)

زیر بحث آیت میں اس دعا کی اجابت کاذکر ہے کہ دعائے خلیل کے نتیجہ میں وہ رسول معظم ان امیوں میں مبعوث ہوئے۔ لیکن صرف انہیں کے لئے نہیں بلکہ جمیع انسانیت کے لئے، جو موجود ہوں ان کے لئے بھی اور جو ابھی موجود نہیں لیکن آئیں گے قیامت تک، سبھی کے لئے آپ ﷺ ہادی بحق ہیں۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”يَا أَيُّهُمَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ بِحِكْمَةٍ (الاعراف: ۱۵۸)“ یا آپ ﷺ کا فرمانا: ”أَرْسَلْتُ إِلَيْكُمْ كَافَةً“ لہذا مرزا قادیانی دجال قادیان اور اس کے چیلوں کا اس کو حضور ﷺ کی دو بعثتیں قرار دینا یا نئے رسول کے مبعوث ہونے کی دلیل بنانا سردار دجالیت ہے۔ پس آیت کریمہ کی رو سے مبعوث واحد ہے اور مبعوث ”إِلَيْهِمْ“ وجود غائب سب کے لئے بعثت عامہ ہے۔

جواب ④... رسول ﷺ پر عطف کرنا صحیح نہیں ہو سکتا، کیونکہ جو قید معطوف علیہ میں مقدم ہوتی ہے، اس کی رعایت معطوف میں بھی ضروری ہے۔ چونکہ رسول ﷺ معطوف علیہ ہے، فی الْأُمِّينَ مقدم

ہے، اس لئے فِي الْأُمَّيْنَ کی رعایت وَآخِرِيْنَ مِنْهُمْ میں بھی کرنی پڑے گی، پھر اس وقت یہ معنی ہوں گے کہ أُمَّيْنَ میں اور رسول بھی آئیں گے، کیونکہ أُمَّيْنَ سے مراد عرب ہیں، جیسا کہ صاحب بیضاوی نے لکھا ہے: ”فِي الْأُمَّيْنَ آتَى فِي الْعَرَبِ إِلَّا كُثُرُهُمْ لَا يَكُنُّتُبُونَ وَلَا يَقْرُؤُنَ“، اور لفظ مِنْهُمْ کا بھی یہی تقاضا ہے، جب کہ مرزا عرب نہیں تو مرزا یوں کے لئے سوائے دجل و کذب میں اضافہ کے استدلال باطل سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔

**جواب ۵** ... قرآن مجید کی اس آیت میں بعث کالفظ ماضی کے معنی میں استعمال ہوا ہے، اگر رَسُولًا پر عطف کریں تو پھر بعث مضارع کے معنوں میں لینا پڑے گا، ایک ہی وقت میں ماضی اور مضارع دونوں کا ارادہ کرنا ممتنع ہے۔

**جواب ۶** ... اب آئیے دیکھئے کہ مفسرین حضرات (جو قادیانی دجال سے قبل کے زمانہ کے ہیں) اس آیت کی تفسیر میں کیا ارشاد فرماتے ہیں:

((قَالَ الْمُفَسِّرُ وَنَّ هُمُ الْأَعَابِمُ يَعْنُونَ بِهِمْ غَيْرُ الْعَرَبِ أَعْلَى طَائِفَةٍ كَانَتْ قَالَهُ إِبْرَيْنَ عَبَّاسٌ وَجَمَاعَةٌ وَقَالَ مَقَاتِلٌ يَعْنِي الْتَّابِعِينَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوا بِإِلَيْهِمْ وَفِي الْجُمْلَةِ مَعْنَى جَمِيعِ الْأَقْوَالِ فِيهِ كُلُّ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَالْمُرَادُ بِالْأُمَّيْنِ الْعَرَبِ وَبِالْأَخِرِيْنَ سَوَاهُمْ مِنَ الْأُمَّمِ)) (تفسیر کبیر ص ۲۰ جز ۲۰ مطبع مصر)

**ترجمہ:** ”(یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ عرب و عجم کے لئے معلم و مرتبی ہیں) مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے مراد عجمی ہیں، عرب کے مساوی کوئی طبقہ ہو، یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ”مقاتل“ کہتے ہیں کہ تابعین مراد ہیں۔ سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ أُمَّيْنَ سے عرب مراد ہیں، اور آخرین سے سوائے عرب کے سب تو میں، جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے وہ سب مراد ہیں۔“

((وَهُمُ الَّذِيْنَ جَاءُوا بَعْدَ الصَّحَابَةِ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ)) (تفسیر ابو سعد ج ۲ جز ۱ ص ۲۷)

**ترجمہ:** ”آخرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد قیامت تک آئیں گے (ان سب کے لئے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ ہی نبی ہیں)۔“

((هُمُ الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) (کشاف ص ۵۳۰ ج ۲)

جواب ⑦ ... بخاری شریف ص ۲۷ ج ۲، مسلم شریف ص ۳۱۲ ج ۲، ترمذی شریف ص ۲۳۲ ج ۲، مشکوٰۃ

شریف ص ۵۷۶ پر ہے:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَتْ سُورَةً الْجُمُعَةَ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلَمْ يُرَا جَعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْكَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ النَّبِيِّ لَنَّا لَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هُؤُلَاءِ))

**ترجمہ:** ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ و آخرین مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی فرمائی۔ حتیٰ کہ تیرسی بار رسول عرض کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں بیٹھے ہوئے سلمان فارسی رضی عنہ پر ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا: اگر یہاں ثریا پر ہوتا تو یہ لوگ (اہل فارس) اس کو پالیتے۔“ رجال یار جل کے لفظ میں روایی کوشک ہے، مگر اگلی روایت میں رجال کو متعین کر دیا۔

یعنی عجم یا فارس کی ایک جماعت کثیرہ جو ایمان کو تقویت دے گی اور امور ایمانیہ میں اعلیٰ مرتبہ پر ہو گی۔ عجم و فارس میں بڑے بڑے محدثین، علماء، مشائخ، فقهاء، مفسرین، مقدماء، مجددین و صوفیاء، اسلام کے لئے باعث تقویت بنے۔ آخرین مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ سے وہ مراد ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے لے کر امام ابو حنیفہ عاشقیہ تک سمجھی اسی رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے دراقدس کے محتاج ہیں۔ حاضروغائب، امین و آخرین سب ہی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کادر اقدس ماؤی ہے۔ آئے جس کا جی چاہے! اس حدیث نے متعین کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عامہ و تامہ و کافہ ہے موجود و غائب، عرب و عجم سب ہی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم معلم و مزکی ہیں۔ اب فرمائیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ کا ذکر مبارک ہے یا کسی اور نئے نبی کے آنے کی بشارت؟ ایسا خیال کرنا باطل و بے دلیل دعویٰ ہے۔

..... آیت ۲ .....

﴿وَيَا لَاخِرَةً هُمْ يُوْقِنُونَ﴾ (سورۃ البقرۃ: آیۃ ۳)

قادیانی اجرائے نبوت کی دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں کہ: ”وَيَا لَاخِرَةً هُمْ يُوْقِنُونَ“ (یعنی وہ پچھلی وجی پر ایمان لاتے ہیں)

جواب ① ... اس جگہ آخرت سے مراد قیامت ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ صراحتاً فرمایا گیا: ”وَإِنَّ الدَّارَ الْأُخْرَةَ لَهُيَ الْحَيَاةُ“ (العنکبوت: ۲۲)، ”آخری زندگی ہی اصل زندگی ہے۔“ حسیر الدُّنْيَا وَالْأُخْرَةِ (الحج: ۱۱)، ”دنیا و آخرت میں خائب و خاسر۔“ وَلَا جُرُوا لِأُخْرَةٍ أَكْبَرُ مَلَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (النحل: ۲۱)، ”الحاصل! قرآن مجید میں لفظ آخرت پچاس سے زائد مرتبہ استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ مراد جزا اور سزا کا دان ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تفسیر ابن جریر ص ۱۰۶ جلد اول منتشر جلد اول ص ۷ پر منقول ہے: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَيَا لَاخِرَةً) أَنَّهُ يَالْبَعْثِ وَالْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ، غرضِ جہاں کہیں قرآن مجید میں آخرت کا لفظ آیا ہے، اس سے قیامت کا دن مراد ہے، نہ کہ پچھلی وجی۔

جواب ② ... سزا قادیانی کہتا ہے:

”طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمال پر جو کچھ اتارا گیا ہے ایمان لائے...“ وَ يَا لَاخِرَةً هُمْ يُوْقِنُونَ، اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی، یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا اور سزا مانتا ہو۔“ (کالم نمبر ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء۔ دیکھو: خنزیرۃ العرفان ص ۸۷ ج ۲، از مرزا قادیانی) اسی طرح دیکھو: الحکم نمبر ۲ ج ۱۰، ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۵ کالم نمبر ۳، ۲۔ اس میں مرزا قادیانی نے: ”وَيَا لَاخِرَةً هُمْ يُوْقِنُونَ“ کاترجمہ: ”اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں“ کیا ہے۔ اور پھر لکھتا ہے: ”قیامت پر یقین رکھتا ہوں۔“

تفسیر از حکیم نور الدین خلیفہ قادیانی: ”اور آخرت کی گھڑی پر یقین کرتے ہیں۔“

(ضمیمه بدرج ۸ نمبر ۱۵، ص ۳، مؤرخہ ۳ فروری ۱۹۰۹ء)

لہذا مرزا نیوں کا: ”وَبِالْأُخْرَةِ هُمْ يُوْقِنُونَ“ کا معنی آخری وحی کرنا جہاں تحریف و زندقة ہے، وہاں قادیانی اکابر کی تصریحات کے بھی خلاف ہے۔

جواب ③ ... قادیانی علم و معرفت سے معمری ہوتے ہیں، کیونکہ خود مرزا قادیانی بھی محض جاہل تھا۔ اسے بھی تذکیر و تانیث واحد جمع کی کوئی تمیز نہ تھی۔ ایسے ہی یہاں بھی ہے کہ الآخرۃ تو مؤمنت ہے جبکہ لفظ و حجیٰ مذکور ہے۔ اس کی صفت مؤمنت کیسے ہو گی؟ دیکھئے! قرآن مجید میں ہے: ”وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهُيَ الْحَيَاةُ“ دیکھئے دارُ الآخرۃِ مؤمنت واقع ہوا ہے، اس لئے ”لَهُيَ“ کی مؤمنت ضمیر آئی ہے اور لفظ وحی کے لئے مذکور کا صبغہ استعمال ہونا چاہئے، تو پھر کوئی سر پھراہی الآخرۃ کو آخری وحی قرار دے سکتا ہے۔

### ..... آیت ۵ .....

﴿وَجَعَلْنَا فِي ذِرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ﴾

(سورۃ العنكبوت: آیۃ ۲۷)

قادیانیوں کے تہذیب کے:

”وَجَعَلْنَا فِي ذِرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ“ یعنی ہم نے اس (ابر اہیم علیہ السلام) کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب تک حضرت ابراہیم کی اولاد ہے، اس وقت تک نبوت جاری ہے۔

جواب ① ... اگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت جاری ہے تو کتاب کا نزول بھی جاری معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بات قادیانیوں کے نزدیک باطل ہے۔ جو دلیل کتاب کے جاری ہونے سے مانع ہے، وہی اجرائے نبوت سے مانع ہے۔

جواب ② ... وَجَعَلْنَا کافاً علی باری تعالیٰ ہیں، تو گویا نبوت وہی ہوئی۔ حالانکہ قادیانی وہی کی وجایے کسی یعنی اطاعت والی کو جاری مانتے ہیں۔ تو گویا کئی لحاظ سے یہ قادیانی اعتراض خود قادیانی عقائد و متدلات کے خلاف ہے۔

## احادیث پر قادیانی اعتراضات کے جوابات

..... حدیث ① .....

((وَلَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا))

(ابن ماجہ، باب ماجاء فی الصلة علی ابن رسول اللہ وذکر وفاته، ص ۱۰۸)

اس سے قادیانی اسند لال کرتے ہیں کہ اگر حضور ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی بنتے۔  
بوچہ وفات کے حضرت ابراہیم بن نہیں بن سکے، ورنہ نبی بنے کا امکان تو تھا۔

**جواب ①** ... یہ روایت جس کو قادیانی اپنے اسند لال میں پیش کرتے ہیں، سمن ابن ماجہ باب ماجاء فی الصلة علی  
ابن رسول اللہ ﷺ اور ذکر وفاتہ میں ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ أَسَّسَهُ لَهَا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَلَوْ عَاشَ  
لَعْتِيقَتْ أَخْوَالَهُ الْقِبْطُ وَمَا أُسْتَرِقَ قِبْطِيًّا))

**ترجمہ:** ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کے صاحبزادے  
ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کہ اس کے لئے دودھ  
پلانے والی جنت میں (مقرر کردی گئی) ہے اور اگر ابراہیم زندہ رہتے تو یقیناً ہوتے اور اگر  
وہ زندہ رہتے تو اس کے قبیلی ماموں آزاد کر دیے جاتے اور کوئی قبیلی قیدی نہ ہوتا۔“

①... اس روایت کی صحت پر شاہ عبدالغنی مجددی عزیزی نے انجام الحاجہ علی ابن ماجہ میں کلام کیا ہے:  
”وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِي صِحَّةِ هَذَا الْحَدِيثِ كَمَا ذَكَرَ السَّيِّدُ جَمَالُ  
الدِّينُ الْمُحَدِّثُ فِي رَوْضَةِ الْأَحْبَابِ“ (انجاح ص ۱۰۸)

**ترجمہ:** ”اس حدیث کی صحت میں بعض (مدحیین) نے کلام کیا ہے، جیسا کہ روضہ احباب  
میں سید جمال الدین محدث نے ذکر کیا ہے۔“

②... موضوعات کبیر کے ص ۵۸ پر ہے:  
”قَالَ النَّوْوَوْيُّ فِي تَهْذِيْبِهِ هَذَا الْحَدِيثُ باطِلٌ وَجَسَارَةٌ عَلَى الْكَلَامِ الْمَغْيِيْبَاتِ  
وَمُجَازَاتَهُ وَهُجُومُهُ عَلَى عَظِيْمٍ“

**ترجمہ:** ”امام نووی عزیزی نے تہذیب الاسماء واللغات میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے،  
غیب کی باتوں پر جسارت ہے، بڑی بے تکی بات ہے۔“

۳... مدارج النبوة ص ۲۶۷ ج ۲ ج ۲۶۷ ہیں، شیخ عبد الحق دہلوی عَلِیِّ الشَّیْبَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحت کو نہیں پہنچتی، اس کا کوئی اعتبار نہیں، اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان ہے جو ضعیف ہے۔

۴... ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کے بارے میں محدثین کی آراء یہ ہیں:

\* حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام حیی، حضرت امام داود عَلِیِّ الشَّیْبَیْہ کے نزدیک ثقہ نہیں ہے۔

\* حضرت امام ترمذی عَلِیِّ الشَّیْبَیْہ : ”منکر الحدیث ہے۔“

\* حضرت امام نسائی عَلِیِّ الشَّیْبَیْہ : ”متروک الحدیث ہے۔“

\* حضرت امام جوزجانی عَلِیِّ الشَّیْبَیْہ : ”اس کا اعتبار نہیں۔“

\* حضرت امام ابوحاتم عَلِیِّ الشَّیْبَیْہ: ”ضعیف الحدیث ہے۔ اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اس نے حکم سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔“

(تہذیب التہذیب ص ۹۵ ج ۱)

یاد رہے کہ زیر بحث روایت بھی ابوشیبہ نے حکم سے روایت کی ہے۔ ایسا راوی جس کے متعلق آپ اکابر امت کی آراء ملاحظہ فرمائے گئے ہیں، اس کی ایسی ضعیف روایت کو لے کر قادریانی اپنا باطل عقیدہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ عقیدہ کے اثبات کے لئے خبر واحد (اگرچہ صحیح بھی کیوں نہ ہو) معتبر نہیں ہوتی، چنانکہ کہ عقائد میں ایک ضعیف روایت کا سہارا لیا جائے۔ یہ تو بالکل ”ڈوبتے کوئنکے کا سہارا“ والی بات ہو گی۔

جواب ۲... اور پھر قادریانی دینانت کے دیوالیہ پن کا اندازہ فرمائیں کہ اسی متذکرہ روایت سے قبل حضرت ابن ابی اوفر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ جو صحیح ہے، اس لئے کہ امام بخاری عَلِیِّ الشَّیْبَیْہ نے بھی اپنی صحیح بخاری میں اسے نقل فرمایا ہے۔ جو قادریانیوں کے اجراء نبوت کے نظریہ کو نجخ و بن سے الکھیر دیتی ہے۔

اے کاش! قادریانی اس ضعیف روایت سے قبل والی صحیح روایت کو پڑھ لیتے، جو یہ ہے:

((قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَبْنَى أَبْنَى أَوْ فِي رَأْيِهِ رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا لَعَاشَ إِبْرَاهِيمُ وَلَكِنَّ لَا نَبِيًّا بَعْدَهُ))

(ابن ماجہ، باب ماجاء فی الصلوة علی ابن رسول اللہ و ذکر وفاتہ، ص ۱۰۸)

**ترجمہ:** ”اسا علیل راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ ابن ابی او فی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بیٹے ابراہیم کو آپ نے دیکھا تھا؟ عبد اللہ ابن ابی او فی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ (ابراہیم) چھوٹی عمر میں انتقال فرمائے اور اگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کسی کو نبی بننا ہوتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بیٹے ابراہیم زندہ رہتے، لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“ یہ وہ روایت ہے جسے اس باب میں ابن ماجہ سب سے پہلے لائے ہیں، یہ صحیح ہے، اس لئے کہ حضرت امام بخاری عَلَیْہِ السَّلَامُ نے بھی اپنی صحیح کے باب ”من سمی باسماء الانبیاء“ میں اسے مکمل نقل فرمایا۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۱۲)

اب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ صحیح روایت جسے ابن ماجہ مذکور ہے باب میں سب سے پہلے لائے اور جس کو امام بخاری عَلَیْہِ السَّلَامُ نے بھی اپنی صحیح بخاری میں روایت کیا ہے، اور مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”شهادت القرآن“ ص ۳۲، خزانہ ص ۳۲۷ ج ۶ پر ”بخاری شریف“ کو صحیح الکتب بعد کتاب اللہ“ تسلیم کیا ہے، اگر مرزا بیوی میں دیانت نام کی کوئی چیز ہوتی تو اس صحیح بخاری کی روایت کے مقابلہ میں ایک ضعیف اور منکر الحدیث کی روایت کو نہ لیتے۔ مگر مرزا اُنی اور دیانت یہ دو مقتضاد چیز یں ہیں۔

لیجئے! ایک اور روایت انہیں حضرت عبد اللہ بن ابی او فی رضی اللہ عنہ سے (مسند احمد ج ۲ ص ۳۵۳)

منقول ہے، ملاحظہ فرمائیے:

((حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ خَالِدٌ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ أَبِي أُوْفِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَوْ كَانَ بَعْدَ  
الَّتِي سَمِعَتْ بِهِ مَامَاتَ إِبْرَاهِيمَ (ابن ابی او فی رضی اللہ عنہ))

”ابن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی او فی رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ حضرت رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بیٹے ابراہیم کی عمر بوقت وفات کیا تھی؟ آپ نے فرمایا: ”قَدْ مَلَأَ الْمَهْدَ وَلَوْ بَقَى لَكَانَ نَبِيًّاً وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ لَيَبْقَى لَا نَبِيًّا كُمْ آخرُ الْأَنْبِيَاءِ“، وہ پنگھوڑے کو بھردیتے تھے (یعنی بچپن میں ان کا انتقال ہوا، لیکن وہ اتنے بڑے تھے کہ پنگھوڑا بھرا ہوا نظر آتا تھا)، اگر وہ باقی رہتے تو نبی ہوتے۔ لیکن اس لئے باقی نہ رہے کہ تمہارے نبی آخری نبی ہیں۔ (تلخیص التاریخ الکبیر لابن عساکر ص ۲۹۲ ج ۱، فتح الباری ج ۱ ص ۲۷۷ باب سی باسماء الانبیاء)

اب ان صحیح روایات جو بخاری شریف، مسند احمد اور ابن ماجہ میں موجود ہیں، ان کے

ہوتے ہوئے ایک ضعیف روایت کو، جس کا جھوٹا اور مردود ہونا یوں بھی ظاہر ہے کہ یہ قرآن کی نصوص صریحہ اور صدھا احادیث نبویہ کے خلاف ہے، صرف وہی لوگ اپنے عقیدے کے لئے پیش کر سکتے ہیں، جن کے متعلق حکم خداوندی ہے: ”خَتَّمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ طَوْ عَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةً“ (سورۃ البقرۃ: آیۃ ۷)

جواب ③... اس میں حرف ”لَوْ“ قابل توجہ ہے، اس لئے کہ جیسے: ”لَوْ كَانَ فِيهِمَا إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا“۔ ”لَوْ“ عربی میں معال کے لئے بھی آجاتا ہے، اس روایت میں بھی تعلیم بالحال ہے۔ اس سے اثبات عقیدہ کے لئے استدلال کرنا قادری علم کلام کا ہی کارنامہ ہو سکتا ہے۔

## ..... حدیث ..... ②

((قُولُوا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُولُوا الْأَنْبَيَّ بَعْدَهُ))

قادیانیہ کرتے ہیں کہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”قُولُوا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُولُوا الْأَنْبَيَّ بَعْدَهُ“ (تمامہ مجمع البخاری ج ۵ ص ۲۰۳۵) اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک نبوت جاری تھی۔

جواب ①... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف اس قول کی نسبت صریحًا بے حد زیادتی ہے۔ دنیا کی کسی کتاب میں اس کی سند متصل نہ کو رہیں۔ ایک منقطع السنہ قول سے نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ کے خلاف استدلال کرنا سراپا دجل و فریب ہے اور وہ سند جو منقطع ہے:

”حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُرَيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ قُولُوا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ وَلَا تَقُولُوا الْأَنْبَيَّ بَعْدَهُ“

(مصنف ابن ابی شیبہ: حدیث: ۲۱۸۶، ج ۶ ص ۲۵۹، مکتبہ امدادیہ)

یہ روایت منقطع ہے اور اس کے منقطع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جریر بن حازم کا اسماع حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں، اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال سن ۵۸ھ میں ہوا اور حضرت جریر بن حازم کی ولادت سن ۸۵ھ میں ہوئی، جس کا ذکر انہوں نے خود کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا وصال ۹۰ھ میں ہوا اور میں اس وقت ۵ سال کا تھا (تہذیب الکمال ج ۲ ص ۲۳۱)

اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ مصنف ابن ابی شیبہ کی اس مذکورہ روایت کے علاوہ جہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جریر بن حازم نے کوئی روایت لی ہے وہ واسطے کے ساتھ ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری میں بافضل مکتہ کے تحت ایک حدیث لائے

ہیں جس میں حضرت جریر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان دور اوپوں یزید بن رومان اور عروہ کا واسطہ ہے اور امام مسلم عرضیہ نے بھی اپنی ایک روایت کی سند میں حضرت جریر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان دور اوپوں حرمۃ المصری اور عبد الرحمن بن شمسۃ کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

**جواب ۲** ... رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي“، اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول: ”وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ“ یہ سچا اس فرمان نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے مخالف ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب قول صحابی اور قول نبوی میں تعارض ہو جائے تو حدیث نبوی کو ترجیح ہوگی۔ مزید یہ کہ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ حدیث شریف متعدد صحیح سندوں سے مذکور ہے۔

**جواب ۳** ... خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

”لَمْ يَرَقْ مِنَ النُّبُوُّةِ بَعْدَهُ شَيْءٌ إِلَّا مُبَشِّرَاتٌ“ (کنز العمال ص ۲۷۳ ح ۱۵ حدیث ۳۸۲۳)

ترجمہ: نبوت ختم ہوئی، صرف مبشرات (رویائے صالح) باقی رہ گئے ہیں۔

اس واضح فرمان کے بعد اس قول کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔

**جواب ۴** ... قادیانی دجل ملاحظہ ہو کہ وہ اس قول کو جو مجمع البخاری میں بغیر سند کے نقل کیا گیا ہے، استدلال کرتے وقت بھی ادھورا قول نقل کرتے ہیں۔ اس میں ہے: ”هَذَا نَاضِرٌ إِلَى نُزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ“ (تمسہ مجمع البخار ص ۵۰۲ ح ۵)

اگر ان کا یا مغیرہ رضی اللہ عنہ کا جو قول: ”إِذَا قُلْتَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاٰ حَسْبُكَ“، غیرہ جیسے الفاظ آئے ہیں، ان سب کا مقصد یہی ہے کہ ان کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ تھا۔ یہ نہ کہو کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے بعد نبی کوئی نہیں (آئے گا)، اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ یہ کہو کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ خاتم النبیین ہیں، یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی شخص نبی بنایا نہیں جائے گا۔ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ سے پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں۔

**جواب ۵** ... اس قول ”لَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ“ میں ”بَعْدَهُ“، خبر کے مقام پر آیا ہے، اس لئے اس کا معنی یہ ہو گا: ”لَا نَبِيَّ مَبْتُوقُ بَعْدَهُ“، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔

مرفات حاشیہ مشکوٰۃ شریف میں یہی ترجمہ مراد لیا گیا ہے، جو صحیح ہے۔

دوسرा معنی... ”لَا نَبِيَّ خَارِجٌ بَعْدَهُ“، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے بعد کسی نبی کا ظہور نہیں ہو گا۔ یہ غلط

ہے، اس لئے کہ حضرت عیسیٰ نزول فرمائیں گے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان معنوں سے : ”لَا تَقُولُوا لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ“ کی ممانعت فرمائی ہے، جو سو فصد ہمارے عقیدہ کے مطابق ہے۔ تیسرا معنی... ”لَا نَبِيٌّ حَتَّىٰ بَعْدَهُ“ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی زندہ نہیں۔ ان معنوں کو سامنے رکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے : ”لَا تَقُولُوا لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ“ فرمایا۔ اس لئے کہ خود ان سے حضرت عیسیٰ نزول کے نزول کی روایات منقول ہیں۔

**قادیانی سوال:** اگر اس قول عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سند نہیں تو کیا ہوا؟ تعلیقات بخاری کی بھی سند نہیں۔ **جواب** ... یہی قادیانی دجل ہے، ورنہ فتح الباری کے مصنف علامہ ابن حجر عسکری نے الگ ایک مستقل کتاب تالیف کی ہے، جس کا نام تعلیق التعلیق ہے، اس میں تعلیقات صحیح بخاری کو موصول کیا ہے۔

..... حدیث (۳) .....

((مسجدِ حنیفی آخر المساجد))

قادیانی کہتے ہیں کہ :

حضور ﷺ نے فرمایا: ”مَسْجِدٌ حِنْفِيٌ آخرُ الْمَسَاجِدِ“ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کی مسجد کے بعد دنیا میں ہر روز مسجدیں بن رہی ہیں، تو نبی بھی بن سکتے ہیں۔

**جواب (۱)** ... یہ اشکال بھی قادیانی دجل کا شاہکار ہے۔ اس لئے کہ جہاں ”مَسْجِدٌ حِنْفِيٌ آخرُ الْمَسَاجِدِ“ کے الفاظ احادیث میں آئے ہیں، وہاں روایات میں ”آخر مساجد الانبیاء“ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام ﷺ کی سنت مبارک یہ تھی کہ وہ اللہ رب العزت کا گھر (مسجد) بناتے تھے۔ تو انبیاء کرام ﷺ کی مساجد میں سے آخری مسجد، مسجد نبوی ہے۔ یہ تم نبوت کی دلیل ہوئی نہ کہ اجرائے نبوت کی۔

التر غیب والترہیب ج ۲ ص ۱۷۳ حدیث ۱۷۱ میں خاتم مساجد الانبیاء کے الفاظ صراحةً سے موجود ہیں۔ نیز (کنز العمال ص ۲۷۰ ج ۱۲ حدیث ۳۸۹۹۹) باب فضل الحرمین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ رضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّا أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدٌ حِنْفِيٌ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ))

..... حدیث ② .....

((إِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ))

قادیانیہ کے تیر کہ :

حضور ﷺ نے اپنے بچا حضرت عباس رضی عنہ سے فرمایا:

”اَطْمَئِنْ يَا اَعْمَدْ (عباس رضی عنہ)! فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهِجْرَةِ كَمَا آتَاكَ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ فِي النُّبُوَّةِ“ (کنز العمال ص ۲۹۹ ج ۱۲ حدیث ۳۳۳۸۷)

گر حضرت عباس رضی عنہ کے بعد بھرت جاری ہے تو حضور ﷺ کے بعد نبوت بھی جاری ہے۔

جواب ① ... قادیانی اس روایت میں بھی دجل سے کام لیتے ہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عباس رضی عنہ مکہ مکرمہ سے بھرت کر کے مدینہ طیبہ کے سفر پر روانہ ہو گئے تھے۔ مکہ مکرمہ سے چند کوس باہر تشریف لے گئے تو راستہ میں مدینہ طیبہ سے آنحضرت ﷺ دس ہزار قدسیوں کا شکر لے کر مکہ مکرمہ فتح کرنے کے لئے تشریف لے آئے۔ راستہ میں ملاقات ہوئی تو حضرت عباس رضی عنہ کو افسوس ہوا کہ میں بھرت کی سعادت سے محروم رہا۔ حضور ﷺ نے حضرت عباس رضی عنہ کو تسلی و حصول ثواب کی بشارت دیتے ہوئے یہ فرمایا۔ اس لئے واقعتاً مکہ مکرمہ سے بھرت کرنے والے آخری مہاجر حضرت عباس رضی عنہ تھے۔ اس لئے کہ بھرت دار الکفر سے دارالاسلام کی طرف کی جاتی ہے، مکہ مکرمہ رحمتِ دو عالم ﷺ کے ہاتھوں ایسے فتح ہو جو قیامت کی صبح تک دارالاسلام رہے گا۔ تو مکہ مکرمہ سے آخری مہاجر واقعی حضرت عباس رضی عنہ ہوئے۔ آپ ﷺ کافر مانا: ”اے بچا! تم خاتم المهاجرین ہو“ تمہارے بعد جو بھی مکہ مکرمہ چھوڑ کر آئے گا، اسے مہاجر کا لقب نہیں ملے گا۔

اس لئے امام بخاری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفُتْحِ“ (بخاری ص ۴۳۳ ج ۱) حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”هَا جَرَّ قَبْلَ الْفُتْحِ بِقَلِيلٍ وَشَهِدَ الْفُتْحَ“ (الاصابہ ص ۲۷۱ ج ۲ طبع بیروت)

ترجمہ: حضرت عباس رضی عنہ نے فتح مکہ سے قدرے پیشتر بھرت کی اور آپ فتح مکہ میں حاضر تھے۔“

..... حدیث ⑤ .....

((ابو بکر خیز النّاس))

قادیانیہ کہتے ہیں کہ :

”ابو بکر خیز النّاس إلّا آن يَكُونَ نَبِيًّا“ ابو بکر تمام لوگوں سے افضل ہیں، مگر یہ کہ کوئی نبی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبوت جاری ہے۔

جواب ① ... یہ روایت کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۳۳ حدیث ۳۲۵۸۷ کی ہے۔ اس کے آگے ہی لکھا ہے: ”هَذَا الْحَدِيثُ أَحَدُ مَا أُنْكِرَ“ یہ روایت ان میں سے ایک ہے جس پر انکار کیا گیا ہے۔ ایسی منکر روایت سے عقیدہ کے لئے استدلال کرنا قادری دجل کاشاہ کار ہے۔

جواب ② ... کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۳۶ حدیث ۳۲۵۶۳ پر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”مَا صَحُبُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَجْمَعِينَ وَلَا صَاحِبُ يُسْنَ أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ“

”رحمتِ دو عالم ملائیق سیست تمام نبیاء و رسول کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔“

حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کنز العمال میں ج ۱۱ ص ۵۶۰ حدیث ۳۲۶۲۵ پر روایت کے الفاظ ہیں:

((ابو بکر و عمر خیز الاولین و خیز الاخیرین و خیز اہل السیواۃ و خیز اہل الارضین إلّا النبیین و المُرْسَلِین))

ترجمہ: ”زمینوں و آسمانوں کے تمام اولین و آخرین میں سوائے انبیاء و مسلمین کے باقی سب سے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔“

ان روایات کو سامنے رکھیں تو مطلب واضح ہے کہ انبیاء کرام علیهم السلام کے علاوہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ باقی سب سے افضل ہیں۔



# لاہوری، قادیانی گروپوں کا اختلاف اور حکم

سوال... ⑧

لاہوری اور قادیانی مرزا یوں میں کیا فرق ہے؟ جب لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ہی نہیں مانتے تو ان کی وجہ تکفیر کیا ہے؟ دونوں فرقوں کے درمیان اختلافات کا جائزہ پیش کریں؟

جواب... ⑧

مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے دو گروپ ہیں: (۱) لاہوری (۲) قادیانی۔ تمام قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی اور نور الدین کے زمانہ تک ایک تھے۔ مارچ ۱۹۱۳ء میں نور الدین کے آنحضرتی ہونے پر لاہوری گروپ کے چیف گر و محمد علی ایم اے اور اس کے حواریوں کا خیال تھا کہ نور الدین کی جگہ محمد علی کو قادیانی جماعت کی زمام اقتدار سونپ دی جائے گی، مگر مرزا قادیانی کے خاندان کے افراد اور مریدوں نے نو عمر مرزا محمود کو مرزا قادیانی کی نام نہاد خلافت کی گدی پر بٹھا دیا۔ محمد علی لاہوری اپنے حواریوں سمیت اپنا سامنہ لے کر لاہور آگئے۔ تب سے مرزا قادیانی کی جماعت کے دو گروپ بن گئے: لاہوری و قادیانی۔

دنیا جانتی ہے کہ یہ لڑائی صرف اور صرف اقتدار کی لڑائی تھی، عقايد کا اختلاف نہ تھا۔ اس لئے کہ لاہوری گروپ مرزا قادیانی اور نور الدین کے زمانہ تک عقايد میں نہ صرف قادیانی گروپ کا ہمنوا تھا بلکہ اب بھی یہ لاہوری گروپ مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا سمجھتا ہے، امام، مامور من اللہ، مجدد، مہدی، مسیح، ظلیٰ و بر وزی نبی وغیرہ۔ مرزا کے تمام کفر یہ دعاوی کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہے، مرزا قادیانی کے عقايد کی ترویج اور توسعی اس کی کتب کی اشاعت کرتا ہے۔ قادیانیوں نے لاہوریوں کے متعلق یہ پروپیگنڈا کیا کہ یہ اقتدار نہ ملنے کے باعث علیحدہ ہوئے ہیں تو لاہوریوں نے اپنے دفاع کے لئے اقتدار کی لڑائی کو عقايد کے اختلاف کا چولا پہنادیا۔ لاہوریوں نے کہا کہ ہمیں قادیانیوں سے تین مسائل میں اختلاف ہے:

① ...قادیانی گروپ مرزا کے نہ ماننے والوں کو کافر کہتا ہے۔ ہم ان کو کافرنہیں کہتے۔

② ...قادیانی گروپ مرزا قادیانی کو قرآنی آیت: ”مُبَشِّرًا بِرُسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي أَسْمَهُ أَحْمَدُ“ کا مصدق اقتدار دیتا ہے۔ ہم اس آیت کا مرزا قادیانی کو مصدق اقتدار نہیں سمجھتے۔

③ ...قادیانی گروپ مرزا کو حقیقی نبی قرار دیتا ہے۔ ہم اسے حقیقی نبی قرار نہیں دیتے۔

اس پر ان کے درمیان مناظرے ہوئے، ”مباحثہ راولپنڈی“ نامی کتاب میں دونوں کے تحریری مناظروں کی روئیداد شائع شدہ ہے، فرقین نے مرزا قادیانی کی کتب کےحوالہ جات دیئے ہیں۔ یہ خود مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے کہ مرزا قادیانی کے دعاویٰ ایسے شیطان کی آنت کی طرح الجھے ہوئے ہیں کہ مرزا کے ماننے والے خوفیصلہ نہیں کر پائے کہ مرزا قادیانی کے کیا دعاویٰ تھے؟ لیکن یہ اقتدار کی رسکشی، اور نفس پرستی ہے۔ جب دو گروپ بن گئے، ایک گروپ کا چیف مرزا محمود، دوسرے گروپ کا چیف محمد علی لاہوری قرار پایا، تو مرزا محمود نوجوان تھا، اس نے وہ بے اعتماد الیاں کیں کہ مرزا قادیانی کے بعض پکے مرید کانوں کو ہاتھ لگانے لگے۔ مرزا محمود کی جنسی بے راہ روی اور رنگینیاں اور سنگینیاں اس داستان نے قادیان سے لاہور تک کا سفر کیا تو لاہوری گروپ نے تاریخ محمودیت، ربوہ کا پوپ، ربوہ کا نہ ہبی امر، کمالات محمودیہ ایسی دسیوں کتابیں لکھ کر مرزا محمود کی بد کردار یوں کوالم نشرح کیا۔ مرزا محمود نے جواب آں غزل کے طور پر لاہور یوں کو وہ بے نقط سنا کیں کہ الامان وال الحفیظ! ذیل میں حوالے ملاحظہ ہوں:

(اخبار پیغام صلح لاہور مؤرخہ ۱۱ / مارچ ۱۹۳۵ء)

”فاروق“ جناب خلیفہ قادیان کے ایک خاص مرید کا اخبار ہے۔ جناب خلیفہ صاحب! کئی مرتبہ اس کی خدمات کے پیش نظر اس کی توسعی اشاعت کی تحریک فرمائچے ہیں۔ سو قیانہ تحریریں شائع کرنے اور گالیاں دینے کے لحاظ سے اس اخبار کو قادیانی پریس میں بہت اونچا درجہ حاصل ہے۔ جماعت لاہور اور اس کے اکابر کو گالیاں دینا اس اخبار کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ اس کی ۲۸ / فروری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ہمارے خلاف چند مضامین شائع ہوئے ہیں، ان میں بے شمار گالیاں دی گئی ہیں، جن میں سے چند بطور نمونہ درج ذیل کی جاتی ہیں:

- (۱) لاہوری اصحاب الفلیل۔ (۲) اہل پیغام کی یہودیانہ قلبازیاں۔ (۳) ظلمت کے فرزند اور زہریلے سانپ۔ (۴) لاہوری اصحاب الاخودود۔ (۵) خباثت اور شرارت اور رزالت کا مظاہرہ۔ (۶) دشمنان سلسلہ کی بھڑکی ہوئی آگ میں یہ پیغامی لاہوری فریق عباد الدین اور قود النار بن گئے۔ (۷) نہایت ہی مکینہ سے کمینہ اور رذیل سے رذیل نظرت والا اور حمق سے احق انسان۔ (۸) اصحاب اخود و پیامی۔ (۹) دو غلے اور نیمے دروں نیمے بروں عقائد۔ (۱۰) بدگام پیغامیو۔ (۱۱) حرکات دنیہ اور افعال شنیعہ۔ (۱۲) محسن کشاہ اور غدارانہ اور نمک حرامانہ حرکات۔ (۱۳) دورخ سانپ کی کھوپڑی کھلنے۔ (۱۴) تم نے اپنے فریب کارانہ پوستر میں... تک انگیخت اور اشتعال کا زور لگالیا۔

(۱۵) فوراً کپڑے پھاڑ کر بالکل عریانی پر کمر باندھ لی۔ (۱۶) ایسی کھجلی اٹھی تھی۔ (۱۷) رذیل اور احمقانہ فعل۔ (۱۸) کبوتر نما جانور۔ (۱۹) احمد یہ بلڈنگ (لاہوری جماعت کے مرکز) کے؟ کر مک۔ (۲۰) اسے سترے بہترے بڑھے کھوست۔ (۲۱) اے بدگام تہذیب و متانت کے اجارہ دار پیامیو (فریق لاہور)۔ (۲۲) برخوردار پیامیو۔ (۲۳) جیسامنہ ویسی چسپیڑ۔ (۲۴) کوئی آلو، ترکاری یا لہسن پیاز بیچنے بونے والا نہیں۔ (۲۵) جھوٹ بول کر اور دھوکے دے کر اور فریب کارانہ بھیگلی بلی بن کر۔ (۲۶) لہسن پیاز اور گو بھی ترکاری کا بھاؤ معلوم ہو جاتا۔ (۲۷) آخرت کی لعنت کا سیاہ داغ ماتھے پر لگے۔ (۲۸) اگر شرم ہو تو وہیں ... چلو بھر پانی لے کر ڈکبی لگا لو۔ (۲۹) یہ کسی قدر دجالیت اور خباثت اور کمیگی۔ (۳۰) علی بابا اور چالیس چور بھی اپنی مٹھی بھر جماعت لے کر بلوں میں سے نکل آئے ہیں۔ (۳۱) بھلا کوئی ان پیامی ایروں غیروں سے اتنا تو پوچھے۔ (۳۲) سادہ لوح پیامی نادان دشمن۔ (۳۳) پیامی عقل کے ناخن لو۔ (۳۴) نامعقول ترین اور مجہول ترین تجویز۔ (۳۵) سادہ لوح اور حمق۔ (۳۶) اے سادہ لوح یا الہ فریب امیر پیغام۔ (۳۷) پیغام بلڈنگ کے اڑھائی ٹوڑرو۔ (۳۸) حمق اور عقل و شرافت سے عاری اور خالی۔ (۳۹) اہل پیغام (لاہوری فریق) نے جس عیاری اور فریب کاری سے اپنے دجل بھرے پوسٹروں میں۔ (۴۰) چاپلوسی اور پابوسی کا مظاہرہ۔ (۴۱) اہل پیغام کے دو تازہ گندے پوسٹر۔

(منتقل از اخبار ”فاروق“ قادیانی پیامی نمبر موئخہ / ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء)

لاہوری مرزاں بھی قادیانیوں کو گالیاں دینے میں کم نہ تھے۔ ملاحظہ ہو:

”مولوی محمد علی صاحب (لاہوری) کاظمہ جمعہ ۱۹/ اکتوبر ۱۹۷۵ء ہمارے سامنے ہے۔ یہ خطبہ بھی حسب معمول جماعت احمد یہ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف الزامت اور گالیوں سے پڑھے۔ جناب مولوی صاحب کی گالیوں کی شکایت کہاں تک کی جائے۔ ان کا جوش غیظ و غضب ٹھٹدا ہونے میں ہی نہیں آتا۔ ہم ان کی گالیاں سنتے سنتے تھک گئے ہیں۔ مگر وہ گالیاں دیتے دیتے نہیں تھکے۔ ہر خطبہ گزشتہ خطبہ سے زیادہ تخلص اور طعن آمیز ہوتا ہے۔ بد گوئی اور بد زبانی اب جناب مولوی صاحب کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ کوئی بات طعن و تشنیع اور گالی گلوچ کی آمیزش کے سوا کریں نہیں سکتے۔“

(مضمون مندرجہ اخبار ”الفضل“، قادیانی ج ۲۳، ص ۲۷۳، نمبر ۲۲ نومبر ۱۹۷۵ء)

لیکن گالی گلوچ کی بوچھاڑ تو دونوں جماعتوں کی عادت ہے۔ کبھی ایک سبقت لے جاتی ہے کبھی

دوسری۔ اس فن کی بنیاد خود مرزا قادیانی صاحب کی کتابوں میں رکھی گئی ہے۔ پس اتباع لازم ہے۔ مرزا محمود نے محمد علی کی گالیوں کی شکایت کی۔ اب محمد علی کی مرزا محمود کے متعلق شکایت بھی ملاحظہ ہو:

”خود جناب میاں محمود احمد صاحب نے مسجد میں جمعہ کے اندر ہمیں ”دوزخ کی چلتی پھرتی آگ“، ”دنیا کی بدترین قوم“ اور ”سندھ اس پر پڑے ہوئے چکلے“ کہا۔ یہ الفاظ اس قدر تکلیف دہ ہیں کہ ان ان کو سن کر ہی سندھ اس کی بوسوس ہونے لگتی ہے۔“ (مولوی محمد علی صاحب قادیانی، امیر جماعت لاہور کا خطبہ جمعہ، مندرجہ اخبار ”پیغام صلح“ لاہور، ج ۲۲، ن ۳۳، ص ۷، مؤرخہ: ۳ جون ۱۹۳۳ء)

مسلمانوں نے (لاہوری و قادیانی) دونوں کی اس باہمی بیچنخ کو ایک سکھ کے دورخ قرار دیا۔ ایک گرو کے دو چیلوں کی اخلاق بانٹنی کو مرزا قادیانی کی روحانی تربیت کا نتیجہ قرار دیا۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری عجشیلیہ سے کسی نے پوچھا کہ لاہوریوں و قادیانیوں میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فی البدیہہ فرمایا کہ بہر دلعنۃ! خنزیر، خزیر ہوتا ہے، چاہے گورے رنگ کا ہو یا کالے رنگ کا۔ کفر، کفر ہے، چاہے لاہوری ہو یا قادیانی۔ لاہوریوں کا مرکز لاہور میں ہے۔ قادیانیوں کا مرکز پاکستان بننے کے بعد چنان بُنگرا اور اب ان کا مرکز بہشتی مقبرہ سمیت لندن کو سدھار گیا ہے۔ تمام علمائے اسلام نے دونوں گروپوں کے کفر کا فتویٰ دیا۔ قومی اسمبلی اور سپریم کورٹ تک سب نے دونوں کو کافر و غیر مسلم گردانا۔

## لاہوری گروپ کافر کیوں؟

آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، وہ بالاجماع کافر ہے۔ اس کو جو لوگ اپنا امام، مجدد، مامورِ اللہ، مهدی، مسیح، ظلّیٰ نبی، تسلیم کریں، وہ بھی کافر ہیں۔ حتیٰ کہ مدعا نبوت کو جو لوگ مسلمان سمجھیں بلکہ جو اسے کافرنہ سمجھیں تو وہ بھی کافر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء نے اپنے فتاویٰ میں، عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں، اور اسمبلی نے اپنے قانون میں قادیانیوں کی طرح لاہوری گروپ کو بھی کافر قرار دیا ہے۔ مرزا قادیانی کے کفر یہ دعاویٰ جن کو لاہوری گروپ بھی صحیح تسلیم کرتا ہے، ملاحظہ ہوں:

لاہوری گروپ مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاویٰ میں سچا مانتا ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ:

(۱) ... ”سچا خداوندی ہے جس نے قادیان میں اپنار رسول بھیجا۔“ (دفعہ البلاء، ص ۱۸، خزانہ نص ۲۳۱ ج ۱۸)

(۲) ... ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“ (بدر ۵ / مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ص ۱۲۷ ج ۱۰)

(۳) ... ”میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔“ (براہین احمدیہ حصہ چشم ص ۵۵، حاشیہ خزانہ نص ۷۸ ج ۲۱)

- ② ... ”نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔“ (حقیقت الوجی ص ۳۹، خزانہ ص ۳۰۶ ج ۲۲)
- ⑤ ... ”اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ (مرزا) بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔“ (حقیقت الوجی ص ۲۸ حاشیہ، خزانہ ص ۳۰ ج ۲۲)
- ⑥ ... ”ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو تورات میں مذکور ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو۔“ (احکام ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء ملفوظات ص ۲۷ ج ۱۰)
- ان حوالہ جات میں مرزا قادیانی کا صراحت کے ساتھ نبوت کا دعویٰ موجود ہے، اور پہلے انبیاء (سیدنا آدم علیہ السلام) سے لے کر آنحضرت ﷺ تک) کی طرح نبی ہونے کے مدعی ہیں۔ اب نبی کے لئے مججزہ چاہئے، کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو اللہ تعالیٰ نے مججزہ نہ دیا ہو۔ مرزا قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے لئے مججزہ چاہئے۔ چنانچہ وہ اپنے مججزات کے متعلق خود لکھتا ہے:
- ⑦ ... ”اگر میں (مرزا) صاحبِ مججز نہیں تو جھوٹا ہوں۔“ (تحفۃ الندوۃ ص ۹، خزانہ ص ۷۶ ج ۱۹)
- ⑧ ... ”گلر میں تو اس سے بڑھ کر اپنا ثبوت رکھتا ہوں کہ ہزار ہا مججزات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں۔“ (تحفۃ الندوۃ ص ۱۲، خزانہ ص ۱۰۰ ج ۱۹)
- ⑨ ... ”اوخر د تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلار ہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“ (تمہیقیت الوجی ص ۳۲، خزانہ ص ۵۷ ج ۲۲)
- دیکھئے نبی کے لئے وحی نبوت بھی ہونی چاہئے۔ مرزا قادیانی اس کے متعلق لکھتا ہے:
- ⑩ ... ”اوخر دا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہو گا۔“ (حقیقت الوجی ص ۳۹، خزانہ ص ۲۰ ج ۲۲)
- ⑪ ... ان حوالہ جات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا، اور یہ امر طے شدہ ہے کہ: ”**دَعْوَى النُّبُوَّةَ بَعْدَ نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُرٌ بِالْإِجْمَاعِ**“
- (شرح نفقہ اکبر ملا علی قاری ص ۲۰ ج ۷)
- آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، وہ بالاجماع کافر ہے۔ مرزا کے ان افراہی دعاویٰ کو لاہوری گروپ بھی صحیح مانتا ہے، اس لئے قادیانیوں کی طرح لاہوری بھی کافر ہیں۔ (مزید تفصیل ”احتساب قادیانیت“ جلد اول میں مولانا لال حسین اختر عزیزی کی ترک مرزا نیت اور ”تحفۃ قادیانیت“ جلد سوم طبع جدید میں معرب کہ لاہور و قادیان از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عزیزی ملاحظہ کریں)۔

# حکم مشق ⑧

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- ۱) کیا قادریانی گروہ نبوت کا قائل ہے؟ ان کے نزدیک ختم نبوت کا کیا مفہوم ہے؟
- ۲) سبق پر گھری نظر کے بعد بتائیں کہ مرزا ملعون کی وہ کوئی کتابیں یا رسائل ہیں جن میں اس نے اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کیا ہے؟
- ۳) قرآن کریم کی تین آیات ذکر کریں جن میں قادریانی گروہ تحریف کے ذریعے اپنے باطل دعویٰ پر استدلال کرتا ہے۔
- ۴) سورہ اعراف کی آیت نمبر ۳۵ ”يَبْيَنِي أَدَمْ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ“ الایت سے قادریانی گروہ کی تحریف کا پردہ چاک کریں اور بھر علماء اسلام کی طرف سے دیے گئے کم از کم تین جواب دے کر اپنی علمی بصیرت کا ثبوت دیں۔
- ۵) نبوت وہی چیز ہے یا کبیسی؟ اکابرین امت کے فرائیں کی روشنی میں بتائیں۔
- ۶) آیت ”وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَهَا يَلْحَقُوا إِلَهُمْ“ میں طائفہ قادریان کس طرح تحریف کرتے ہوئے اپنے جھوٹے اور باطل دعویٰ کو ثابت کرتا ہے؟
- ۷) آیت مذکورہ سے کیے گئے استدلال باطل کے کافی و شناختی جوابات بیان فرمائیں۔
- ۸) گروہ قادریان کی طرف سے سورہ بقرہ کی آیت ”وَإِلَّا خَرَةٌ هُمْ يُؤْقِنُونَ“ میں کی گئی تحریف کا جواب دیں۔
- ۹) امکان نبوت پر گروہ قادریان نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے، ان کے متون باحوالہ ذکر کریں۔
- ۱۰) محدثین کرام کی تصریحات کے ساتھ بیان کریں کہ کیا امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ”ولا تقولوا لانبی بعدہ“ فرمایا ہے؟
- ۱۱) ”انک خاتم المهاجرین“ کنز العمال کی حدیث کے ان الفاظ سے قادریانی گروہ کا اپنے کذب پر استدلال اور اس کا جواب بیان کریں۔

**سوال... ۲** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

مرزا ختم نبوت کو تسلیم کرتے ہیں مگر نبوت کو مرزا قادیانی ملعون پر بند تسلیم کرتے ہیں۔ ①

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ: ..... ②  
مرزا قادیانی ملعون نے اپنی کتب حقیقت الوجی، خزانہ، حقیقت النبوة، کشتی نوح، خطبہ الہامیہ اور رسالہ تشیذ الاذھان میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا واضح اعلان کیا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ: ..... ③  
نبوت کسی چیز نہیں ہے کہ درویشی اختیار کرنے یا محنت و مجاہدہ اختیار کرنے سے اس کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ: ..... ④  
”وَبِالْأُخْرَةِ هُمْ يُؤْفِكُونَ“ میں ”آخرۃ“ سے مراد وہ وحی جو آپ ﷺ کے بعد نازل ہونے والی ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ: ..... ⑤  
قادیانی ملعون آیت ”وَجَعَلْنَا فِي دُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ“ میں تحریف کر کے بھی اپنی جھوٹی نبوت پر استدلال کرتا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ: .....

حدیث ”لَوْ عَاشَ (إِبْرَاهِيمُ) لَكَانَ نَبِيًّا“ صحیح حدیث ہے جس پر کسی قسم کے کلام کی گنجائش نہیں ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حدیث ”قُولُوا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُولُوا الْأَنْبِيَاءَ بَعْدَهُ“ میں دوسرے جملہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منسوب کرنا بہت بڑا دجل اور فریب ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حدیث شریف ”مَسْجِدِي أَخْرُ الْمَسَاجِدِ“ کے باوجود جب قیامت تک مسجدیں بن سکتی ہیں تو نبوت بھی جاری رہ سکتی ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

قادریانیوں کے تمام استدلال قرآن و حدیث میں باطل تاویلات، تحریفات اور تلبیسات پر مشتمل ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

قادریانی گروہ قرآن کریم کی ۵ آیات مبارکہ میں تحریف اور تلبیس کے ذریعے مرزا ملعون کی جھوٹی نبوت پر استدلال کرتا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت کو ایک عمارت سے تشبیہ دی، جس کی آخری اینٹ جس سے عمارت کامل ہو جاتی ہے، وہ ہیں:

حضرت سیدنا بر ایم علیہ السلام  حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ تعالیٰ نبیین علیہ السلام  مرتضیٰ قادری ملعون (الحیاذ بالله)

نبوت و رسالت بہت اونچا مقام ہے جس کی تحصیل ممکن ہے:

کثرت ذکر و شغل سے۔  خوب محنت و مجاہدہ سے۔

مطالعہ و تحقیق میں انہاک سے۔  وہی چیز ہے، جس کو اللہ چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منسوب یہ حدیث ”قُولُوا خَاتَمُ الْأَنْبِيَا إِنَّمَا تَقُولُوا لَا يَنْبَغِي بَعْدَهُ“:

من گھڑت اور موضوع ہے۔  محدثین کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

ضعیف ہے، مگر تعدد سن کی وجہ سے درجہ حسن تک پہنچی ہوئی ہے۔

صحیح حدیث کے ضمون کے خلاف ہے، لہذا اضافہ مردود ہے۔

عقیدہ کے ثبوت کے لئے کافی ہے:

ضعیف روایت۔  کسی بزرگ کا قول۔  موضوع روایت۔

کسی بزرگ کا خواب یا الہام۔  نصوص قطعیہ روایات متواترہ۔

بقول مرتضیٰ قادری ملعون نبوت ملنے کے لئے اطاعت رسول ضروری ہے، مگر حقیقت میں مرتضیٰ قادری ملعون نے درج ذیل امور میں کوئی پیر وی نہیں کی:

مرزا نے کبھی ہجرت نہیں کی۔  جہاد کو حرماً کہا۔

کسی مجرم پر حدجاری نہیں کی۔  مرزا نے پیدل حج کیا۔

راہ خدا میں مجاہدات برداشت کرتے ہوئے پیٹ پر پتھر باندھے۔

# عہد صدیقی سے دور حاضر تک تحریکِ ختم نبوت

سوال... ۶

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دور صدیقی سے دور حاضر تک جو خدمات سرانجام دی گئی ہیں، ان کا تذکرہ مختصر مگر جامع انداز میں تحریر کریں؟

جواب... ۶

آپ ﷺ کی ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کاراز مضرم ہے۔ اس لئے اس مسئلہ میں چودہ سو سال سے کبھی بھی امت دورائے کاشکار نہیں ہوئی۔ بلکہ جس وقت کسی شخص نے اس مسئلہ کے خلاف رائے دی، امت نے اسے سرطان کی طرح اپنے جسم سے علیحدہ کر دیا۔ ختم نبوت کا تحفظ یا بالفاظ دیگر منکرین ختم نبوت کا استیصال دین کا ہی ایک حصہ ہے۔ دین کی نعمت کا انتمام آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ہوا۔ اس لئے دین کے اس شعبہ کو بھی اللہ رب العزت نے خود آنحضرت ﷺ سے وابستہ فرمادیا اور سب سے پہلے خود آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال کر کے امت مسلمہ کو اپنے عمل مبارک سے کام کرنے کا عملی نمونہ پیش فرمادیا۔

## تحفظ ختم نبوت، آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ

چنانچہ اسود عنسی کے استیصال کے لئے رحمت عالم ﷺ نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کا اور طلیحہ اسدی کے مقابلہ میں جہاد کی غرض سے حضرت ضرار بن ازو رضی اللہ عنہ کو روادہ فرمایا۔ یہ امت کے لئے خود آنحضرت ﷺ کا عملی سبق ہے۔ امت کے لئے خیر و برکت اور فلاح دارین اس سے وابستہ ہے کہ ختم نبوت کے عقیدہ کا جان جو کھوں میں ڈال کر تحفظ کرے اور منکرین ختم نبوت کو ان کے انجام تک پہنچائے۔ امت نے آنحضرت ﷺ کے اس مبارک عمل کو اپنے لئے ایسے طور پر مشتمل راہ بنایا کہ خیر القرون کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک ایک لمحہ کے لئے بھی امت اس سے غال نہیں ہوئی۔ طلیحہ اسدی نے اپنے ایک قاصد پچاڑ بھائی یا برادرزادہ کو جس کا نام ”حبال“ تھا، حضور ﷺ کے پاس بھیج کر اپنی نبوت منوانے کی دعوت دی۔ طلیحہ اسدی کے قاصد کی بات سن کر رحمت عالم ﷺ کو بہت فکر دامن گیر ہوئی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تحفظ ختم نبوت کی پہلی جنگ کے پہلے سپہ سالار کے لئے اپنے صحابی حضرت ضرار بن ازو رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا اور ان قبائل و عمال کے پاس

جهاد کی تحریک کے لئے روانہ فرمایا جو طیحہ کے قریب میں واقع تھے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ نے علی بن اسد، سنان بن ابو سنان اور قبیلہ قضا اور قبیلہ بنور تاویمہ کے پاس پہنچ کر ان کو آنحضرت ﷺ کا پیغام سنایا اور طیحہ اسدی کے خلاف فوج کشی اور جہاد کی ترغیب دی، انہوں نے لبیک کہا اور حضرت ضرار رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر نے تیار ہو کر ”واردات“ کے مقام پر پڑا اور کیا، دشمن کو پتہ چلا، انہوں نے حملہ کیا، جنگ شروع ہوئی، لشکر اسلام اور فوج محمدی نے ان کو ناکوں پھنے چھوادیے، مظفر منصور والپس ہوئے۔ ابھی حضرت ضرار رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے راستہ میں تھے کہ آنحضرت ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا۔ (ملخص ائمہ تبلیغ: ص ۳۲۵، ۳۲۸ ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

## عبد صدیقی میں تحفظ ختم نبوت کی پہلی جنگ

حضرت سید ناصد لیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی جنگ یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی۔ اس جنگ میں سب سے پہلے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ پھر حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنة اور آخر میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے لشکر کی کمان فرمائی۔ اس پہلے معز کہ ختم نبوت میں ۱۲ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، (ختم نبوت کامل: ص ۳۲۸) جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ و قاری تھے اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم بدریین تھے۔ سید ناصد لیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مسیلمہ کذاب کی پارٹی کے تمام بالغ افراد کو جرم ارتدا و قتل کر دیا جائے، عورتیں اور کم سن لڑکے قیدی بنائے جائیں، اور ایک روایت (البداية والنهاية ج ۶ ص ۳۱۰) اور طبری تاریخ الامم والملوک کی جلد ص ۲۸۲) کے مطابق مرتدین کے احراق کا بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا، لیکن آپ کافرمان پہنچنے سے قبل حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ معاهدہ کر چکے تھے۔ معاهدہ اس طرح ہوا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کے ایک ساتھی مجاعہ کو گرفتار کر لیا تھا۔ جنگ کے اختتام پر اسے قید سے رہا کر کے فرمایا کہ اپنی قوم کو قلعہ کھولنے پر تیار کرو۔ مجاعہ نے جا کر عورتوں اور بچوں کو پکڑیاں بندھو کر مسیح کر کے قلعہ کی فصیل پر کھڑا کر دیا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو یہ تاثر دیا کہ بہت سا لشکر قلعہ میں جنگ کے لئے موجود ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور مسلمان فوج تھیمار اتار چکے تھے۔ نئی جنگ کے بجائے انہوں نے چوتھائی مال و اسباب پر مسیلمہ کی فوج سے صلح کر لی۔ جب قلعہ کھول دیا گیا تو وہاں عورتوں اور بچوں کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مجاعہ سے کہا کہ تم نے دھوکہ دیا۔ اس نے کہا کہ اپنی قوم کو بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ باوجود یہ کہ یہ معاهدہ دھوکہ سے ہوا، لیکن حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس معاهدہ کو برقرار رکھا۔ مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ البداية کی روایت کے مطابق طیحہ کے بعض ماننے والوں کی خاطر بزاہ میں قیام کے دوران ایک ماہ تک ان

کی تلاش میں پھرتے رہے، تاکہ آپ ان سے مسلمانوں کے قتل کا بدله لیں جن کو انہوں نے اپنے ارتدا د کے زمانہ میں اپنے درمیان رہتے ہوئے قتل کر دیا تھا۔ ان میں سے بعض (طلیحی مرتدین) کو حضرت خالد بن عباس نے آگ میں جلا دیا اور بعض کو پتھروں سے کچل دیا، اور بعض کو پہاڑوں کی چوڑیوں سے نیچے گرا دیا۔ یہ سب کچھ آپ نے اس لئے کیا تاکہ مرتدین عرب کے حالات سننے والے ان سے عبرت حاصل کریں۔ (ابدایہ: ج ۲ ص ۱۶۶ اردو ترجمہ مطبوعہ نقش اکیڈمی، کراچی)

اسلام کی چودہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ باقی تمام فتنوں سے مباحثہ، مجادله، مناظرہ و مبالغہ وغیرہ ہوئے، لیکن جھوٹے نبیوں سے تو گفتگو کی بھی شریعت نے اجازت نہیں دی اور رسول عmadی میں کلمات کفر شمار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

((وَكَذَالِئُوْقَالَ أَنَّارَسُوْلُ اللَّهِ أَوْقَالَ بِالْفَارِسِيَّةِ مِنْ يَنْعَامِبَرْمُهُ يُرْبِدِهِ يَنْعَامِهِ بَرْمُهُ يُكَفَّرُ  
وَلَوْأَنَّهُ حِينَ قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ طَلَبَ غَيْرَهُ مِنْهُ الْمُعْجَزَةَ قَيْلَ يُكَفَّرُ الظَّالِبُ وَالْمُتَّاشَّرُونَ مِنْ  
الْمَشَايِخِ قَالُوا إِنَّ كَانَ غَرْضُ الظَّالِبِ تَعْجِيزَهُ وَإِفْتِضَاحَهُ لَا يُكَفَّرُ)) (فصل: ۱۳۰)

ترجمہ: ”اور ایسے ہی اگر کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی زبان میں کہے: ”من پیغمبرم“ اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام لے جاتا ہوں تو کافر ہو جائے گا اور جب اس نے یہ بات کہی اور کسی شخص نے اس سے مججزہ طلب کیا تو بعض کے نزدیک یہ طالبِ مججزہ بھی کافر ہو جائے گا۔ لیکن متأخرین نے فرمایا ہے کہ اگر طالبِ مججزہ کی نیت طلبِ مججزہ سے محض اس کی روائی اور اظہارِ عجز ہو تو کافرنہ ہو گا۔“

اور خلاصۃ الفتاوی جلد ۳ صفحہ ۳۸۶ کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی میں امام عبد الرشید بخاری فرماتے ہیں کہ:  
((وَلَوْاَدَعَنِي رَجُلُ النُّبُوَّةَ وَطَلَبَ رَجُلُ الْمُعْجَزَةَ قَالَ بَعْضُهُمْ يُكَفُّرُ وَقَالَ  
بَعْضُهُمْ إِنَّ كَانَ غَرْضُهُ إِظْهَارَ عَجِزٍ وَإِفْتِضَاحَهُ لَا يُكَفَّرُ))

ترجمہ: ”اور اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرے نے اس سے مججزہ طلب کیا تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ طالبِ مججزہ بھی مطلقاً کافر ہو جائے گا اور بعض نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اگر اس نے اظہارِ عجز و روائی کے لئے مججزہ طلب کیا تھا تو یہ کافرنہ ہو گا۔“

چنانچہ امت کی چودہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ جب کبھی کسی اسلامی حکومت میں کسی شخص نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو امت نے اس سے دلائل و مجذبات مانگنے کی، بجائے اس کے وجود سے ہی اللہ تعالیٰ کی دھرتی کو پاک کر دیا۔ ہمارے برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے مرزاغلام احمد قادیانی کی بطور ”خود کاشتہ پودا“ آبیاری

کی مسلمان قوم مظلوم، محکوم، غلام تھی۔ لاحصار امت کو قادیانی گروہ سے مناظرہ کی را ا اختیار کرنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے دلائل و برائیں، مقدمات و مناظروں، منبر و محرب، عدالت و آسمبلی، مکہ مکرمہ و افریقہ تک جہاں بھی کسی فورم پر قادیانی کیس گیا، امت مسلمہ کو کامیابی نصیب فرمائی، یہ راستہ مجبوراً اختیار کرنا پڑا، ورنہ شرعاً جھوٹے مدعی نبوت اور پیروکاروں کا وہی علاج ہے جو سید ناصدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد زرین میں مسلیمہ کذاب کا یامہ کے میدان میں کیا تھا، اور یقین فرمائی کہ جب کبھی اس خطے میں اسلامی حکومت قائم ہو گی تو سنتِ صدقیق دھرانی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ امت محمد یہ کو توفیق نصیب فرمائے۔

**نوٹ:** آج تک جو جھوٹے مدعیان نبوت ہوئے، ان کی تفصیل ”ائمه تلبیس“ میں مولانا محمد رفیق دلاوری علیہ السلام نے قلمبند کی ہے۔ اس کی تخلیص ۲۲ جھوٹے مدعی نبوت کے نام سے شاراح خان فتحی صاحب نے کی ہے، اس کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔



## ردِ قادیانیت کے لیے علمائے دیوبند کی خدمات

### سوال... ⑩

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بعد اکابر علمائے دیوبند نے جو گراں قدر خدمات اس محاذ کے مختلف میدانوں میں سرانجام دی ہیں، ان کا مختصر تذکرہ کریں؟

### جواب... ⑩

بر صغیر میں جب انگریز نے اپنے استبدادی پنج مضبوطی سے گاڑ لئے تو اس نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے ”لڑاؤ اور حکومت کرو“ کی پالیسی اختیار کی۔ دیگر ضمیر و دین فروشوں اور فتویٰ بازوں کے علاوہ اسے ایک ایسے مدعی نبوت کی ضرورت پیش آئی جو اس کے ظالمانہ و کافرانہ نظام حکومت کو ”سنداہام“ مہیا کر سکے۔ اس کے لئے اس نے ہندوستان بھر کے ضمیر فروش طبقات سے اپنے مطلب کا آدمی تلاش کرنے کے لئے سروے شروع کیا۔ اللہ رب العزت کی قدرت کے قربان جائیے کہ قادیانی فتنہ کے جنم لینے سے قبل دارالعلوم دیوبند کے مورث اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی علیہ السلام پر بطور کشف اللہ تعالیٰ نے مناشف فرمادیا تھا کہ ہندوستان میں ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے۔ چنانچہ مکہ مکرمہ میں ایک دن ان کے ہاں حضرت مولانا

پیر مہر علی شاہ گولڑوی عزیزیہ تشریف لے گئے، تو آپ نے حضرت پیر صاحب عزیزیہ سے فرمایا:  
 ”درہندوستان عنقریب یک فتنہ ظہور کند۔ شما ضرور د ر ملک خود و اپس بروید و اگر بالفرض شمار در ہند خاموش نشسته باشید تاہم آن فتنہ ترقی نہ کند و در ملک آرام ظاہر شود پس مادر یقین خویش و قوع کشف حاجی صاحب را بفتحہ مرزا قادیانی تعبیر می کنم۔“

ترجمہ: ”ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہو گا تم ضرور اپنے وطن میں واپس چلے جاؤ۔ اگر بالفرض تم ہندوستان میں خاموش بھی بیٹھے رہے تو وہ فتنہ ترقی نہ کرے گا اور ملک میں سکون ہو گا۔ میرے (پیر صاحب عزیزیہ کے) نزدیک حاجی صاحب عزیزیہ کی فتنہ سے مراد فتنہ قادیانیت تھی۔“

(ملفوظات طیبہ ص ۱۲۶، تاریخ مشائخ چشت ص ۱۳۷، ۱۱۷، بیان ص ۹۸، مہر منیر ص ۱۲۹)

اس سے اتنی بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ مرزا قادیانی کے فتنہ انکار ختم نبوت سے قبل ہی حق تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کو فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے لئے متوجہ فرمادیا۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ کا جتنا شکر ادا کیا جائے، کم ہے کہ سب سے پہلے فتنہ قادیانیت کی تردیدی و تکفیری ہمہ کے منصوبہ کے مطابق مبلغ، مناظر، مدد، مہدی، مسح، تخلی و بروزی، تشریعی بنی اور پھر معاذ اللہ اخدا ہونے کے دعوے کئے۔ اس کی سب سے پہلی کتاب جس وقت منتظر عام پر آئی اور مرزا قادیانی ابھی تعارف اور جماعت سازی کے ابتدائی مرحلے مکمل کرنے کے درپے تھا، اس وقت سب سے پہلے جس مرد خدا، عارف باللہ نے پڑھنے پڑھانے سے نہیں بلکہ حق تعالیٰ کی طرف سے باطن کی صفائی کی بنیاد پر مرزا کے کافرو مدد اور اسلام سے برگشته ہونے کا نعرہ متناہی بلند کیا، وہ خانوادہ دیوبند کے سرخیل حضرت میاں شاہ عبدالرحیم سہارپوری عزیزیہ تھے۔ میاں شاہ عبدالرحیم سہارپوری عزیزیہ کے پاس مرزا کی کتاب پر تبصرہ کرنے کے لئے قادیانی و فدح اخضیر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ”مجھ سے پوچھتے ہو تو سن لو! یہ شخص تھوڑے دنوں میں ایسے دعوے کرے گا، جونہ رکھے جائیں گے، نہ اٹھائے جائیں گے۔“ قادیانی و فدحیہ سن کر جز بز ہونے لگا کہ دیکھو! علماء تو علماء، درویش کو بھی دوسرے لوگوں کا شہرت پانا گراں گزرتا ہے۔ میاں صاحب عزیزیہ نے فرمایا: ”مجھ سے پوچھا ہے تو جو سمجھ میں آیا، بتا دیا۔ ہم تو اس وقت زندہ نہ ہوں گے، تم آگے دیکھ لینا۔“ (ماخوذ از ارشادات قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقدیر رائے پوری عزیزیہ ص ۱۲۸)

## قادیانیوں کے خلاف پہلا فتویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اب پرپر زے نکالے۔ جماعت سازی کے لئے ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں لدھیانہ آیا تو مولانا محمد لدھیانوی عزیز شیعیہ، مولانا عبد اللہ لدھیانوی عزیز شیعیہ اور مولانا محمد اسماعیل لدھیانوی عزیز شیعیہ نے فتویٰ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مجدد نہیں بلکہ زنداقی اور ملحد ہے۔ (فتاویٰ قادریہ ص ۳)

اللہ رب العزت کا کرم تو دیکھئے! سب سے پہلے دیوبند مکتبہ فکر کے علمائے کرام کی جماعت کو مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کافتویٰ دینے کی توفیق ہوئی۔ یہ مولانا محمد لدھیانوی عزیز شیعیہ معروف احرار رہنماء مولانا حسیب الرحمن لدھیانوی عزیز شیعیہ کے دادا تھے۔ ان حضرات کافتویٰ مرزا قادیانی کے کفر کوالم نشرح کرنے کے لئے کھڑے پانی میں پتھر پھینکنے کے متزاد ہوا، اس کی لہریں اٹھیں، حالات نے انگڑائی لی، پھر

لوگ ساتھ آتے گئے اور کارروائی بنتا گیا

یہ اس زمانہ کی بات ہے جب مولانا محمد حسین بٹالوی وغیرہ مرزا قادیانی کی کتب پر شبہت رائے کا اظہار کر رہے تھے، ۱۸۹۰ء میں انہوں نے بھی مرزا قادیانی کے خلاف فتویٰ دیا۔ مرزا قادیانی نے انگریز کے ایما پر رسائل و کتب شائع کیں۔ ہندوستان کے علمائے کرام حسب ضرورت اس کی تردید میں کوشش رہے۔ قارئین کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ باضابطہ فتویٰ مرتب کر کے متحده ہندوستان کے تمام سر کردہ جید علمائے کرام سے فتویٰ لینے کی سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے دیوبند کو نصیب فرمائی۔ دارالعلوم دیوبند کے مدرس مولانا محمد سہول عزیز شیعیہ نے ۱۲ صفر ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۱۳ء کافتویٰ مرتب کیا کہ:

①... مرزا غلام احمد قادیانی مرتد، زنداقی، ملحد اور کافر ہے۔

②... یہ کہ اس کے ماننے والوں سے اسلامی معاملہ کرنا شرعاً ہرگز درست نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مرزا نیوں کو سلام نہ کریں، ان سے رشتہ ناتھ نہ کریں، ان کا ذیبیح نہ کھائیں۔ جس طرح یہود، ہنود، نصاریٰ سے اہل اسلام مذہب اعلیٰ عیحدہ رہتے ہیں، اسی طرح مرزا نیوں سے بھی عیحدہ رہیں۔ جس طرح بول و بر از، سانپ اور بچھو سے پر ہیز کیا جاتا ہے، اس سے زیادہ مرزا نیوں سے پر ہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

③... مرزا نیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسے ہے، جیسے یہود و نصاریٰ اور ہندو کے پیچھے نماز پڑھنا۔

④... مرزا نی ای مسلمانوں کی مساجد میں نہیں آسکتے۔ مرزا نیوں کو مسلمانوں کی مساجد میں عبادت کی اجازت دینا ایسے ہے، جیسے ہندوؤں کو مسجد میں پوجا پاٹ کی اجازت دینا۔

⑤... مرزا غلام احمد قادیانی، قادیان (مشرقی پنجاب ہندوستان) کا رہائشی تھا۔ اس نے اس کے پیروکاروں

کو ”قادیانی“ یا ”فرقہ غلامیہ“ بلکہ جماعت شیطانیہ الہبیسیہ کہا جائے۔

اس فتویٰ پر دستخط کرنے والوں میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی عزیز الشیعی، حضرت مولانا مفتی محمد حسن عزیز الشیعی، حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری عزیز الشیعی، حضرت مولانا سید مرضی حسن چاند پوری عزیز الشیعی، مولانا عبدالصیغ عزیز الشیعی، حضرت مفتی عزیز الرحمن دیوبندی عزیز الشیعی، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی عزیز الشیعی، حضرت مولانا اعزاز علی دیوبندی عزیز الشیعی، حضرت مولانا حبیب الرحمن عزیز الشیعی ایسے دیگر اکابر علمائے کرام شامل تھے جن کا تعلق دیوبند، سہارنپور، دہلی، کلکتہ، ڈھاکہ، پشاور، رامپور، راولپنڈی، ہزارہ، مراد آباد، وزیر آباد، ملتان اور میانوالی وغیرہ سے تھا۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنا قیع اور جاندرا فتویٰ تھا! آج سوال کے بعد جبکہ قادریانیت کا کفر عیاں و عریاں ہے، باس ہمہ اس فتویٰ میں ذرہ برابر اضافہ کرنا ممکن نہیں۔ ان اکابر نے سوچ سمجھ کر اتنا جاندرا فتویٰ مرتب کیا۔ اس میں تمام جزئیات کوشال کر کے اتنا جامع بنادیا کہ ایک صدی گزرنے کے باوجود اس کی آب و تاب و جامعیت جوں کی توں باقی ہے۔

اس کے بعد ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء میں دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ جاری ہوا جس میں قادریانیوں سے رشتہ ناتہ کو حرام قرار دیا گیا تھا۔ یہ فتویٰ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عزیز الشیعی کا مرتب کردہ ہے۔ اس پر دیوبند سے حضرت مولانا سید اصغر حسین عزیز الشیعی، حضرت مولانا رسول خان عزیز الشیعی، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی عزیز الشیعی، حضرت مولانا گل محمد خان عزیز الشیعی، سہارنپور سے مظاہر العلوم کے مہتمم حضرت مولانا عنایت الہی عزیز الشیعی، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری عزیز الشیعی، حضرت مولانا عبد الرحمن کامل پوری عزیز الشیعی، حضرت مولانا عبد اللطیف عزیز الشیعی، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی عزیز الشیعی، تھانہ بھون سے حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی عزیز الشیعی، رائے پور سے حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم رائے پوری عزیز الشیعی، حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری عزیز الشیعی، دہلی سے حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی عزیز الشیعی، غرض! کلکتہ، بنارس، لکھنؤ، آگرہ، مراد آباد، لاہور، امرتسر، لدھیانہ، پشاور، راولپنڈی، ملتان، ہوشیار پور، گور داسپور، جہلم، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، حیدر آباد دکن، بھوپال، رامپور، وغیرہ سے سینکڑوں علمائے کرام کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ کا نام ”فتوى تکفیر قادریان“ ہے۔ یہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع ہوا۔

### قادیانیوں کے خلاف مقدمات

حضرات علمائے دیوبند کی مساعی جیلیہ کے صدقے پوری امت کے تمام مکاتب فکر قادریانیوں کے خلاف صفات آ رہو گئے تو پورے متحده ہندوستان میں قادریانیوں کا کفر امامت محمدیہ پر آشکارا ہوا۔ یوں تو ہندوستان

کی مختلف عدالتوں نے قادیانیوں کے خلاف فیصلے دیئے، مارٹس تک کی عدالتوں کے فیصلہ جات قادیانیوں کے خلاف موجود ہیں، لیکن سب سے زیادہ جس مقدمہ نے شہرت حاصل کی اور جو ہر عام و خاص کی توجہ کا مرکز بن گیا وہ ”مقدمہ بہاولپور“ ہے۔ علمائے بہاولپور کی دعوت پر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری علیہ السلام، حضرت مولانا ابوالوفاء شاہ جہانپوری علیہ السلام، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع علیہ السلام، حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاند پوری علیہ السلام ایسے اکابر علمائے دیوبند نے بہاولپور ایسے دور افتدادہ شہر آکر کیس کی وکالت کی۔ اس مقدمہ کی ۱۹۲۶ء سے لے کر ۱۹۳۵ء تک کارروائی چلتی رہی۔ اس مقدمہ میں نج جناب محمد اکبر نے قادیانیت کے کفر پر عدالتی مہر لگا کر قادیانیت کے وجود میں ایسی کیل ٹھوکی جس سے قادیانیت بلبلہ اٹھی۔ سپریم کورٹ کے تمام فیصلوں کی بنیاد یہی فیصلہ ہے جس کی کامیابی میں فرزند ان دیوبند سب سے نمایاں ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَآخِرًا!

## قادیانیت کا جماعتی سطح پر احتساب

فرد کا مقابلہ فرد اور جماعت کا مقابلہ جماعت ہی کرسکتی ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۳۰ء کو لاہور میں انجمن خدام الدین کے سالانہ اجتماع میں جو حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری علیہ السلام کی دعوت پر منعقد ہوا تھا، ملک بھر سے پانچ سو علمائے کرام کے اجتماع میں امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری علیہ السلام نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ السلام کو ”امیر شریعت“ کا خطاب دیا اور قادیانیت کے محاذ کی ان پر ذمہ داری ڈالی۔ اس وقت قادیانیت کے خلاف افراد اور اداروں کی محنت میں دارالعلوم دیوبند کا کردار قبل رشک تھا۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بانی حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری علیہ السلام تو گویا تکوینی طور پر محاذ نبوت کے انچارج تھے۔ قادیانیوں کے خلاف ان کا اور مولانا مرتضی حسن چاند پوری علیہ السلام کا وجود ہندوستان کی دھرتی پر درہ عمر رضی اللہ عنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اب جماعتی سطح پر قادیانیوں کے احتساب کے لئے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ السلام کی ڈیوٹی لگی، آپ نے مجلس احرار اسلام ہند میں مستقل شعبہ تبلیغ قائم کر دیا، جمیعہ علمائے ہند اور دارالعلوم دیوبند کی پوری قیادت کا ان پر اس سلسلہ میں بھر پور اعتماد تھا۔

## قادیان کانفرنس

اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس احرار اسلام ہند نے ۱۹۳۲ء کا اکتوبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ء کو قادیان میں کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس میں ان اکابرین ملت نے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ فائی قادیان حضرت مولانا محمد حیات علیہ السلام، حضرت مولانا عزیز علی چشتی علیہ السلام، ماسٹر تاج الدین انصاری علیہ السلام، حضرت مولانا رحمت اللہ مہاجر کمی علیہ السلام وغیرہ ان سب حضرات نے قادیان میں رہ کر قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم

کے فیصلوں کو دیکھئے کہ یہ سب حضرات خانوادہ دیوبند سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کا نفرس میں علمائے کرام نے ملک کے چھپے میں قادیانی عقائد و عزائم کی قلمی کھونے کی ایک لہر پیدا کر دی۔

## قادیان سے ربوہ تک

محترمہ یہ کہ ان اکابر کی قیادت میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ السلام اور ”مجلس احرار اسلام“ کے سرفروشوں نے اپنی شعلہ بارخطابت کے ذریعے انگریز اور انگریز کی ساختہ پر داختہ قادیانی نبوت کے خرمن خبیث کو پھونک ڈالا۔ تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں انگریزی اقتدار رخت سفر باندھ کر رخصت ہوا تو برصغیر کی تقسیم ہوئی اور پاکستان منصہ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ اس تقسیم کے نتیجہ میں قادیانی نبوت کا منبع خشک ہو گیا اور قادیان کی منحوس بستی دار الکفر اور دار الحرب ہندوستان کے حصہ میں آئی۔ قادیانی خلیفہ اپنی ”ارض حرم“ اور ”مکہ الحرام“ (قادیان) سے بر قع پہن کر فرار ہوا اور پاکستان میں ربوہ (اب چنانگر) کے نام سے نیادار الکفر تعمیر کرنے کے بعد شاہوار نبوت کی ترکیاتیاں دکھانے اور پورے ملک کو مرتد کرنے کا اعلان کرنے لگا۔

## قیام پاکستان کے بعد

قادیانیوں کو یہ غلط فہمی تھی کہ پاکستان کے ارباب اقتدار پر ان کا تسلط ہے، ملک کے کلیدی مناصب ان کے قبضے میں ہیں، پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفراللہ خاں خلیفہ قادیان (حال ربوہ) کا ادنیٰ مرید ہے، اس لئے پاکستان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا جعلی سکر رائج کرنے میں انہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ ان کی امید افزائی کا خاص پہلو یہ ہی تھا کہ ”مجلس احرار اسلام“ کا قافلہ تقسیم ملک کی وجہ سے بکھر چکا تھا، تنظیم اور تنظیمی وسائل کا فذر ان تھا، اور پھر ”احرار اسلام“ ناخدایان پاکستان کے دربار میں معوقہ تھے۔ اس لئے قادیانیوں کو غرہ تھا کہ اب حریم نبوت کی پاسانی کے فرائض انجام دینے کی کسی کو ہمت نہیں ہو گی۔ لیکن وہ یہ بھول گئے تھے کہ حفاظتِ دین اور ”تحفظ ختم نبوت“ کا کام انسان نہیں کرتے بلکہ خدا کرتا ہے اور وہ اس کام کے لئے خود ہی رجال کا رہی بھی پیدا فرمادیتا ہے۔

## مجلس تحفظ ختم نبوت

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ السلام اور ان کے رفقاء قادیانیوں کے عزم سے بے خبر نہیں تھے۔ چنانچہ جدید حالات میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا لائچہ عمل مرتب کرنے کے لئے ملتان کی ایک چھوٹی سی مسجد ”مسجد سراجِ جاں“ میں ایک مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء میں ہوئی جس میں امیر شریعت علیہ السلام کے علاوہ مجاہد

ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری علیہ السلام، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی علیہ السلام، مولانا عبد الرحمن میانوی علیہ السلام، مولانا تاج محمد علیہ السلام اور مولانا محمد شریف جالندھری علیہ السلام شریک ہوئے۔ غور و فکر کے بعد ایک غیر سیاسی تبلیغی تنظیم ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کی بنیاد رکھی گئی اور اس کا ابتدائی میزانیہ ایک روپیہ یومیہ تجویز کیا گیا۔ چنانچہ صدر البلاغین کی حیثیت سے فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب علیہ السلام کو، جو قادیان میں شعبہ تبلیغ احرار اسلام کے صدر تھے، ملتان طلب کیا گیا۔ ان دنوں مسجد سراجاں ملتان کا چھوٹا سا حجرہ مجلس تحفظ ختم نبوت کامر کزی دفتر تھا، وہی دارا لبلاغین تھا، وہی دارالاقامہ تھا، وہی مشاورت گاہ تھی، اور یہی چھوٹی سی مسجد اس عالمی تحریک ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کا ابتدائی کنٹرول آفس تھا۔

شہید اسلام حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے بقول:

فَلَسْتُ أَبَلِيْ چِيْنَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا

عَلَىٰ أَمِيْ جَنْبٌ كَانَ يِلْهُ مَصْرَعِيْ  
وَذِلِكَ فِي ذَاتِ الْأَلَّهِ وَإِنْ يَشَاءُ  
يُبَارِكُ عَلَىٰ أَوْصَالِ شِلْوٍ هُمَرَّعٍ

ترجمہ: ”آن اگر مجھے اسلام کی وجہ سے اللہ کے لیے قتل کیا جا رہا ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ جی ہاں! مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میرا زمین پر گرنا کس پہلو ہے۔

اور اگر میرا فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے تو پھر وہ ذات اگر چاہے تو بکھرے ہوئے  
کلکڑوں میں بھی برکت ڈال سکتی ہے۔“ (صحیح البخاری، باب غزوۃ الریچ و علی و ذکوان)

حق تعالیٰ شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس نحیف وضعیف تحریک میں ایسی برکت ڈالی کہ آج اس کی شاخیں اقطار عالم میں پھیل چکی ہیں اور اس کا مجموعی میزانیہ کروڑوں سے متجاوز ہے۔

### قیادت با سعادت

”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کو یہ سعادت ہمیشہ حاصل رہی ہے کہ اکابر اولیاء اللہ کی قیادت و سرپرستی اور دعائیں اسے شامل حال رہی ہیں حضرت اقدس رائے پوری علیہ السلام آخر دم تک اس تحریک کے قائد و سرپرست رہے۔ ان کے وصال کے بعد حضرت مولانا خیر محمد جالندھری علیہ السلام، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری علیہ السلام، حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی علیہ السلام اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب علیہ السلام خانقاہ سراجیہ کندیاں، اس کے سرپرست رہے۔ ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے بانی اور امیر اول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ السلام

تھے۔ امیر شریعت چشتیہ کی وفات ۱۹۶۱ء میں ہوئی۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی چشتیہ ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ ان کے وصال کے بعد مجہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری چشتیہ کو امرات سپرد کی گئی۔ ان کے وصال کے بعد مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر چشتیہ امیر مجلس مقرر ہوئے۔ حضرت مولانا لال حسین اختر چشتیہ کے بعد عارضی طور پر فالح قادیانی حضرت مولانا محمد حیات صاحب چشتیہ کو مند امارت تفویض ہوئی۔ مگر اپنے ضعف و عوارض کی بنا پر انہوں نے اس گراں باری سے معدرت کا انٹھار فرمایا، یہ ایک ایسا بحران تھا کہ جس سے اس عظیم الشان تحریک کی پیش قدمی رک جانے کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا، لیکن حق تعالیٰ شانہ کا حفاظت دین کا وعدہ، یہاں کی ایک ایسی ہستی کو اس منصب عالیٰ کے لئے کھینچ لایا جو اپنے اسلاف کے علوم و روایات کی امین تھی اور جس پر ملتِ اسلامیہ کو بجا طور پر خر حاصل تھا۔ میری مراد شیخ الاسلام حضرت العلامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری چشتیہ سے ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت، امام الحصر حضرت مولانا محمد انور شاہ شمیری چشتیہ کی اور اشت و امانت تھی اور اس کا اہل علوم انوری کے وارث حضرت شیخ بنوری چشتیہ سے بہتر اور کون ہو سکتا تھا! چنانچہ حضرت امیر شریعت قدس سرہ کی امارت، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی چشتیہ کی خطاب، مجہد ملت مولانا محمد علی جالندھری نور اللہ مرقدہ کی ذہانت، مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر چشتیہ کی رفاقت، حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری چشتیہ کی بلندی عزم نے نہ صرف مجلس تحفظ ختم نبوت کی عزت و شہرت کو چار چاند لگادیئے بلکہ ان حضرات کی قیادت نے قصر قادیانی پر اتنی کاری ضرب لگائی کہ قادیانی تحریک کے بانی مرزاغلام احمد قادیانی کی نبوت پر کذب و افتراء کی آئینی مہر لگ گئی۔

### غیر سیاسی جماعت

”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کا مقصد تا سیس، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور امت مسلمہ کو قادیانی الحاد سے بچانا تھا۔ اس کے لئے ضرورت تھی کہ جماعت خارز ار سیاست میں الجھ کرنے رہ جائے، چنانچہ جماعت کے دستور میں تصریح کر دی گئی کہ جماعت کے ذمہ دار ار کان سیاسی معاشر کوں میں حصہ نہیں لیں گے، کیونکہ سیاسی میدان میں کام کرنے کے لئے دوسرے حضرات موجود ہیں۔ اس لئے ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کا دائرہ عمل دعوت و ارشاد، اصلاح و تبلیغ اور ردِ قادیانیت تک محدود رہے گا۔ اس فیصلے سے دو فائدے مقصود تھے:

ایک یہ کہ: ”جماعت تحفظ ختم نبوت“ کا پلیٹ فارم تمام مسلمانوں کا اجتماعی پلیٹ فارم رہے گا اور عقیدہ ختم نبوت کا جذبہ اہل اسلام کے اتحاد و اتفاق اور ان کے باہمی ربط تعلق کا بہترین ذریعہ ثابت ہو گا۔“

دوم یہ کہ: ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کا رباب اقتدار سے یا کسی اور سیاسی جماعت سے تصادم نہیں

ہو گا اور امت مسلمہ کا اجتماعی عقیدہ ختم نبوت اطفال سیاست کا کھلونا بننے سے محفوظ رہے گا۔“

### امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری

امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری علیہ السلام کو قدرت نے قادیانیت کے خلاف سرپا تحریک بنادیا تھا۔ آپ نے اپنے شاگردوں کی ایک مستقل جماعت کو قادیانیت کے خلاف تحریری و تقریری میدان میں لگایا تھا۔ حضرت مولانا بدر عالم میر ٹھی علیہ السلام، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع علیہ السلام، حضرت مولانا شیر احمد عثمانی علیہ السلام، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی علیہ السلام، حضرت مولانا محمد علی جالندھری علیہ السلام، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی علیہ السلام، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری علیہ السلام، حضرت مولانا محمد ادریس کامل ہلوی علیہ السلام، مولانا غلام اللہ خان علیہ السلام ایسے جید علماء امت جنہوں نے قادیانیت کو ناکوں پنچ چبوائے۔ یہ سب حضرت کشمیری علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ دارالعلوم دیوبند کی مندی حدیث پربیٹھ کراس مرد قلندر نے اس فتنہ عمیاء قادیانیت کے خلاف محاذ قائم کیا، جسے دیانت دار مورخ سنہرے حروف سے لکھنے پر مجبور ہے۔

### پاکستان اور قادیانیت

۱۹۷۴ء میں پاکستان بننا۔ قادیانی جماعت کا لٹ پادری مرزا محمود قادیانی چھوڑ کر پاکستان آگیا۔ پنجاب کے پہلے انگریز گورنمنٹ کے حکم پر چنیوٹ کے قریب ان کو لوب دریا ایک ہزار چوتیس ایکڑیز میں عطیہ کے طور پر الٹ کی گئی۔ فی الحال ایک آنہ کے حساب سے صرف رجسٹری کے کل اخراجات 10,034/- روپے وصول کئے۔ قادیانیوں نے بلا شرکت غیرے وہاں پر اپنی اسٹیٹ ”مرزا تیل“ کی اسرا تیل کی طرز پر بنیاد رکھی۔ ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا۔ اس نے سر کاری خزانہ سے آب و دانہ کھا کر قادیانیت کو دنیا بھر میں متعارف کرایا۔ انگریز خود چلا گیا مرجاتے ہوئے اسلامیان بر صغیر کے لئے اپنی لے پالک اولاد قادیانیت کے لئے ایک مضبوط بیس مہیا کر گیا۔ قادیانی علی الاعلان اقتدار کے خواب دیکھنے لگے، ان پر کوئی روک ٹوک نہ تھی، قادیانیوں کی تعلیٰ اور لئن ترانیاں دیکھ کر اسلامیان پاکستان کا ہر در در کھنے والا شخص اس صورت سے پریشان تھا۔ قادیانی منہ زور گھوڑے کی طرح ہوا پرسوار تھے۔

### تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا سبب

ملک میں جدا گانہ طرز انتخاب پر انتخابات کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن قادیانیوں کو مسلمانوں کا حصہ شمار کیا گیا۔ چنانچہ اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ السلام نے شیر اسلام

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی عزیزیہ اور مجاهد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری عزیزیہ کو بریلوی مکتبہ فکر کے رہنماء مولانا ابوالحسنات قادری عزیزیہ کے ہاں بھیجا۔ دیوبندی، بریلوی، الحمدیث، شیعہ مکتبہ فکر اکٹھے ہوئے اور قادریانیوں کے خلاف تحریک چلی، جسے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کہا جاتا ہے۔ اس تحریک میں مرکزی کردار اپنائے دار العلوم دیوبند کا تھا۔ اس تحریک نے قادریانیوں کے منہ زور گھوڑے کو لگایا۔ ظفر اللہ قادریانی ملعون اپنی وزارت سے آنجمانی ہو گیا۔ قادریانیت کی اس تڑاخ سے ہڈیاں ٹوٹیں کہ وہ زمین پر رینگنے لگی۔ عقیدہ ختم نبوت کی ان عظیم خدمات پر دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتگان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے، کم ہے۔

قبل از ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے جس پلیٹ فارم کا اعلان ہوا تھا، ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد اسے مستقل جماعت کے طور پر قادریانیت کے احتساب کے لئے منظم کیا گیا، جبکہ سیاسی و مذہبی طور پر اسلامیان پاکستان کی رہنمائی اور اسلامی نظام کے نفاذ اور اشتافت دین کے لئے ”جمعیت علمائے اسلام پاکستان“ کی تشكیل کی گئی۔ یہ سب اپنائے دارالعلوم کا کارنامہ ہے۔ جمعیت علمائے اسلام پاکستان نے ایوبی دور میں مغربی پاکستان اسمبلی میں شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی عزیزیہ اور قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود عزیزیہ کی قیادت باسعادت میں ”تحفظ ختم نبوت“ کے لئے جو خدمات انجام دیں، وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ غرض مذہبی اور سیاسی اعتبار سے قادریانیت کا احتساب کیا گیا۔ ”مغربی آقاوں“ کے اشارے پر قادریانی ”فوج“، دیگر سرکاری دو ائمہ میں سرگرم عمل تھے۔ علمائے کرام کی مستقل جماعت مولانا محمد علی لاہوری عزیزیہ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری عزیزیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی عزیزیہ، مولانا مفتی محمود عزیزیہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی عزیزیہ، مولانا گل بادشاہ عزیزیہ، مولانا سید محمد یوسف بنوری عزیزیہ، مولانا خیر محمد جالندھری عزیزیہ، مولانا تاج محمود عزیزیہ، مولانا لال حسین اختر عزیزیہ، مولانا مفتی محمد شفیع عزیزیہ، مولانا عبد الرحمن میانوی عزیزیہ، مولانا محمد حیات عزیزیہ، مولانا عبد القیوم عزیزیہ، مولانا عبد الواحد عزیزیہ، مولانا محمد عبد اللہ درخواستی عزیزیہ اور ان کے ہزاروں شاگرد، لاکھوں متولیین اور کروڑوں متعلقین نے جو خدمات سرانجام دیں، وہ سب دارالعلوم کا فیضان نظر ہے۔ سب اسماء گرامی کا سخت حصار و احصاء ممکن نہیں۔ وہ سب حضرات جنہوں نے اس سلسلہ میں خدمات سرانجام دیں، وہ ہمارے ان الفاظ کے لکھنے کے متاج نہیں۔ وہ یقیناً ربِ کریم کے حضور اپنی حسنات کا اجر پاچکے۔ (فنعم اجر العاملین)

### قرارداد رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

رابطہ عالم اسلامی کا سالانہ اجتماع ۲۶ اپریل ۱۹۷۲ء کو منعقد ہوا۔ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی عزیزیہ، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری عزیزیہ اور دوسرے اکابرین دیوبند اس اجتماع میں نہ

صرف موجود تھے بلکہ اس قرارداد کو پاس کرنے کے داعی تھے۔ رابطہ عالم اسلامی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے خلاف قرارداد منظور کی جو دور رسمناگی کی حامل ہے۔ اس سے پوری دنیا کے علمائے اسلام کا قادیانیت کے کفر پر اجماع منعقد ہو گیا۔

## تحریک ختم نبوت ۱۹۷۸ء

اللہ رب العزت کے فضل و احسان کے بوجب ۱۹۷۰ء میں جمیعت علمائے اسلام پاکستان کی مثالی جدوجہد سے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود عزیز اللہ تھی، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی عزیز اللہ تھی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق عزیز اللہ تھی، مولانا عبد الحکیم عزیز اللہ تھی، مولانا صدر الشہید عزیز اللہ تھی اور دیگر حضرات قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹوم حوم برسر اقتدار آئے۔ قادیانیوں نے ۱۹۷۰ء میں پیپلز پارٹی کی دائمی درمی اور افرادی مدد کی تھی۔ قادیانیوں نے پھر پر پرزے نکالے۔ ۱۹۷۳ء میں کوچناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر نشرت میڈیا کل کالج ملتان کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اس کے نتیجے میں تحریک چلی جس کی تفصیل تحریک ختم نبوت جلد سوم میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اسلامیان پاکستان ایک پلیٹ فارم ”مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان“ پر جمع ہوئے، جس کی قیادت دارالعلوم دیوبند کے مرد جلیل، محدث کمیر مولانا سید محمد یوسف بنوری عزیز اللہ تھی نے فرمائی اور قومی اسمبلی میں امت مسلمہ کی نمائندگی کا شرف حق تعالیٰ نے دارالعلوم دیوبند کے عظیم سپوت مفکر اسلام مولانا مفتی محمود عزیز اللہ تھی کو بخشنا۔ یوں قادیانی قانونی طور پر اپنے منطقی انجام کو پہنچے اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ کہاں قادیانی اقتدار کا خواب اور کہاں چوہڑوں، چماروں میں ان کا شمار! اس پوری جدوجہد میں دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتگان کی خدمات اللہ رب العزت کے فضل و کرم کا اظہار ہے۔ غرض دارالعلوم دیوبند کے سرپرست اول حاجی امداد اللہ مہاجر کی عزیز اللہ تھی کی ”اف“ سے تحفظ ختم نبوت کی جو تحریک شروع ہوئی، وہ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری عزیز اللہ تھی کی ”یاء“ پر کامیابی سے سرفراز ہوئی۔

قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے مغلوق جو کارروائی ہوئی وہ قادیانی مسئلہ پر بحث کی ”مصدقہ روپورٹ“ کے نام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کر دی ہے۔ قومی اسمبلی میں دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتگان اور ہمارے اکابر نے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود عزیز اللہ تھی کی قیادت باسعادت میں قادیانیوں کو جس طرح چاروں شانے چت کیا، یہ دستاویز اس پر ”شاید عدل“ ہے۔ قادیانیوں نے اسمبلی میں ایک محضر نامہ پیش کیا تھا، جس کا جواب مولانا مفتی محمود عزیز اللہ تھی اور مولانا سید محمد یوسف بنوری عزیز اللہ تھی کی نگرانی میں مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اور مولانا اسماعیل الحق شہید عزیز اللہ تھی نے لکھا۔ حوالہ جات مولانا محمد حیات عزیز اللہ تھی اور مولانا عبد الرحیم اشعر عزیز اللہ تھی نے فراہم کئے اور قومی اسمبلی میں اسے مفکر اسلام قائد جمیعت مولانا مفتی محمود عزیز اللہ تھی نے پڑھا۔

جناب ذو الفقار علی بھٹو کے بعد جزل محمد ضیاء الحق برسر اقتدار آئے۔ ان کے زمانہ میں پھر قادریانیوں نے پر پرزے نکالے۔ ایک بار وہ نگ لسٹوں کے حلق نامہ میں تبدیلی کی گئی، اس زمانہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جزل مولانا محمد شریف جالندھری عزیزیہ بھاگ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سیکریٹری جزل مفکر اسلام مولانا مفتی محمود عزیزیہ کے پاس راولپنڈی پہنچ، حضرت مفتی صاحب عزیزیہ مطہری ہسپتال میں پاؤں کے زخم کے علاج کے سلسلہ میں زیر علاج تھے، اس حالت میں حضرت مفتی صاحب عزیزیہ نے جزل ضیاء الحق کو فون کیا، آپ کی لالکار سے اقتدار کا نشہ ہر ہوا درود غلطی درست کر دی گئی۔ غلطی نہ تھی، بلکہ حقیقت میں قادریانیوں سے متعلق قانون کو نرم کرنے کی پہلی چال تھی۔ جسے دارالعلوم دیوبند کے ایک فرزند کی لالکار حق نے ناکام بنادیا۔

۱۹۸۲ء میں جزل ضیاء الحق کے زمانہ اقتدار میں پرانے قوانین کی چھانٹی کا عمل شروع ہوا (کہ جو قانون اپنا مقصد حاصل کرچے ہوں، ان کو نکال دیا جائے)، اس موقع پر ابراہام پیدا ہو گیا کہ قادریانیوں سے متعلق ترمیم بھی منسوخ ہو گئی ہے۔ اس پر ملک کے وکلاء کی رائے میں گئی۔ اڑھائی سو وکلاء کے سخنخواہوں سے مجلس تحفظ ختم نبوت نے روز نامہ جنگ میں اشتہار شائع کرایا مولانا قاری سعید الرحمن عزیزیہ، مولانا سمیع الحق شہید عزیزیہ، جزل صاحب کو ملے۔ ان کی کابینہ میں محترم جناب راجہ ظفر الحق وفاتی وزیر تھے۔ ان کے مشورہ سے جزل صاحب نے ایک آرڈی نینس منظور کیا اور قادریانیوں سے متعلق ترمیم کے بارے میں جواباہام پایا جاتا تھا وہ دور ہوا اور اسلامیان پاکستان نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس آرڈی نینس کو اس وقت بھی آئینے تحفظ حاصل ہے۔

## تحریک ختم نبوت ۱۹۸۲ء

جناب بھٹو کے زمانہ میں پاس شدہ آئینی ترمیم پر قانون سازی نہ ہو سکی۔ جزل ضیاء الحق کے زمانہ میں قادریانیوں کی خواہش تھی کہ کسی طرح یہ ترمیم منسوخ ہو جائے، اس کے لئے وہ اندر وطن خانہ سازشوں میں مصروف تھے۔ قادریانی سازشوں اور اشتغال انگیز کارروائیوں سے مسلمانوں کے رد عمل نے تحریک ختم نبوت ۱۹۸۲ء کی شکل اختیار کی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری عزیزیہ اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود عزیزیہ اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اب اس نئی آزمائش میں دارالعلوم دیوبند کے زماء خواجہ خواجہ گان حضرت مولانا خان محمد صاحب عزیزیہ، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، جانشین شیخ بنوریؒ: مولانا مفتی احمد الرحمن عزیزیہ، مولانا محمد اجمل خان عزیزیہ، مولانا عبد اللہ انور عزیزیہ، پیر طریقت مولانا عبد الکریم بیر شریف عزیزیہ، مولانا محمد مراد ہالیجوی عزیزیہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عزیزیہ، مولانا محمد شریف جالندھری عزیزیہ، مولانا میاں سراج احمد دین پوری عزیزیہ، مولانا سید محمد شاہ امر وی عزیزیہ، مولانا عبد الواحد عزیزیہ، مولانا نمیر الدین عزیزیہ کوئٹہ،

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید عزیز اللہی، مولانا محمد لقمان علی و ری عزیز اللہی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا ضیاء القاسمی عزیز اللہی، مولانا منظور احمد چنبوٹی عزیز اللہی، مولانا سید امیر حسین گیلانی عزیز اللہی اور مولانا ڈاکٹر عبد الرزق اسکندر رمد نظله (موجودہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) ایسے ہزاروں علمائے حق نے تحریک کی قیادت کی اور اس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے متعلق پھر قانون سازی کے اس خلاکوپ کرنے کے لئے اتنا قادیانیت آرڈی نیس منظور ہوا۔

یہ آرڈی نیس اب بھی قانون کا حصہ ہے۔ اس سے یہ فوائد حاصل ہوئے :

① ...قادیانی اپنی جماعت کے سربراہ کو امیر المؤمنین نہیں کہہ سکتے۔

② ...قادیانی اپنی جماعت کے سربراہ کو خلیفۃ المؤمنین یا خلیفۃ المسلمين نہیں کہہ سکتے۔

③ ...مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی مرید کو معاذ اللہ "صحابی" نہیں کہہ سکتے۔

④ ...مرزا قادیانی کے کسی مرید کے لئے "رضی اللہ عنہ" نہیں لکھ سکتے۔

⑤ ...مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کے لئے "ام المؤمنین" کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے۔

⑥ ...قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔

⑦ ...قادیانی اذان نہیں دے سکتے۔

⑧ ...قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

⑨ ...قادیانی اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔

⑩ ...قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔

⑪ ...قادیانی اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔

⑫ ...قادیانی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو محروم نہیں کر سکتے۔

⑬ ...قادیانی اپنے آپ کو احمدی نہیں کہہ سکتے۔

⑭ ...غرض کہ کوئی بھی شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے، مثلاً: قربانی نہیں کر سکتے، تلاوت قرآن کریم نہیں کر سکتے۔

بجھہ تعالیٰ! اس قانون کے منظور ہونے سے قادیانی جماعت کا مسالانہ جلسہ جسے وہ ظلیل حج قرار دیتے تھے، پاکستان میں اس پر پابندی لگی۔ قادیانی جماعت کے چیف گرو، لاط پادری مرزا طاہر کو ملک چھوڑ کر لندن جانا پڑا۔ اس تمام تر کامیابی و کامرانی کے لئے "ابنائے دارالعلوم دیوبند" نے جو خدمات سر انجام دیں،

ان کو کوئی منصف مزاج نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس قانون کے نافذ ہوتے ہی قادیانیوں کے لئے ”نہ پائے رفتہ نہ جائے ماندن“ والا قصہ ہو گیا۔

## مقدمات

①... قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت میں اس قانون کو چیخ کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزی حضرت مولانا خواجہ خان محمد عزیزی کے حکم پر کیس کی تیاری اور پیروی کے لئے شہید مظلوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی عزیزی، حضرت مولانا محمد شریف جالندھری عزیزی، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر عزیزی پر مشتمل جماعت نے لاہور ڈیرے لگادیے۔ ملتان عالمی مجلس کے مرکزی کتب خانے سے بیسیوں بکس کتب کے بھر کے لاہور لائے گئے۔ فٹو اسٹیٹ مشین کا اہتمام کیا گیا۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کی لائبریری اس کیس کی پیروی کے لئے جامعہ کے حضرات نے وقف کر دی۔ ۱۵ جولائی سے ۱۲ اگست ۱۹۸۲ء تک اس کی سماعت جاری رہی۔ حضرت امیر مرکزی عزیزی اور خانقاہ رائے پور کی روایات کے امین حضرت اقدس سید نفیس الحسینی عزیزی اور مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود عزیزی (پی ایچ ڈی، لندن) بھی تشریف لاتے رہے۔ لاہور کی تمام جماعتوں نے بھر پور حصہ لیا اور بالکل بہاولپور کے مقدمہ کی یادتازہ ہو گئی۔ اللہ رب العزت نے اپنے فضل و کرم سے نہایت ہی کرم کا معاملہ فرمایا۔ ۱۲ اگست ۱۹۸۲ء کو جب فیصلہ آیا تو قادیانیوں کی رٹ خارج کر دی گئی۔ کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا۔ تفصیلی فیصلہ جسٹس فخر عالم نے تحریر کیا۔

②... قادیانیوں نے اس فیصلہ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کی اپیل بیٹھ سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔ اللہ رب العزت نے فضل فرمایا۔ ۱۲ جنوری ۱۹۸۸ء کو سپریم کورٹ اپیل بیٹھ نے اس اپیل کو بھی مسترد کر دیا۔ اسی طرح قادیانیوں نے لاہور، کوئٹہ، کراچی ہائی کورٹ میں کیس دائر کئے۔ تمام جگہ ان کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرننا پڑا۔ قادیانی ان تمام مقدمات کی اپیل سپریم کورٹ آف پاکستان میں لے کر گئے۔ حق تعالیٰ شانہ نے یہاں بھی فیض یافتگان دارالعلوم دیوبند کو توفیق بخشی۔ اس کی پیروی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنماء حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عزیزی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا علامہ احمد میاں جمادی، شہید اسلام مولانا محمد عبد اللہ عزیزی، قاری محمد امین عزیزی، مولانا محمد رمضان علوی عزیزی، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان عزیزی کے جانشین مولانا قاضی احسان احمد عزیزی، مولانا عبد الرؤوف عزیزی، اور اسلام آباد، راولپنڈی کے

تمام ائمہ و خطباء نے ایمانی جرأت و دینی حیمت کا مظاہرہ کیا۔ یوں ۳ جنوری ۱۹۹۳ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے پانچ حصے صاحبان پر مشتمل بیانی نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔

محمدہ تعالیٰ! ان تمام فیصلہ جات پر مشتمل کتاب ”قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے“ شائع شدہ ہے، جس میں دیگر تفصیلات ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(۳)... اسی طرح قادیانیوں نے جوہا سبرگ افریقہ میں ایک مقدمہ دائر کیا حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا مفتی زین العابدین عزیزی، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عزیزی، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر عزیزی، ڈاکٹر محمود احمد غازی عزیزی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود عزیزی، مولانا منظور احمد چنیوی عزیزی، مولانا منظور احمد الحسینی عزیزی نے اس کی پیروی کے لئے وہاں کے سفر کئے۔ یہ فیصلہ بھی قادیانیوں کے خلاف ہوا۔

### بیرون ممالک

امناع قادیانیت قانون کے نافذ ہوتے ہی قادیانی جماعت کے بھگوڑے چیف گرو مرزا طاہر نے لندن کو اپنا مستقر بنایا۔ ابناۓ دارالعلوم دیوبند وہاں بھی پہنچے۔ سالانہ عالمی ختم نبوت کا انفرس برطانیہ ۱۹۸۵ء سے ہر سال تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتی رہی ہے۔ پاکستان، ہندوستان، عرب، افریقہ و یورپ سے علمائے کرام اور فضلاۓ دارالعلوم دیوبند تشریف لا کر اس کا انفرس سے خطاب کرتے ہیں۔ برطانیہ میں مستقل طور پر قادیانیت کے احتجاب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا مستقل دفتر قائم کیا۔ جہاں سے ختم نبوت کے تحفظ کافر یعنی سرانجام دیا گیا۔ امر یکہ، افریقہ، یورپ کے کئی ممالک ایسے ہیں، جہاں مستقل بنیادوں پر قادیانیت کے خلاف کام ہو رہا ہے اور وہ تمام تر کام بحمدہ تعالیٰ! ابناۓ دارالعلوم دیوبند سرانجام دے رہے ہیں۔ ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کا انفرسوں کے علاوہ تربیتی کو رسز کا سلسہ شروع ہے۔ کتب، لٹریچر کی اشاعت و تقسیم ہو رہی ہے اور اس کام کے لئے دارالعلوم دیوبند میں ہی ”کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت“ قائم کر دی گئی ہے۔

### آثار و نتائج

اکابر دیوبند کی مساعی اور ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے مقاصد و خدمات کا مختصر ساختا کہ آپ کے سامنے آچکا ہے۔ اب ایک نظر ان آثار و نتائج پر بھی ڈال لینا چاہئے جو جماعت کی جہد مسلسل اور امت مسلمہ کے اتفاق و تعاون کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوئے:

- ① ... پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ علاوہ ازیں قریباً تیس اسلامی ممالک قادیانیوں کو کافر، مرتد، دائرة اسلام سے خارج اور خلاف قانون قرار دے چکے ہیں۔
- ② ... ختم نبوت کی تحریک پاکستان میں کامیاب ہوئی تو پوری دنیا پر قادیانیوں کا کفر و نفاق واضح ہو گیا، اور دنیا کے بعد تین ممالک کے مسلمان بھی قادیانیوں کے بدترین کفر سے واقف ہو گئے۔
- ③ ... بہاولپور سے ماریش جوہانبرگ تک کی بہت سی عدالتوں نے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے فیصلے دیے۔
- ④ ... مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک نے صرف پاکستان کو بلکہ دیگر اسلامی ممالک کو قادیانیوں کے غلبہ اور تسلط سے محفوظ کر دیا اور تمام دنیا کے مسلمان قادیانیوں کو ایک سازشی اور مرتدلوہ سمجھ کر ان سے محاط اور چوکنار ہٹنے لگے۔
- ⑤ ... بے شمار لوگ جو قادیانیوں کے دام ہمرنگ زمین کاشکار ہو کر مرتد ہو گئے تھے، جب ان پر قادیانیت کا کفر کھل گیا تو وہ قادیانیت کو چھوڑ کر دوبارہ دامن اسلام سے وابستہ ہو گئے۔
- ⑥ ... ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کا ملازم پیشہ نوجوان طبقہ قادیانیوں سے بے حد معوب تھا۔ چونکہ قادیانی پاکستان میں اعلیٰ مناصب پر قابض تھے، اس لئے وہ ایک طرف اپنے ماتحت عملے میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے اور دوسرا طرف اچھے مناصب کے لئے صرف قادیانیوں کا انتخاب کرتے، اس سے مسلمانوں کے نوجوان طبقہ کی صریح حق تلفی ہوتی تھی اور بہت سے نوجوان اچھی ملازمت کے لائچ میں قادیانی مذہب کے ہمنوا ہو جاتے تھے۔ اب بھی اگرچہ کلیدی آسامیوں پر بہت سے قادیانی فائز ہیں اور ملازمتوں میں ان کا حصہ مسلمانوں کی نسبت اب بھی زیادہ ہے، مگر اب قادیانیوں کے سامنے مسلمان نوجوانوں کا احساس کمتری ختم ہو رہا ہے اور نوجوانوں کی طرف سے مطالبے ہو رہے ہیں کہ قادیانیوں کو ان کے حصہ رسدی سے زیادہ کسی اور ادارے میں نشیط نہ دی جائیں۔
- ⑦ ... قیام پاکستان سے ۱۹۴۷ء تک ”ربوہ“ موجودہ نام ”چناب گر“ مسلمانوں کے لئے ایک منوعہ قصبه تھا۔ وہاں مسلمانوں کے داخلہ کی اجازت نہیں تھی، حتیٰ کہ ریلوے اور ڈاک خانہ کے سرکاری ملازموں کے لئے قادیانی ہونے کی شرط تھی، لیکن اب ”ربوہ“ کی سیکنی ٹوٹ چکی ہے۔ وہاں اکثر سرکاری ملازم مسلمان ہیں۔ ۱۹۴۵ء سے مسلمانوں کی نماز باجماعت بھی ہوتی ہے، اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مدارس و مساجد، دفتر و لائبریری قائم ہیں۔

⑧...قادیانی اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے پر اصرار کیا کرتے تھے، لیکن اب مسلمانوں کے قبرستان میں ان کا دفن کیا جانا منوع ہے۔

⑨...پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور فوجی ملازمتوں کے فارموں میں قادیانیوں کو اپنے مذہب کی تصریح کرنا پڑتی ہے۔

⑩...پاکستان میں ختم نبوت کے خلاف کہنا یا لکھنا تعزیری جرم قرار دیا جا چکا ہے۔

⑪... سعودی عرب، لیبیا اور دیگر اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ منوع ہے اور انہیں "عام کفر کے جاسوس" قرار دیا جا چکا ہے۔

⑫...مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے خلاف لب کشائی کی پاکستان میں اجازت نہیں تھی، مگر اب صورت حال یہ ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

⑬...قادیانی جو یروںی ممالک میں یہ پروپیگنڈہ کیا کرتے تھے کہ: پاکستان میں قادیانیوں کی حکومت ہے اور دارالخلافہ "ربوہ" ہے، وہ اس جھوٹ پر نہ صرف پوری دنیا میں ذلیل ہو چکے ہیں بلکہ خدا کی زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ قادیانی سربراہ کولنڈن میں بھی چین نصیب نہیں۔ ربواہ کا نام مست کراب "چناب نگر" ہے۔ آج قادیانی شہر کا نام مٹا ہے تو وہ وقت آیا چاہتا ہے جب قادیانیت کا نشان بھی مٹے گا، انشاء اللہ العزیز!

**نوٹ:** موضوع کی مناسبت اور سوال کی نوعیت کے پیش نظر صرف علمائے دیوبند کی خدمات تحفظ ختم نبوت کا تذکرہ کیا ہے ورنہ تمام علمائے کرام چاہے وہ بریلوی ہوں یا احمدیت یا شیعہ حضرات، سب اس محاذ پر ایک دوسرے کے شانہ بثانہ رہے۔ سب نے اس محاذ پر گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شائع کردہ کتاب "تحریک ختم نبوت" مکمل سیٹ جو دس جلدیں پر مشتمل ہے، ان میں تمام مکاتب فہر کے اکابر کی سنبھری خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔

# عملی مشق ۵

**سوال...①** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- ① قادیانیوں کے گروہ لاہوری گروپ کی کیا حقیقت ہے؟ اور اس کا قادیانیوں سے کتنی باتوں میں اختلاف ہے؟
- ② قادیانیوں کے گروہ لاہوری گروپ کے کفر کی وجوہات ذکر فرمائیں۔
- ③ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ السلام نے دونوں گروپوں میں کیا فرق ذکر فرمایا ہے؟
- ④ مرزا المعون نے اپنے جھوٹے مجنوہات کے بارے میں کیا دعوے کیے؟ مدلل ذکر کریں۔
- ⑤ دورِ صدیقی سے آج تک تحفظ عقیدہ ختم نبوت کی خدمات کا مختصر ذکر فرمائیں۔
- ⑥ ہمارے سید الطائفہ حضرت امداد اللہ مہاجر علیہ السلام نے اپنے خلیفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ السلام سے کیا فرمایا تھا؟
- ⑦ مرزا قادیانی المعون کی پہلی کتاب اور اس میں ذکر کئے گئے دعوے کیا تھے؟ اور سب سے پہلے کس بزرگ ہستی نے اس پر تبصرہ و تقدیم فرمائی؟
- ⑧ مرزا المعون کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ مرتب کرنے والے اور اس پر دستخط کرنے والے حضرات کے نام بتائیں۔
- ⑨ ۱۳۲۲ھ میں دارالعلوم دیوبند سے کیا فتویٰ جاری ہوا اور اس پر دستخط کرنے والے حضرات کے نام بتائیں۔
- ⑩ ”مقدمہ بہاولپور“ کی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالیے۔
- ⑪ قادیانی کا نفرنس کیا ہے؟ اس کے انعقاد کی ضرورت کیوں پیش آئی؟
- ⑫ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد کب اور کیسے پڑی اور اس مجلس کو قائم کرنے کے لیا مقاصد ہیں؟
- ⑬ مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت کرنے والے اساطین امت کے نام بتائیں۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس کیا ہے؟ اور اس کے چودہ نکات ذکر کریں۔ (۱۴)

”مجلسِ تحفظِ ختم نبوت“ کی مسائی جیلہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے تیرہ آثار و نتائج کا مختصر الفاظ میں ذکر کریں۔ (۱۵)

**سوال ۲** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

مرزا ملعون کے مانے والوں کے تین گروہ ہیں: لاہوری، قادیانی اور ربوبہ (چناب نگر) کے باشندے۔ (۱)

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون کے پیروکار قادیانی تو بالاتفاق کافر ہیں مگر لاہوری گروپ کی کسی نے بھی تکفیر نہیں کی۔ (۲)

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون کے کفر یہ دعووں کو چونکہ لاہوری گروپ صحیح مانتا ہے، اس لئے بالاجماع وہ بھی کافر ہے۔ (۳)

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانے میں دو جھوٹوں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی سر کوبی کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روایہ فرمایا۔ (۴)

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۵      عہدِ صدقی میں مسیلمہ کذاب کی سر کوبی کے لئے حفاظ صحابہ کرام ﷺ اور تابعین عظام  
جنت اللہ علیہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۶      سب سے پہلے اس بہت بڑے فتنہ کی نشاندہی حضرت پیر ہر علی شاہ گواڑوی عزیز الشیعہ نے کی تھی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۷      ”مقدمہ بہاولپور“ میں اس کیس کی بیرونی اکابر علماء نے کی مگر افسوس کہ وہ مقدمہ جیتنہ سکے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۸      امام العصر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری عزیز الشیعہ کے بڑے بڑے نامور شاگردوں نے اس فتنہ کی علمی اور عملی سلطھ پر سر کوبی کی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۹      ۱۹۸۲ء میں جزل ضیاء الحق مرحوم کے انتفاع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کو اپنی سیہ کاریوں کی کھلی چھوٹ مل گئی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

۱۰     جناب ذوالفقار علی بھٹوم رحموم اور جزل ضیاء الحق مرحوم کے فیضلوں سے قادیانیوں کی حقیقی معنی میں سر کوبی ہوئی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

① آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے جھوٹے دعویدار کو اگر کوئی شخص امام، مجدد، مامور من اللہ، مسیح، ظلیٰ بنی تسلیم کرے، ایسا شخص بالاتفاق:

بدعیٰ ہے۔  اہل سنت سے ہے۔  کافر اور مرتد ہے۔

اس کی گنجائش ہے۔  یہ بات روشن خیالی کا تقاضا ہے۔

② مرازائیوں کے دونوں گروہوں (lahori وقادیانی) کو درج ذیل پیش فارم پر بالاتفاق کافر کہا گیا:

پاکستان کی قومی اسمبلی۔  سپریم کورٹ۔

علماء امت کے تمام فتاویٰ۔  کسی نے ذاتی طور پر حکم لگایا۔

ان کے کفر میں اختلاف ہے۔  صرف عوام الناس نے کافر کہا ہے۔

③ تاریخ اسلام میں درج ذیل جھوٹے مدعیٰ نبوت اہل ایمان کے ہاتھوں مارے گئے:

دجال طیجہ اسدی  اسود عنی

مسیلمہ کذاب  مرازاقادیانی ملعون

④ رحمتِ عالم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں جھوٹی نبوت کے دعویداروں کو قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، کو۔  حضرت ضرار بن اوزور رضی اللہ عنہ، کو۔

حضرت فیروز دیلی خلیلی رضی اللہ عنہ، کو۔  حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، کو۔

⑤ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام کی پہلی جنگ جس کو اجماع امت کا درجہ حاصل تھا، جن کے خلاف لڑی گئی وہ:

روم کے عیسائی تھے۔  منافقین تھے۔

نمازوں پڑھنے والے لوگ تھے۔  مسیلمہ کذاب کے پیروکار تھے۔

مرزا قادیانی کے ابتدائی دعووں پر سب سے پہلے تبصرہ تنقید کرنے والے بزرگ تھے:

- |   |  |
|---|--|
| <input type="checkbox"/> مولانا محمد رفیق دلاوری عزیز اللہی | <input type="checkbox"/> سرسید احمد خان                          |
| <input type="checkbox"/> مولانا محمد حسین بٹالوی عزیز اللہی | <input type="checkbox"/> حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری عزیز اللہی |
| <input type="checkbox"/> سید عطاء اللہ شاہ بخاری عزیز اللہی | <input type="checkbox"/> پیر مہر علی شاہ صاحب گوڑوی عزیز اللہی   |

۳۳۲ھ میں دارالعلوم دیوبند سے جاری ہونے والا فتویٰ جس میں قادیانیوں سے رشتہ ناتا  
حرام کہا گیا ہے، اس پر دستخط کرنے والے بزرگ تھے:

- |  |  |
|--|--|
| <input type="checkbox"/> حضرت حکیم الامت تھانوی عزیز اللہی   | <input type="checkbox"/> حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی عزیز اللہی |
| <input type="checkbox"/> حضرت میاں اصغر حسین صاحب عزیز اللہی | <input type="checkbox"/> حضرت مولانا رسول خان صاحب عزیز اللہی    |

بیرونِ ملک قادیانیوں کے خلاف لڑ کے گئے مقدمات میں سب جگہ کامیابی ہوئی، وہ گھبھیں  
یہ ہیں:

- |                                   |                                   |  |
|-----------------------------------|-----------------------------------|--|
| <input type="checkbox"/> مورش     | <input type="checkbox"/> لندن     | <input type="checkbox"/> ٹورنٹو (کینیڈا) |
| <input type="checkbox"/> جوہانبرگ | <input type="checkbox"/> بہاولپور |  |

امتناع قادیانیت آرڈیننس میں قادیانیوں کے متعلق یہ امور طے پائے:

- |  |  |
|--|--|
| <input type="checkbox"/> مرزا کے کسی پیروکار کو صحابی کہنا منع ہے۔ | <input type="checkbox"/> البتہ مسلمان لکھنے کی اجازت ہے۔   |
| <input type="checkbox"/> مذہب کی تبلیغ منع ہے۔                     | <input type="checkbox"/> شعائرِ اسلام استعمال کر سکتے ہیں۔ |
| <input type="checkbox"/> اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد نہیں رکھ سکتے۔ | <input type="checkbox"/> اذان دینا منوع ہے۔                |

تحریک تحفظ ختم نبوت میں نمایاں خدمات انجام دینے والے حضرات یہ ہیں:

- |   |   |  |
|---|---|--|
| <input type="checkbox"/> علامہ انور شاہ کشمیری            | <input type="checkbox"/> مفتی محمد شفیع صاحب        | <input type="checkbox"/> مولانا شبیر احمد عثمانی |
| <input type="checkbox"/> مفتی محمود صاحب                  | <input type="checkbox"/> مولانا سید محمد یوسف بنوری | <input type="checkbox"/> مولانا ظفر علی خاں      |
| <input type="checkbox"/> مولانا ابوالکلام آزاد            | <input type="checkbox"/> مولانا عبد اللہ سندھی      | <input type="checkbox"/> سرسید احمد خان          |
| <input type="checkbox"/> شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم |   |  |

۶

۷

۸

۹

۱۰

# حیات عیسیٰ علیہ السلام

حیات مسیح علیہ السلام پر اسلام، یہودیت  
اور مسیحیت کا نقطہ نظر

## سوال... ①

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ کے بارے میں اسلام، یہودیت، مسیحیت اور مرزائیت کا نقطہ نظر واضح کریں؟

## جواب... ①

پہلے اسلامی نقطہ نظر اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

### حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق اسلامی نقطہ نظر

عقیدہ ختم نبوت کی طرح حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفع و نزول کا عقیدہ بھی اسلام کے بنیادی عقائد اور ضروریات دین میں شامل ہے۔ جو قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور جس کو علمائے امت نے کتب تفسیر، شروح احادیث اور کتب علم کلام میں مکمل توضیحات و تشریحات کے ساتھ منتقل فرمادیا ہے۔

### (الف) حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلامی عقیدہ

۱. حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بطن مبارک سے صرف حضرت جبریل علیہ السلام کی پھونک سے پیدا ہوئے۔
۲. حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اسرائیل کے بنی بن کرم بیوٹ ہوئے۔
۳. یہود نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے بغض و عداوت کا معاملہ کیا۔
۴. یہود نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی مذموم کوشش کی۔
۵. اللہ کے حکم سے فرشتے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا کر زندہ سلامت آسمان پر لے گئے۔

- ۶۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو طویل عمر عطا کی۔
- ۷۔ قرب قیامت میں جب دجال کا خروج ہو گا اور وہ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلائے گا تو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی ایک بڑی علامت کے طور پر نازل ہوں گے۔
- ۸۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔
- ۹۔ دنیا میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حاکم عادل اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے امتی ہونے کی حیثیت سے ہو گا اور اس امت میں آپ جانب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ہوں گے۔
- ۱۰۔ قرآن و حدیث (اسلامی شریعت) پر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلانیں گے۔
- ۱۱۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں (جو اس امت کا آخری دور ہو گا) اسلام کے سوادنیا کے تمام باطل مذاہب مت جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافرنہیں رہے گا۔
- ۱۲۔ نزول کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قوم شعیب (علیہ السلام) میں نکاح کریں گے اور آپ کی اولاد ہو گی۔
- ۱۳۔ پھر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وفات پائیں گے۔
- ۱۴۔ مسلمان حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔
- ۱۵۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضہ اقدس میں دفن کیا جائے گا۔ یہ تمام امور احادیث صحیحہ متوارثہ میں پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، جن کی تعداد ایک سو بیس سے متجاوز ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے: کتاب ”علمات قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام“، ارمنی اعظم پاکستان، حضرت مولانا منقی محمد رفعی عثمانی دامت برکاتہم) اسلامی عقیدہ کے انہم اجزاء یہ ہیں:

- ① ...حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور وہی مسیح ہدایت ہیں، جن کی بشارت کتب سابقہ میں دی گئی ہے۔ وہ سچے نبی کی حیثیت سے ایک مرتبہ دنیا میں معمouth ہو چکے ہیں۔
- ② ...یہود بے بہود کے ناپاک اور گندے ہاتھوں سے ہر طرح محفوظ رہے۔
- ③ ...زندہ بحمد عصری آسمان پر اٹھالئے گئے۔
- ④ ...وہاں بقیدِ حیات موجود ہیں۔
- ⑤ ...قیامت سے پہلے اس کی ایک بڑی علامت کے طور پر بعینہ وہی مسیح ہدایت (حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام) نزول فرمائی مسیح ضلالت (دجال) کو قتل کریں گے۔ ان سے الگ کوئی اور شخص ان کی جگہ مسیح کے نام سے دنیا میں نہیں آئے گا۔

## (ب) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہودیوں کا نقطہ نظر

(۱) یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسحِ ہدایتِ ابھی نہیں آیا (۲) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نامی جس شخص نے اپنے آپ کو مسح اور رسول اللہ کہا ہے (نحوذ باللہ) وہ جادوگر اور جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے والا تھا۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعض وعدات کا معاملہ کیا اور ان کو قتل کرنے اور سولی پر چڑھانے کا منصوبہ بنایا بلکہ ان کے بقول میں منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا دیا، جیسا کہ ارشاد ہے :

﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمُسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ﴾

سورۃ النساء: آیۃ ۱۵۷

”اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا۔“ (ترجمہ شیخ البند) حاصل یہ کہ دعویٰ قتل عیسیٰ بن مریم میں تو تمام یہود متفق ہیں، البتہ ان میں ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ قتل کیے جانے کے بعد اہانت اور تشویر کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا، اور دوسرا فرقہ یہ کہتا ہے کہ سولی پر چار میخ کیے جانے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا۔ (محاضہ علمیہ نمبر ۷ ص ۳ از حضرت قاری محمد عثمان صاحب)

## (ج) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسیحی نقطہ نظر

نصاریٰ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ مسحِ ہدایت آپکے ہیں اور وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں، اس کے بعد ان میں دو فرقے بن گئے:

①... ایک بڑا فرقہ یہ کہتا ہے کہ ان کو یہود نے قتل کیا، سولی پر چڑھایا، پھر اللہ تعالیٰ نے زندہ کر کے ان کو آسمان پر اٹھالیا۔ اور سولی پر چڑھایا جانا، عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اسی لئے عیسائی صلیب کی پوجا کرتے ہیں۔

②... دوسرا فرقہ یہ کہ بغیر قتل و صلب کے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔ پھر یہ دونوں فرقے بالاتفاق اس بات کے قائل ہیں کہ مسحِ ہدایت عین قیامت کے دن جنم ناسوتی (جس کا خارج میں وجود ہو) یا جسم لا ہوتی (جس کا خارج میں وجود نہ ہو) میں خدا بن کر آئیں گے اور مخلوق کا حساب لیں گے۔

حاصل یہ کہ یہود اور نصاریٰ کی اکثریت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت الصلیب کی قائل ہے اور یہود

و تمام نصاریٰ کو ایک مسح ہدایت کا انتظار ہے۔ یہود کو تو اس وجہ سے کہ ابھی یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور نصاریٰ کو اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن برائے فیصلہ خلافت، خدا کی شکل میں آنے والے ہیں۔

(محاضہ علمیہ نمبر ۲ ص ۲)

## (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قادیانی نقطہ نظر

مرزا قادیانی نے اپنی کتب ”ازالہ ادہام، تحفہ گولڑویہ، نزول مسح و رحقیقت الوجی“ وغیرہ میں جو کچھ لکھا ہے، اس کا خلاصہ مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی نے اپنی کتاب ”حقیقی اسلام“ میں تحریر کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ: ”اس بحث کے دوران میں (مرزا قادیانی) نے مندرجہ ذیل اہم مسائل پر نہایت زبردست روشنی ڈالی:

①... یہ کہ حضرت مسح ناصری دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان تھے۔ جو دشمنوں کی شرارت سے صلیب پر ضرور چڑھائے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس لعنتی موت سے بچالیا، اس کے بعد وہ خفیہ اپنے ملک سے بھرت کر گئے۔

②... اپنے ملک سے نکل کر حضرت مسح آہستہ آہستہ سفر کرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے اور وہیں (۸۷ برس کے بعد) ان کی وفات ہوئی، اور وہیں ان کی قبر (سری گنگر کے محلہ خانیار میں۔ ناقل) موجود ہے۔

③... کوئی فرد بشر اس جسم غفری کے ساتھ آسمان پر نہیں جا سکتا۔ اس لئے مسح کے زندہ آسمان پر چلے جانے کا خیال بھی باطل ہے۔

④... بے شک مسح کی آمد ثانی کا وعدہ تھا۔ مگر اس سے مراد ایک شیل مسح کا آنا تھا نہ کہ خود مسح کا۔

⑤... کہ شیل مسح کی بعثت کا وعدہ خود آپ (مرزا قادیانی) کے وجود میں پورا کیا گیا اور آپ ہی وہ مسح موعود ہیں، جس کے ہاتھ پر دنیا میں حق و صداقت کی آخری فتح مقدر ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے قسم کھا کر لکھا ہے: ”میں وہی مسح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے ان احادیثِ صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ و کفی باللہ شھیدا“

(حقیقی اسلام ص: ۲۹، ۳۰)

۔۔۔۔۔

# رفع مسیح الی السماء پر قرآن و سنت کے دلائل

سوال... ②

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کی دست درازیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے آسمانوں پر اٹھالیا۔ آپ قرآن و احادیث صحیح کی روشنی میں اس عقیدہ کو ثابت کریں؟

جواب... ②

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھایا جانا قرآن و احادیث متواترہ سے ثابت ہے

..... دلیل ① .....

﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَعِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيْكَ وَرَأْفِعُكَ إِلَيَّ وَمُظْهِرُكَ مِنَ الظِّنَّ كُفُرُوا وَجَاءِكُلُّ الظِّنَّ إِلَيْكَ بَعْدُ فَوْقَ الظِّنَّ كُفُرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ قِيمًا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾ (سورۃ آل عمران، آیہ: ۵۵)

ترجمہ: ”جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور تم کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو منکر ہیں اور جو لوگ تمہارا کہنا منے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں ان لوگوں پر جو کہ منکر ہیں، روزِ قیامت تک۔ پھر میری طرف ہو گی سب کی واپسی۔ سو میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا، ان امور میں جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے۔“

اس آیت کریمہ کے متصل ماقبل کی آیت کریمہ وَمَكْرُوْهٗ وَمَكْرُهُ اللَّهُ میں باری تعالیٰ کی جس خفیہ و کامل تدبیر کی جانب اشارہ فرمایا گیا تھا، اس کی تفصیل حسب بیان مفسرین آیت مذکورہ میں فرمائی گئی ہے۔ اس محکم تدبیر کے وقوع سے پہلے ہی جب کہ یہود بے بہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے قیام کا محاصرہ کر کے قتل و سولی پر چڑھانے کا ناپاک منصوبہ بنارہے تھے، حضرت حق جل مجدہ نے ایسے خطرناک وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینے کے لئے بشارة دے دی کہ آپ کے دشمن خاب و خاسر ہیں گے۔ اس سلسلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے فرمائے گئے:

①... میں تجھے پورا پورا لے لوں گا۔

- ۱... اور تجھے اپنی طرف (آسمان پر) اٹھالوں گا۔
- ۲... اور تجھے کفار (یہود) کے شر سے صاف بچالوں گا۔
- ۳... تیرے تبعین کو تیرے دشمنوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔
- ۴... چار وعدے اس لئے فرمائے گئے کہ یہود کی سازش میں یہ تفصیل تھی کہ:
- ۱... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑیں۔
  - ۲... اور طرح طرح کے عذاب دے کر ان کو قتل کریں۔
  - ۳... اور خوب رسو اور ذلیل کریں۔
- ۵... اور اس ذریعہ سے ان کے دین کو فنا کریں کہ کوئی ان کا تبع و نام لیوا بھی نہ رہے۔
- ﴿لَهُذَا أَنَّكَطْرَنَّ نَّكَطْرَنَّ كَمِيلَةً مُمْتَوْفِيَّكَ﴾ فرمایا، یعنی تم کو بھر پور لینے والا ہوں۔ تم میری حفاظت میں ہو۔
- ﴿أَرَادَهُ أَيْدَاءُ قُتْلَ كَمِيلَةً مُمْتَوْفِيَّكَ﴾ کے مقابلہ میں ”رَأَفِعُكَ إِلَىَّ“ فرمایا۔ یعنی میں تم کو آسمان پر اٹھالوں گا۔
- ﴿أَوْ رَسُوا أَوْ رَذْلِيلَ كَمِيلَةً مُمْتَوْفِيَّكَ﴾ کے مقابلہ میں ”مُظَهِّرَكَ مِنَ الْذِينَ كَفَرُوا“ فرمایا، یعنی میں تم کو ان یہود نام سعدوں سے پاک کروں گا۔ رسولی و بے حرمتی کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔
- ﴿أَوْ آپَ كَمِيلَةً مُمْتَوْفِيَّكَ﴾ کو مٹانا اور دین میتھی کو نیست و نابود کرنے والوں کے مقابلہ میں: ”جَائِلُ الْذِينَ اتَّبَعُوكَ“ فرمایا، یعنی تیرے رفع کے بعد تیرے تبعین کو ان کفار پر غلبہ دوں گا۔
- تَوْفِیٰ کے معنی:

بہر حال! پہلا وعدہ لفظ ”تَوْفِیٰ“ سے فرمایا گیا ہے۔ اس کے حروف اصلیہ ”وفا“ ہیں، جس کے معنی ہیں: پورا کرنا۔ چنانچہ استعمال عرب ہے: وَفِي بَعْهَدٍ أَنْ أَنْوَعَهُ بُورَاكِيَا۔ (لسان العرب: ج ۱۵، ص ۳۹۸)

باب تفعل میں جانے کے بعد اس کے معنی ہیں: اخْذُ الشَّيْءَ وَ افْيَأْ (بیضاوی: ج ۲، ص ۱۵) یعنی کسی چیز کو پورا پورا لینا۔ تَوْفِیٰ کا مفہوم جنس کے درجہ میں ہے، جس کے تحت یہ تمام انواع آتی ہیں: موت، نیند اور رفع جسمانی۔ چنانچہ امام رازی عَلِیِّ الشَّیْعَہ فرماتے ہیں: ”قُولَهُ (إِلَيْهِ مُمْتَوْفِيَّكَ) يَدْلُلُ عَلَى حُصُولِ التَّوْفِیٰ وَ هُوَ جِنْسٌ تَخْتَهَهُ أَنْوَاعٌ بَعْضُهَا إِلَيْهِ وَ بَعْضُهَا إِلَيْهِ صَعَادٌ إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا قَالَ بَعْدَهُ (وَ رَأَفِعُكَ إِلَىَّ) كَانَ هَذَا تَعْبِيْنًا لِلنَّوْعِ وَ لَمْ يَكُنْ تَكْرَارًا“ (تفسیر کیرزیر آیت عیسیٰ انی متفیک ص ۷۲ ج ۲)

**ترجمہ:** ”باری تعالیٰ کا ارشاد اِنِّی مُتَوَفِّیَکَ صرف حصول تَوْفِیٰ پر دلالت کرتا ہے، اور وہ ایک جنس ہے، جس کے تحت کئی انواع ہیں۔ کوئی بالموت اور کوئی بالرفع الی السماء۔ پس جب باری تعالیٰ نے اس کے بعد وَرَأْفِعُکَ إِلَى فرمایا تو اس نوع کو متعین کرنا ہوا (رفع الی السماء) نہ کہ تکرار۔“

یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ کسی لفظِ جنس کو بول کر اس کی خاص نوع مراد لینے کے لئے قرینہ حالیہ و مقالیہ کا پایا جانا ضروری ہے، تو یہاں تَوْفِیٰ بمعنی رفع جسمانی الی السماء لینے کے لئے پہلا قرینہ یہ ہے کہ اس کے فوراً بعد وَرَأْفِعُکَ إِلَى فرمایا گیا۔ رفع کے معنی ہیں: اوپر اٹھالینا۔ کیونکہ رفع، وضع و خفض کی ضد ہے، جس کے معنی نیچے رکھنا اور پست کرنا ہے۔

اور دوسرا قرینہ ”وَمُظَهِّرُکَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا“ ہے، کیونکہ تطہیر کا مطلب یہی ہے کہ کفار (یہود) کے ناپاک ہاتھوں سے آپ کو صاف بچالوں گا۔

چنانچہ ابی جریح عَلِیِّی سے محدث ابن جریر عَلِیِّی نے نقل فرمایا ہے: ”عَنْ أَبِي جُرَيْحَ بْنِ قُولَةَ (إِنَّ مُتَوَفِّيَكَ وَرَأْفِعُكَ إِلَىٰ وَمُظَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا) قَالَ فَرْفُعَةٌ إِلَيْهِ تَوْفِيقِهِ إِلَيْهِ وَتَنْظِهِرَةٌ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا“ (تفہیر ابن جریر ج ۳ ص ۲۹۰)

**ترجمہ:** ”باری تعالیٰ کا ارشاد گرامی ”مُتَوَفِّیَکَ“ کی تفسیر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالینا ہی آپ کی تَوْفِیٰ ہے اور یہی کفار سے ان کی تطہیر ہے۔“

اور تیسرا قرینہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوعہ ہے جس کو امام بیہقی عَلِیِّی نے نقل فرمایا ہے اور جس میں نزول من السماء کی تصریح ہے: ”كَيْفَ آتَتُمْ إِذَا نَزَّلَ إِبْرَيْمَ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءَ فِي كُمْ“ (کتاب الاسماء والصفات ص: ۲۰۳)

اس لئے کہ نزول سے پہلے رفع کا ثبوت ضروری ہے۔ اسی طرح جب یہ لفاظ موت کے معنی دے گا تو قرینہ کی احتیاج ہو گی، مثلاً:

﴿ قُلْ يَتَوَفَّكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِلَ إِلَيْكُمْ ﴾ (سورۃ السجدة: آیہ ۱۱)

**ترجمہ:** ”اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ تم کو قبض کرے گا ملک الموت جو تم پر مقرر کیا گیا ہے (یعنی تم کو مارے گا)۔“

اس میں ملک الموت قرینہ ہے۔ دیگر متعدد آیات میں بھی بر بنائے قرآن تَوْفِیٰ بمعنی موت آیا ہے۔ کیونکہ موت میں بھی تَوْفِیٰ یعنی پوری گرفت ہوتی ہے۔ ایسے ہی جہاں نیند کے معنی دے گا تو بھی

قرینہ کی ضرورت ہو گی۔ مثلاً: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّكُمْ بِاللَّيلِ﴾ (سورہ الانعام: آیہ ۶۰)

**ترجمہ:** ”خدا ایسی ذات ہے کہ تم کورات کے وقت پورا لے لیتا ہے، یعنی سلااد لیتا ہے۔“

یہاں لیل اس بات کا قرینہ ہے کہ توفی سے مراد نوم ہے، کیونکہ وہ بھی توفی (پوری پوری گرفت) کی ایک نوع ہے۔ یہ تمام تفصیلات بلغاء کے استعمال کے مطابق ہیں، البتہ عام لوگ توفی کو اماتت اور قبضِ روح کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

چنانچہ ”کلیات ابوالبقاء“ میں ہے: ”الْتَّوْفِيُّ إِلَى الْإِمَاتَةِ وَقَبْضُ الرُّوْحِ وَعَلَيْهِ اسْتِعْمَالُ  
الْعَامَّةِ أَوِ الْإِسْتِيَّفَاءِ وَأَخْدُلُ الْحَقِّ وَعَلَيْهِ اسْتِعْمَالُ الْبَلْغاَءِ“ (کلیات ابوالبقاء: ۱۲۹)

یعنی عام لوگ توفی کو ”amat“ اور ”قبضِ روح“ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اور بلغاء ”پورا پورا اوصول کرنے“ اور ”حق لے لینے“ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

بہرحال ازیر بحث آیت کریمہ میں بر بنائے قرآن توفی کے معنی: قبض اور پورا پورا، یعنی جسم مع الروح کو اپنی تحویل میں لے لینے کے ہیں، اماتت کے نہیں ہیں۔ البتہ قبضِ روح بصورت نیند کے معنی ہو سکتے ہیں، کیونکہ قبضِ روح کی دو صورتیں ہیں: ایک مع الامساک اور دوسرا میں مع الارسال۔ تو اس آیت میں توفی بقرینہ رافیعہ رَأَيَّ بمعنی نیند ہو سکتی ہے اور یہ ہمارے مدعای کے خلاف نہیں ہو گا، کیونکہ نیند اور رفع جسمی میں جمع ممکن ہے۔ چنانچہ مفسرین کی ایک جماعت نے اس کو اختیار کیا ہے: ”الثَّانِي الْمُرَادُ بِالْتَّوْفِيِّ  
الْتَّوْمُرُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى: اللَّهُ يَتَوَفَّ إِلَيْهِ الْأَنْفُسُ حِينَ مَوْقِهَا وَالْيَقِинُ لَمْ تَمَّتْ فِي مَنَائِهَا  
فَجَعَلَ النَّوْمَ وَفَاتَةً وَكَانَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَلْنَامَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ وَهُوَ نَائِمٌ لِئَلَّا يَلْحَقَهُ خَوْفٌ“

(خازن ج ۱ ص ۳۵۵)

## ..... دلیل ② .....

﴿وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيْنًا ○ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ط﴾ (سورہ النساء، آیہ: ۱۵۷، ۱۵۸)

**ترجمہ:** ”اوہ اس کو قتل نہیں کیا ہے شک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف۔“ (ترجمہ شیخ ابن حجر)  
یہودیوں کی جانب سے محاصرہ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کے زندہ رفع جسمانی کا جو وعدہ خداوندی ہوا تھا، اس کے پورا ہونے کی اطلاع مذکورہ بالا آیات کریمہ میں دی گئی ہے۔

## لفظ رفع کی تحقیق

رفع کے لغوی معنی ”اوپر اٹھانا“ بتائے جا چکے ہیں۔ المصباح المنیر میں مذکور ہے: ”فَالْرَّفْعُ فِي الْأَجْسَامِ حَقِيقَةٌ فِي الْحَزْكَةِ وَالْإِنْتِقَالِ وَفِي الْبَعَانِ حَمْوُلٌ عَلَى مَا يَقْتَضِيهِ الْمَقَامُ“  
(المصباح المنیر ص: ۱۳۹)

**ترجمہ:** ”لفظ رفع جسموں کے متعلق حقیقی اور معنی کی رو سے حرکت اور انتقال کے لئے ہوتا ہے اور معانی کے متعلق جیسا موقع و مقام ہو دیکی مراد ہوتی ہے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ ”رفع“ کے حقیقی و ضعی معنی جب کہ اس کا متعلق جسم ہو یہی ہے کہ اس کو نیچے سے اوپر حرکت دے کر منتقل کر دینا۔ اس حقیقی معنی کو جبکہ اس کو اختیار کرنے میں کوئی دشواری نہیں اور محاورات میں اس کی بہت سی نظریں بھی موجود ہیں، مثلاً: حضرت زینب رض کے صاحزادے کے انتقال کی حدیث میں آتا ہے:

”فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ الصَّدِيقِ“ (مشکوہ ص: ۱۵۰)

ترجمہ: ”یعنی وہ لڑکا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ) آپ کے پاس اٹھا کر لا یا گیا۔“

اور اہل زبان بولا کرتے ہیں:

”وَرَفَعُوا الزَّرْعَ حَمْلُوهَ بَعْدَ الْحِصَادِ إِلَى الْبَيْدَارِ“ (اساس البلاغۃ)

ترجمہ: ”کھیت کاٹ کر اور غلمہ اٹھا کر خرمن گاہ میں لے آیا۔“

بہر حال ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ“ میں رفع جسمانی مع الروح تو یقیناً مراد ہے، جو اس کا حقیقی معنی ہے کیونکہ ”ا“ ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجح ہے۔ جو جسد مع الروح کا نام ہے نہ کصرف روح کا، جیسا کہ ارشاد ہے:

”وَرَفَعَ أَبْوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ (سورۃ یوسف: آیہ ۱۰۰)“

ترجمہ: ”یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو تخت پر چڑھا کر بٹھایا۔“

اور جہاں قرینہ پایا جائے گا وہاں لفظ رفع مجاز اصراف رفع منزالت کے معنی دے گا۔ اس کے ساتھ رفع جسم کے معنی نہیں لئے جاسکتے، کیونکہ حقیقت و مجاز کا جمع ہونا جائز نہیں ہے، جیسے ارشاد ہے:

”وَرَفَعَنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَتٍ“ (سورۃ الزخرف: آیہ ۳۲)

ترجمہ: ”اور ہم نے ایک کو دوسرے پر رفت دے رکھی ہے۔“

بہر حال! ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ“ میں نہ تو حقیقی معنی متذعر ہیں اور نہ کوئی قرینہ صارفہ موجود ہے۔

اس لئے یہاں صرف رفع منزلت کے معنی نہیں ہو سکتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کو سمجھنے کے لئے ایک آیت بھی کافی تھی مگر قرآن کریم میں دو جگہ صراحتاً الفاظ رفع کے ساتھ اس کو بیان فرمایا گیا۔ لیکن بے بصیرت و بے بصارت قادیانی گروہ یہی رٹ لگاتا رہتا ہے کہ: ”سارے قرآن شریف میں ایک بھی الیٰ نہیں کہ جس سے حضرت مسیح علیہ السلام کا زندہ بحیہ عصری آسمان پر اٹھایا جانا ثابت ہو“، فَسَحْقًا لَهُمْ!

حالانکہ مذکورہ دو آیتوں کے علاوہ متعدد آیات کریمہ سے رفع عیسیٰ علیہ السلام کا بحیہ کا مضمون ثابت ہے، مثلاً:

① ... وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ (سورۃ النساء: آیہ ۱۵۹)

② ... وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلْسَّاعَةِ (سورۃ الزخرف: آیہ ۶۱)

③ ... وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَ مِنَ الصَّلِحِينَ (سورۃ آل عمران: آیہ ۳۶)

(تفصیلات کے لیے ”قادیانی شہبات کے جوابات، کامل“ ملاحظہ فرمائیں)

## احادیث نبویہ سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

حدیث ①... ((عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْبَعْثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءَ شَرْقَ دِمْشَقَ بَيْنَ مَهْرُوَدَتَيْنِ وَأَضِعَاً كَفَيْهِ عَلَى أَجْبَحَةِ مَلَكَيْنِ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لِلَّيْلِ فَيَقْتُلُهُ)) (مسلم ج ۲۴ ص ۴۰، باب ذکر الدجال)

ترجمہ: ”حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیویوں فرمائیں گے، وہ دمشق کی جامع مسجد کے سفید مشرقی مینار کے پاس اتریں گے، وہ دوزرد چادریں پہنے ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے، پھر وہ دجال کی تلاش میں نکلیں گے، تا آنکہ اسے باب لد کے مقام پر پائیں گے، پھر اسے قتل کر دیں گے۔“

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بطور مجذہ ان کے منہ کی ہوا حد نگاہ تک پہنچ گی اور اس سے کافر مرنیں گے۔

حدیث ②... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ)) (كتاب الاسماء والصفات للبيهقي ص: ۳۰۱)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری خوشی کا اس وقت کیا

حال ہو گا، جبکہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہو گا (یعنی امام مہدی تھا میرے امام ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بادا جو دسابق نبی و رسول ہونے کے امام مہدی کی اقتداء کریں گے)۔“

**تنبیہ ۱** ... اس حدیث میں لفظ من السمااء کی صراحت ہے۔

**تنبیہ ۲** ... اس حدیث سے یہی معلوم ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔

حدیث ۳ ... (( قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَفَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ أَنْبَأَنَا فَتَادَةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَالٍ أُمَّهَا تَهْمُمُ شَتَّىٰ وَدِينُهُمُ وَأَجْدُوَانِي أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَّيْنِي بَيْنِي وَبَيْنِهِ وَأَنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُجْرَةِ وَالْبَيْاضِ عَلَيْهِ ثَوْبَانٌ هُمْ ضَرَارٌ كَانَ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنَّ لَمْ يُصْبِهِ بِلَلْ فَيَدْقُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضْعُ الْجِزِيرَةَ وَيَدْعُ النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا إِلَّا إِلَيْهِ إِلَلَهٌ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ثُمَّ تَقْعُدُ الْأَمْنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ دُمَعُ الْإِبْلِ وَالْمَاءُ مَعَ الْبَقَرِ وَالنَّبَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبُ الصِّبِيَّانُ بِالْحَيَّاتِ لَا تَضُرُّهُمْ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَّ وَيُصْلَى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ))

(وکذا رواه ابو داؤد کذا في تفسير ابن کثیر ج ۱ ص ۵۸، زیر آیت و ان من اهل الكتاب.

قال الحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، رواه ابو داؤد واحمد باسناد صحيح، فتح الباری ج ۶ ص ۳۵)

**ترجمہ:** ”امام احمد بن حنبل علیہ الشیعہ اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام انبیاء علائی بھائی ہیں۔ مانیں مختلف یعنی شریعتیں مختلف ہیں اور دین یعنی اصول شریعت سب کا ایک ہے۔ اور میں عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں، اس لئے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ وہ نازل ہوں گے۔ جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ میانہ قد ہوں گے، رنگ ان کا سرخ اور سفیدی کے درمیان ہو گا، ان پر دور نگے ہوئے کپڑے ہوں گے، ہر کی یہ شان ہو گی کہ گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے، اگرچہ اس کو کسی قسم کی

تری نہیں پہنچی ہوگی صلیب کو توڑیں گے، جزیہ کو اٹھائیں گے، سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو قتل کرائے گا۔ پھر تمام روئے زمین پر ایسا من ہو جائے گا کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپ کے ساتھ کھلینے لگیں گے، سانپ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیں سال ٹھہریں گے، پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ السلام فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی وفات نہیں ہوئی، آسمان سے نازل ہونے کے بعد قیامت سے پیشتر جب یہ تمام باتیں ظہور میں آجائیں گی تب وفات ہوگی۔

حدیث ④... ((عَنْ الْحَسَنِ (مُرْسَلًا) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِلَّهِ يَهُوَدَ إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ))

(آخرجه ابن کثیر فی تفسیر آل عمران ج ۱ ص ۳۶۶)

**ترجمہ:** ”امام حسن بصری علیہ السلام سے مرسلًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک نہیں مرے، زندہ ہیں، اور وہی دن قیامت سے قبل واپس تشریف لائیں گے۔“

حدیث ⑤... ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَنْذُلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَنْزَوُ جُوْنَيْلَدُلَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمْوُتُ فَيُدْفَنُ مَعِنِّي فِي قَبْرِيْ فَاقُومُ اَنَا وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِيْ وَاحِدٌ بَيْنَ اَنِّيْ بَكْرٌ وَعُمْرًا)) (رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفا، کتاب الاذاحہ ص ۱۷۷، مشکوٰۃ ص ۲۸۰)

باب نزول عیسیٰ ابن مریم

**ترجمہ:** ”عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ آئندہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے۔ (اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے پیشتر زمین پر نہ تھے بلکہ زمین کے بال مقابل آسمان پر تھے) اور شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور وہ پینتالیس سال رہیں گے پھر ان کا انتقال ہو گا اور میرے قریب مدفن ہوں گے۔ قیامت کے دن میں مسیح ابن مریم کے ساتھ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان قبر سے اٹھوں گا۔“

حدیث ⑥... ((حَدَّثَنِي الْمُشْتَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَهِيمِ عَنِ الرَّبِيعِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَكْبَرُ الْقَيْوُمُ) قَالَ إِنَّ النَّصَارَىٰ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَاصَّمُوهُ فِي عِيسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ وَقَالُوا لَهُمَا مَنْ أَبْوَاهُ وَقَالُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذْبُ وَالْبَهْتَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا فَقَالَ لَهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ وَلَدًا لَّا هُوَ يَشْبِهُ أَبَاهُ قَالُوا بَلِّي قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا حَمِّلَ لَا يَمْوُتُ وَإِنَّ عِيسَىٰ يَأْتِي عَلَيْهِ الْفَنَاءُ قَالُوا بَلِّي قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا حَمِّلَ شَيْئًا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَكُوُنُهُ وَيَحْفَظُهُ وَيَرْزُقُهُ قَالَ أَلَسْتُمْ فَهَلْ يَمْلِكُ عِيسَىٰ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا قَالُوا: لَا! قَالَ أَفَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْفِي عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ قَالُوا بَلِّي. قَالَ فَهَلْ يَعْلَمُ عِيسَىٰ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلِمَ قَالُوا لَا. قَالَ فَإِنَّ رَبَّنَا صَوَرَ عِيسَىٰ فِي الرَّحْمَمَ كَيْفَ شَاءَ فَهَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا بَلِّي قَالَ رَبَّنَا لَا يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَلَا يَشَرُبُ الشَّرَابَ وَلَا يُحِدِّثُ الْحَدَثَ قَالُوا بَلِّي قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا لَا يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَلَا يَشَرُبُ الشَّرَابَ وَلَا يُحِدِّثُ الْحَدَثَ قَالُوا بَلِّي قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ عِيسَىٰ حَمَلَتْهُ إِمْرَأَةٌ كَمَا تَحْمِلُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ وَضَعَتْهُ كَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةَ وَلَدَهَا ثُمَّ غَذَى كَمَا يُغَذِّي الصَّيْبَى ثُمَّ كَانَ يَطْعَمُ الطَّعَامَ وَيَشَرُبُ الشَّرَابَ وَيُحِدِّثُ الْحَدَثَ قَالُوا بَلِّي قَالَ فَكَيْفَ يَكُونُ هَذَا كَمَا زَعَمْتُمْ؟ قَالَ فَعَرِفُوا ثُمَّ آبَوَا إِلَّا حُجُودًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَكْبَرُ الْقَيْوُمُ) (تفسیر ابن جریر ص ۱۳۳ ج ۳)

ترجمہ:

”ریچ سے ”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَكْبَرُ الْقَيْوُمُ“ کی تفسیر میں منقول ہے کہ جب نصاریٰ نجراں، بنی کریم ﷺ خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی اوہیت کے بارے میں آپ ﷺ سے مناظرہ اور مکالمہ شروع کیا اور یہ کہا کہ اگر حضرت مسیح، ابن اللہ نہیں ہیں تو پھر ان کا باپ کون ہے؟ (مراد کہ اگر حضرت عیسیٰ کا باپ نہیں تو ان کو اللہ ہی کا بیٹا کہنا چاہئے) حالانکہ خدا وہ ہے جو لا شر کیک ہے، بیوی اور اولاد سے پاک اور منزہ ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے ان سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہہ: کیوں نہیں! بے شک ایسا ہی ہوتا ہے۔ (یعنی جب یہ تسلیم ہو گیا کہ بیٹا، باپ کے مشابہ ہوتا ہے) تو اس قاعدہ سے حضرت مسیح بھی خدا کے مثال اور مشابہ ہونے چاہتیں، حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ خدا بے مثل ہے۔ ”لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْئٌ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوا أَحَدٌ“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ ہمارا

پروردگار حی لایموت ہے، یعنی زندہ ہے، کبھی نہ مرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام پرموت اور فنا آنے والی ہے۔ (اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں، مرے نہیں بلکہ زمانہ آئندہ میں ان پرموت آئے گی) انصاری نجراں نے کہا: بے شک! صحیح ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کشم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار ہر چیز کا قائم کرنے والا، تمام عالم کا گنجہاں اور حافظہ اور سب کا رزاق ہے۔ انصاری نے کہا: بے شک! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی کیا ان چیزوں کے مالک ہیں؟ انصاری نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کو معلوم ہے کہ اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ انصاری نے کہا: نہیں۔ بے شک! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا عیسیٰ کی بھی بھی شان ہے؟ انصاری نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ کو حرم مادر میں جس طرح چلا، بنایا؟ انصاری نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ اللہ نہ کھانا کھاتا ہے، نہ پانی پیتا ہے اور نہ بول و بر از کرتا ہے۔ انصاری نے کہا: بے شک! آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور عورتوں کی طرح ان کی والدہ مطہرہ حاملہ ہوئیں اور پھر مریم صدیقہ نے ان کو جنا، جس طرح عورتیں بچوں کو جنا کرتی ہیں، پھر عیسیٰ علیہ السلام کو بچوں کی طرح غذا بھی دی گئی۔ حضرت مسیح کھاتے بھی تھے، پیتے بھی تھے اور بول و بر از بھی کرتے تھے۔ انصاری نے کہا: بے شک! ایسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام کس طرح خدا کے بیٹے ہو سکتے ہیں؟، "ансاری نجراں نے حق کو خوب پہچان لیا مگر دیدہ و دانستہ اتباع حق سے انکار کیا۔ اللہ عزوجل نے اس بارے میں یہ آیتیں نازل فرمائیں: "أَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ"

## ایک ضروری تنبیہ

ان تمام احادیث اور روایات سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ احادیث میں جس مسیح کے نزول کی خبر دی گئی، اس سے وہی تصحیح مراد ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ جو حضرت مریم کے بطن سے بلا باپ کے نفخ جریل علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور جن پر اللہ نے انجیل اتاری۔ معاذ اللہ! نزول سے امت محمدیہ میں سے کسی دوسرے شخص کا پیدا ہونا مراد نہیں کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کا شیل ہو۔ ورنہ اگر احادیث نزول مسیح سے کسی مثیل مسیح کا پیدا ہونا مراد ہوتا تو بیان نزول کے وقت آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا آیت کو بطور استشهاد تلاوت کرنے کا کیا مطلب ہو گا؟ معاذ اللہ! اگر احادیث سے نزول میں شیل مسیح اور مرزا کا قادیانی میں پیدا ہونا مراد ہے تو لازم آئے گا کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں مسیح کا ذکر آیا ہے، سب جگہ مثیل مسیح اور مرزا قادیانی

ہی مراد ہو۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کا نزول مسیح کو ذکر فرمائے بطور اشتبہ آیت کو تلاوت کرنا اس امر کی صریح دلیل ہے کہ حضور ﷺ کا مقصود مسیح ابن مریم کے نزول کو ہی بیان کرنا ہے جن کے بارے میں یہ آیت اتری، کوئی دوسرا مسیح مراد نہیں۔ اسی طرح امام بخاری اور دیگر انہمہ احادیث کا احادیث نزول کے ساتھ سورہ مریم اور آل عمران اور سورہ نساء کی آیات کو ذکر کرنا اس امر کی صریح دلیل ہے کہ احادیث میں انہی مسیح ابن مریم کا نزول مراد ہے کہ جن کی توفی (اٹھائے جانے) اور رفع ای اسماء کا قرآن میں ذکر ہے۔ حاشا وکا! قرآن کریم کے علاوہ احادیث میں کوئی دوسرا مسیح مراد نہیں، دونوں جگہ ایک ہی ذات مراد ہے، وہ عیسیٰ ابن مریم ہی ہے۔

### ضروری نوٹ

آنحضرت ﷺ سے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی سو سے زائد احادیث متفقہ ہیں جن میں سے مندرجہ بالاچھ احادیث کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ ہر حدیث میں قادیانیوں کے نظر یہ کارڈ ہے۔

① ... پہلی حدیث، میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا دمشق کے مشرقی مینارہ کے پاس اترنا، فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر اترنا، اور بابِ لد (جو فلسطین کے ایک گاؤں کا نام ہے) پر دجال کو قتل کرنے کا ذکر ہے۔

② ... دوسری حدیث، میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کی صراحت ہے۔

③ ... تیسرا حدیث، میں آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ عیسیٰ ابن مریم جن کے اوپر میرے درمیان کوئی نبی نہیں، وہی نازل ہوں گے۔

④ ... چوتھی حدیث، میں ”لَمْ يَمْنُعْ“ اور ”رُجُوعٌ“ کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے۔

⑤ ... پانچویں حدیث، میں ”نُزُولٌ إِلَى الْأَرْضِ“ کی صراحت ہے۔

⑥ ... چھٹی حدیث میں ”يَأَيُّهَا عَلَيْهِ الْفَنَاءُ“ کی تصریح ہے۔

### ایک چیلنج

کتب احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا توباب ہے، ساری کائنات کے قادیانی مل کر کسی حدیث کی کتاب سے وفات مسیح کا باب نہیں دکھاسکتے۔

**فائده** ..... حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید علیہ السلام کے رسائل ”نزول عیسیٰ علیہ السلام“ متعلق مندرجہ ”تحفہ قادیانیت“ جلد دوم (جدید) قابل دید ہے۔

## حیاتِ مسیح علیہ السلام کے خلاف قادیانی عقیدہ کی اصل وجہ

السؤال... ۳

مرزا بیوں کو اس مسئلہ سے کیوں دچکی ہے؟ مرزا تو مدعاً نبوت ہے، پھر ان کو مسئلہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام سے کیا سروکار؟ وضاحت سے لکھیں؟

جواب... ۳

مرزا غلام احمد قادیانی ابتداء میں خود حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا اور قرآن مجید کی آیات سے مسیح علیہ السلام کی حیات پر استدلال کرتا تھا:

”یہ آیت (هُوَ الّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ) جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاکیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“

(براہین احمدیہ ج، خزانہ ج ۱ ص ۵۹۳، و مثله باذن تحریر چشمہ معرفت خزانہ ج ۲۳ ص ۹۱)

حیاتِ مسیح علیہ السلام کا ابتداء میں مرزا قائل تھا، لیکن دعویٰ نبوت کے لئے اس نے بتدریج مراحل طے کئے۔ پہلے خادم اسلام، پھر مبلغ اسلام، مامورِ ملک اللہ، مجدد ہونے کے دعوے کئے۔ اصل مقصود دعویٰ نبوت تھا۔ منصوبہ بندی یہ کی کہ پہلے شیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جائے، مسیح بنے کے لئے حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکاوٹ تھا، اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے وفاتِ مسیح کا عقیدہ تراشا۔ پھر کہا کہ چونکہ احادیث میں مسیح علیہ السلام کا آنا ثابت ہے، وہ فوت ہو گئے ہیں تو ان کی جگہ میں شیلِ مسیح بن کر آیا ہوں اور میں ان سے افضل ہوں۔

اس کا مشہور شعر ہے:

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو  
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دفع البلاء ص ۲۳، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۳۰)

جب مرزا پنے خیال فاسد میں مسح بن گیا تو کہا کہ مسح علیہ السلام نبی تھے۔ تواب مسح ثانی (مرزا قادیانی) جو ان سے افضل ہے، وہ کیوں نبی نہیں؟ الہذا میں نبی ہوں۔ اس طرح دجل کر کے محض نبوت کا دعویٰ کرنے کے لئے اس نے وفاتِ مسح کا عقیدہ اختیار کیا۔ اصل میں وہ تدریج دعویٰ نبوت کی طرف جا رہا تھا۔ تو یوں دجل در دجل کامِ تکب ہوتا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاد گرامی ہے کہ: ”میرے بعد جو نبوت کا دعویٰ کریں گے وہ دجال ہوں گے۔“

**دجل:** دھوکہ، تلبیس، حق و باطل کے اختلاط کا نام ہے۔ جو مرزا قادیانی میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ اس دجالِ اعظم، مفتری اکبر نے اپنے دجل سے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت و حیاتِ مسح علیہ السلام پر اپنے الحادو زندقة کی کلہاڑی چلائی۔ معاذ اللہ!



# عکمل مشق ۶

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اسلام کا کیا عقیدہ ہے؟ ①

حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں یہودیوں کے عقیدہ کی وضاحت کیجئے۔ ②

نصاریٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ ③

قادیانی گروہ کا حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ ④

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے بارے میں قرآن کریم کے استدلال کو واضح کریں۔ ⑤

لفظ ”توفی“ اور لفظ ”رفع“ کی لغوی تحقیق کیا ہے؟ ⑥

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تین احادیث باحوالہ ذکر کریں۔ ⑦

کیا قرآن و حدیث میں جس مسیح کی خبر دی گئی ہے اس سے شیل مسیح مراد ہے؟ ⑧

نزول مسیح علیہ السلام کی پہنچ علامات احادیث کی روشنی میں ذکر فرمائیں۔ ⑨

قادیانی گروہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ سے کس طرح اپنے دل اور جھوٹ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ⑩

**سوال... ۲** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا ہے، قرب قیامت میں زمین پر نزول فرمائیں گے۔ ⑪

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور قتل کے بارے میں یہود و نصاریٰ کا عقیدہ ایک جیسا ہے، کوئی فرق نہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

قادیانی گروہ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے مگر قرب قیامت میں خود ان کا نہیں، ان کے شیل کا نزول ہو گا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ خبر واحد سے ثابت ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارے کے پاس نازل ہوں گے اور دجال کو تلاش کر کے قتل کر دیں گے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

احادیث مبارکہ میں جس مسیح کے نزول کی خبر دی گئی ہے، وہ اس مسیح کے علاوہ ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں سو (۱۰۰) سے زیادہ احادیث مروی ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

تمام کتب احادیث میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا باب تمو وجود ہے مگر وفات عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی ایک باب بھی نہیں ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

ابتدا ہی سے مرزا ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا منکر رہا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون نے جھوٹے دعویٰ نبوت سے پہلے اپنے لئے میل مسح ہونے کا عقیدہ تراشنا، پھر نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

اسلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ یہ ہے:

وہ شہید کر دیے گئے پھر بیت المقدس کے قریب دفن کئے گئے۔

قرب قیامت میں زمین پر نزول فرمائیں گے۔

زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے۔

آسمانوں پر وفات پا چکے ہیں۔

طبعی وفات پا گئے۔

۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر زندہ اٹھائے جانے کا عقیدہ ثابت ہے :

حدیث ضعیف سے۔  حدیث حسن سے۔

حدیث مشہور سے۔  خبر وحد سے۔

قرآن کریم سے۔  خبر متواتر سے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسدِ عنصری کے ساتھ زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کے منکر ہیں:

یہود  نصاریٰ  اہلِ اسلام

ہنود  روافض  گروہ قادیانی

(۳)

مرزا ملعون نے اپنے بارے میں کئی دعوے کئے:

نبی ہونے کا۔  میشل مسیح ہونے کا۔  خدا ہونے کا۔

مجدد ہونے کا۔  عام مسلمان ہونے کا۔  صحابہ کرام کے نقش قدم کی پیرودی کا۔

(۴)

قرآن کریم کی آیت ”بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ“ سے مراد یہ ہے:

آپ علیہ السلام کا صرف مرتبہ بلند کیا گیا۔

آپ علیہ السلام کی غش مبارک کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

زندہ جسدِ عنصری کے ساتھ اٹھایا گیا۔

(۵)



# یعیسیٰ اُنیٰ مُتَوَفِّیَکَ میں قادریانی تحریف کا جواب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

## سوال... ۲

قال اللہ تعالیٰ : إِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيَكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ "اس کی صحیح تفسیر بیان کر کے حیاتِ مُسْتَحْدِلًا ثابت کریں۔ مرزاں "توفیٰ" سے وفات مراد لیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی "مُتَوَفِّيَکَ" کی تفسیر "ہمیشہ کَ" منقول ہے۔ اور اس تائید میں مرزاں "توفَّنَا مَعَ الْأَكْبَارِ، تَوَفَّنَا مَعَ الْمُسْلِمِينَ" کو بھی پیش کرتے ہیں، ان تمام امور کا شانی جواب تحریر کریں؟

## جواب... ۲

"إِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيَكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ" سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کارفع جسمانی ثابت ہے۔ یہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل ہے، نہ کہ وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام کی۔ توفیٰ کی کچھ بحث سوال نمبر ۲ کے جواب میں پہلے گزر چکی ہے۔ مزید ملاحظہ ہو:

## توفیٰ کا حقیقی معنی

(الف) ... "توفیٰ" کا حقیقی معنی موت نہیں، اس لئے کہ اگر اس کا حقیقی معنی موت ہوتا تو ضرور قرآن و سنت میں کہیں "توفیٰ" کو "حیات" کے مقابل ذکر کیا جاتا۔ حالانکہ ایسا کہیں نہیں ہے، بلکہ "توفیٰ" کو "مَاءْدُمْتُ فِيهِمْ" کے مقابلہ میں رکھا گیا۔ معلوم ہوا کہ توفیٰ کا حقیقی معنی موت نہیں۔ دیکھئے! قرآن مجید میں جگہ جگہ موت و حیات کا مقابل کیا گیا ہے نہ کہ توفیٰ و حیات کا، مثلاً:

﴿الَّذِي يُحْيِي وَمُمْيِتُ﴾ ﴿يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ﴾ ﴿هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا﴾ ﴿لَا يَمْوُتُ فِيهَا وَلَا يَمْحُى﴾ ﴿يُمْحِي الْمَوْتِ﴾ ﴿أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ﴾ ﴿يُمْحِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ ﴿تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيَّ﴾ یہ مقابل بتاتا ہے کہ تعرف الاشیاء باضدادها کے تحت حیات کی ضد موت ہے، "توفیٰ" نہیں۔ "توفیٰ" کو قرآن مجید میں "مَا دُمْتُ فِيهِمْ" کے مقابلہ میں لایا گیا: "وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ" فَلَمَّا

توفیٰ تینی“ اس سے توفیٰ کا حقیقی معنی سمجھا جاسکتا ہے کہ کیا ہے؟ اس کے لئے علامہ زمخشیری کا حوالہ کافی ہوگا: ”أَوْفَاهُ إِسْتَوْفَاةٌ تَوْفَاهُ إِسْتِكَاهُ وَمَنِ الْمَجَازٌ تَوْفِيٰ وَتَوْفَاهُ اللَّهُ أَدْرَكَتُهُ الْوَفَاهُ“

ترجمہ: ”أَوْفَاهُ، إِسْتَوْفَاةٌ وَتَوْفَاهُ“ کے معنی اسکمال یعنی پورالینے کے ہیں۔ ”توفیٰ“ کو مجازاً موت کے معنی میں لیا جاتا ہے، جیسے توفیٰ اور توفیٰ اللہ یعنی اس کی وفات ہوگی۔“

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ ”توفیٰ“ کا حقیقی معنی موت نہیں، البتہ مجازاً کہیں کہیں موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(ب) ...اللہ رب العزت نے اپنی کتاب میں ”امات“ کی اسناد اپنی طرف ہی فرمائی، غیر اللہ کی طرف ہرگز نہیں کی، جبکہ ”توفیٰ“ کی اسناد ملائکہ کی طرف بھی اکثر موجود ہے۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ”توفیٰ“ کا حقیقی معنی موت نہیں، جیسے ”حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدًا كُلُّ الْمَوْتُ تَوْفَىٰ رُسُلُنَا“ یہاں پر ”توفیٰ“ کی اسناد ملائکہ کی طرف کی گئی۔

(ج) ... ”توفیٰ“ کا حقیقی معنی موت نہیں، جیسے قرآن مجید میں ہے: ”حَتَّىٰ يَتَوَفَّهُنَّ الْمَوْتُ“ یہاں ”توفیٰ“ اور موت کو مقابلہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اب اس کے معنی ہوں گے کہ ان کو موت کے وقت پورا پورا لے لیا جاتا ہے۔ اگر ”توفیٰ“ کا معنی موت ہو تو پھر اس کا معنی تھا کہ: ”يُمْبَيِّثُنَ الْمَوْتُ“ یہ کس قدر رکیک معنی ہوں گے! کلام الہی اور یہ رکا کرت؟ اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(د) ... ”توفیٰ“ کا حقیقی معنی موت نہیں۔ قرآن مجید میں ہے: ”أَللَّهُ يَتَوَفَّ فِي الْأَنْفُسِ حِلْيَنَ مَوْتَهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمِسِّكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَى آجَلٍ مُّسَمٍّ“ (آل عمران: ۲۲)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نفسوں کو لے لیتا ہے ان کی موت کے وقت اور ان نفسوں کو جو نہیں مرے ان کو نیند میں لے لیتا ہے۔ پس وہ نفس جس کو موت وارد ہوتی ہے روک لیتا ہے اور دوسرے کو نقرہہ مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔“

①... یہاں پہلے جملہ میں ”توفیٰ“ نفس کو حیں موت کے ساتھ مقید کیا ہے۔ معلوم ہوا ”توفیٰ“ عین موت نہیں۔

②... اور پھر ”توفیٰ“ کو موت اور نیند کی طرف منقسم کیا ہے، لہذا نصوص سے معلوم ہوا کہ ”توفیٰ“ موت کے مغائر ہے۔

۳... نیز یہ کہ ”تَوْفِیٰ“ موت اور نیند دونوں کو شامل ہے۔ نیند میں آدمی زندہ ہوتا ہے، اس کی طرف ”تَوْفِیٰ“ کی نسبت کی گئی۔ ”تَوْفِیٰ“ بھی ہے اور آدمی زندہ ہے، مرا نہیں۔ کیا یہ نص نہیں اس بات کی کہ ”تَوْفِیٰ“ کا حقیقی معنی موت نہیں؟

**خلاصہ بحث:** ”تَوْفِیٰ“ کا حقیقی معنی پورا پورا لینے کے ہیں۔ ہاں البتہ کبھی مجازاً موت کے معنی میں بھی ”تَوْفِیٰ“ کا استعمال ہوا ہے، جیسے: ”تَوَفَّنَا مَعَ الْأَجْرَارِ، تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ“ وغیرہ۔

**ضروری تنبیہ:** اگر کہیں کوئی لفظ کسی مجازی معنی میں استعمال ہو تو ہمیشہ کے لئے اس کے حقیقی معنی ترک نہیں کر دیئے جائیں گے۔ اگر کوئی ایسے سمجھتا ہے تو وہ قادریانی احمد ہی ہو سکتے ہیں، ورنہ اصول صرف یہ ہے کہ مجازی معنی وہاں مراد لئے جائیں گے جہاں حقیقی معنی متذعر ہوں۔ یعنی اسی اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ میں حقیقی معنی پورا پورا لینے کے لئے جائیں گے اور تَوَفَّنَا مَعَ الْأَجْرَارِ میں مجازی معنی (موت) کے کئے جائیں گے۔

### حضرت ابن عباسؓ اور حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

(الف) ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پوری امت کی طرح حیاتِ مسیح علیہ السلام کے قائل ہیں۔ آپ نے آنحضرت ﷺ سے متعدد روایات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول اور حیات کی روایت کی ہیں جن میں سے دس روایات آتَتَّصِرِیْجُ بِمَا تَوَآتَ فِی نُزُولِ الْمَسِیْحِ میں موجود ہیں۔

(ب) ... مُتَوَفِّیْکَ کے معنی ہمیٹکَ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے لفظ کرنے والا راوی علی بن ابی طلحہ ہے۔ (تفیر ابن حجر رج ۳ ص ۲۹۰)

علماء اسماء الرجال نے اس کے متعلق ضعیف الحدیث، منکر، لیس، مَحْمُودُ الْمَذَهَبِ کے جملے فرمائے ہیں اور یہ کہ اس نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی نہیں کی۔ درمیان میں مجاہد عَزِیْلیہ کا واسطہ ہے۔ (میزان الاعتدال ج ۵ ص ۲۶۳، تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۲۳۳)

رہایہ کہ پھر صحیح بخاری شریف میں یہ روایت کیسے آگئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ: امام بخاری عَزِیْلیہ کا یہ اتزام صرف احادیث مندۃ کے بارے میں ہے۔ نہ کہ تعلیقات و آثار صحابہ کے ساتھ۔ چنانچہ فتح مغیث ص ۲۰ میں ہے: ”قَوْلُ الْبُخَارِيِّ مَا أَدْخَلْتُ فِي كِتَابِي إِلَّا مَا صَحَّ عَلَىٰ، مَقْصُودِيْهُ هُوَ الْأَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ الْمُسَنَدَةُ دُونَ التَّعَالِيْقِ وَالْأَثَارِ الْمَوْقُوفَةُ عَلَىٰ الصَّحَابَةِ فَمَنْ بَعْدَهُمْ وَالْأَحَادِيْثُ الْمُتَرَجِّمَةُ إِلَهَا وَأَنْجِيْذِلَكَ“

**ترجمہ:** ”یعنی امام بخاری کے اس فرمان کا مطلب کہ میں نے اپنی کتاب میں صرف وہی ذکر کیا ہے جو صحیح سند سے ثابت ہے، اس سے مراد صرف احادیث صحیحہ مندہ ہیں۔ باقی تعلیقات اور آثار موقوفہ وغیرہ اس میں شامل نہیں، اسی طرح وہ احادیث جو ترجمۃ الباب میں ذکر کی گئی ہیں وہ بھی مراد نہیں ہیں۔“

(ج) ... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دوسری صحیح روایت میں اگرچہ تَوْفِیٌ کے معنی موت منقول ہیں، مگر اسی روایت میں کلماتِ آیت کے اندر لفظِ تم و تاخیر بھی صراحتاً مذکور ہے جس سے قادیانی گروہ کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے۔

((أَخْرَجَ أَبْنُ عَسَّا كِرِيْوَةً سَحَاقُ بْنَ بَشَّرٍ عَنْ أَبْنِ عَبَّا إِسْمَاعِيلَ بْنَ اللَّهِ قَالَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَعِيسَى إِنِّي مُمْتَوْفِيْكَ وَرَأْفِعُكَ إِلَيَّ يَعْنَى رَأْفِعُكَ ثُمَّ مُمْتَوْفِيْكَ فِي أَخِرِ الزَّمَانِ))

(درمنثورج ۲ ص ۳۶)

**ترجمہ:** ”یعنی ابن عسا کر اور اسحاق بن بشرنے (بروایت صحیح) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ میں آپ کو اٹھانے والا ہوں اپنی طرف، پھر آخر زمانہ میں (بعد نزول) آپ کو موت دینے والا ہوں۔“

(د) ... تفسیر ابن کثیر میں عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر قتل کے زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔

((وَرُفِعَ عِيسَى مِنْ رَوْزَنَةٍ فِي الْبَيْتِ إِلَى السَّمَاءِ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ إِلَى أَبْنِ عَبَّا إِسْمَاعِيلَ بْنَ اللَّهِ))

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۳ زیر آیت بل رفعہ اللہ)

**ترجمہ:** ”عیسیٰ علیہ السلام گھر کے روزن (روشن دان) سے (زندہ) آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔“  
یہ اسناد ابن عباس رضی اللہ عنہ تک بالکل صحیح ہے۔

## رَأْفِعُكَ اور بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ کی توضیح و تشریح

### سوال... ۵

سورہ آل عمران میں ارشادِ خداوندی ہے: ”وَرَأْفِعُكَ“ اور سورہ نساء میں فرماتے ہیں: ”بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ دونوں مقامات پر قادیانی رفع سے مراد رفع روحانی یا رفع درجات لیتے ہیں۔ آپ ان کے موقف کا اس طرح رد کریں جس سے قادیانی دجل تار تار ہو جائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ثابت ہو؟

### جواب... ۵

یہ بات بھی قادیانی دجل کا شاہکار ہے کہ وہ کہیں ”وَرَأْفِعُكَ“ اور ”بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ“ میں رفع روح مراد لیتے ہیں اور جب ان پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ تمہارے (قادیانی) عقیدہ کے مطابق تو مسح علیہ السلام صلیب سے اتر کر زخم اچھے ہونے کے بعد کشمیر چلے گئے اور ستاسی سال بعد ان کی موت واقع ہوئی تو موت کے بعد رفع روح ہوا، حالانکہ یہ قرآن کے اسلوب بیان کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ چاروں وعدوں میں سے تین وعدے جو برادر است مسح علیہ السلام کی ذات (جسم) مبارک سے تعلق رکھتے تھے، ایک ہی وقت میں ایک ساتھ ان کا لیفہ ہوا۔ تو قادیانی مجبوراً اپھر اس سے فوراً رفع درجات پر آ جاتے ہیں۔ جس طرح قادیانیوں کو ایمان کا قرار (سکون) نصیب نہیں، اسی طرح ان کے موقف کو بھی قرار نہیں۔ وہ اپنا موقف بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی رفع روح مراد لیتے ہیں، کبھی رفع درجات مراد لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں موقف غلط ہیں۔

① ... یہ امر وزر و شن کی طرح واضح ہے کہ ”بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ“ کی ضمیر اسی طرف راجع ہے کہ جس طرف ”قَتَلُوا“ اور ”صَلَبُوا“ کی ضمیر یہ راجع ہیں اور ظاہر ہے کہ ”قَتَلُوا“ اور ”صَلَبُوا“ کی ضمیر یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم مبارک اور جسد مطہر کی طرف راجع ہیں، روح بلا جسم کی طرف راجع نہیں۔ اس لئے کہ قتل کرنا اور صلیب پر چڑھانا جسم ہی کاممکن ہے، روح کا قتل اور صلیب پر لٹکانا قطعاً ناممکن ہے۔ لہذا ”بَلْ رَّفَعَهُ“ کی ضمیر اسی جسم کی طرف راجع ہوگی، جس جسم کی طرف ”قَتَلُوا“ اور ”صَلَبُوا“ کی ضمیر یہ راجع ہیں۔

② ... دوم یہ کہ یہود روح کے قتل کے مدعا نہ تھے، بلکہ قتل جسم کے مدعا تھے اور ”بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ سے اس کی تردید کی گئی ہے۔ لہذا بَلْ رَّفَعَهُ میں رفع جسم ہی مراد ہوگا۔ اس لئے کہ کلمہ بَلْ کلامِ عرب میں ماقبل کے ابطال کے لئے آتا ہے، لہذا بَلْ کے ماقبل اور مابعد میں منافات

اور تضاد کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ: ”وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ طَبْلُ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ“، ولدیت اور عبودیت میں منافات ہے، دونوں جمع نہیں ہو سکتے: ”أَمْ يَقُولُونَ بِهِ حِنْهَةٌ طَبْلُ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ“۔ مجنونیت اور اتیان بالحق (یعنی من جانب اللہ حق کو لے کر آنا) یہ دونوں متضاد اور متنافی ہیں۔ یکجا جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ ناممکن ہے کہ شریعتِ حقہ کالانے والا مجنون ہو۔ اسی طرح اس آیت میں یہ ضروری ہے کہ مقتولیت اور مصلوبیتِ جو بول کا مقابل ہیں، وہ مر فوعیت الی اللہ کے منافی ہو جو بول کا با بعد ہے اور ان دونوں کا وجود اور تحقیق میں جمع ہونا ناممکن ہو ناچاہئے، اور ظاہر ہے کہ مقتولیت اور روحانی رفع بمعنی موت میں کوئی منافات نہیں۔ محض روح کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا قتل جسمانی کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے، جیسا کہ شہداء کا جسم تو قتل ہو جاتا ہے اور روح آسمان پر اٹھائی جاتی ہے۔ لہذا ضروری ہوا کہ طبل رَفَعَهُ اللَّهُ میں رفع جسمانی مراد ہو کہ جو قتل اور صلب کے منافی ہے۔ اس لئے کہ رفع روحانی اور رفع عزت اور رفت شان، قتل اور صلب کے منافی نہیں، بلکہ جس قدر قتل اور صلب ظلماء ہوگا، اسی قدر عزت اور رفت شان میں اضافہ ہو گا اور درجات اور زیادہ بلند ہوں گے۔ رفع درجات کے لئے تموت اور قتل کچھ بھی شرط نہیں۔ رفع درجات زندہ کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ ”كَمَا قَالَ تَعَالَى: وَرَفَعَنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ اور ”يَرْفَعَ اللَّهُ الَّذِينَ أَمْنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرْجَتٍ“ ہے۔

۳... یہو حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم کے قتل اور صلب کے مدعا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ابطال کے لئے طبل رَفَعَهُ اللَّهُ فرمایا یعنی تم غلط کہتے ہو کرم نے اس کے جسم کو قتل کیا اصلیب پر چڑھایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم کو صحیح و سالم آسمان پر اٹھایا۔ نیز اگر رفع سے رفع روح بمعنی موت مراد ہے تو قتل اور صلب کی نفعی سے کیا فائدہ؟ قتل اور صلب سے غرض موت ہی ہوتی ہے اور بل اضرابیہ کے ما بعد کو بصیرہ ماضی لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ رفع الی السمااء باعتبار مقابل کے امر ماضی ہے، یعنی تمہارے قتل اور صلب سے پہلے ہی ہم نے ان کو آسمان پر اٹھایا۔ جیسا کہ طبل جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ میں صیرغ ماضی اس لئے لایا گیا کہ یہ بتلا دیا جائے کہ آپ ﷺ کا حق کو لے کر آنا کفار کے مجنون کہنے سے پہلے ہی واقع ہو چکا ہے۔ اسی طرح طبل رَفَعَهُ اللَّهُ بصیرہ ماضی لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ رفع الی السمااء ان کے مزعوم اور خیالی قتل اور صلب سے پہلے ہی واقع ہو چکا ہے۔

۴... جس جگہ لفظ رفع کا مفعول یا متعلق جسمانی شے ہو گی تو اس جگہ یقیناً جسم کا رفع مراد ہو گا اور اگر

رفع کا مفعول اور متعلق درجہ یا منزلہ یا مرتبہ یا مرتبہ یا معرفت اور بلندی رتبہ کے معنی مراد ہوں گے، کما قال تعالیٰ: ”وَرَفَعَنَا فَوْقَكُمُ الظُّرُورُ“ اٹھایا ہم نے تم پر کوہ طور۔ ”اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْهُمَا“ اللہ ہی نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ ”وَإِذَا يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلَ“ یاد کرو اس وقت کو کہ جب ابراہیم بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسماعیل ان کے ساتھ تھے۔ ”وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ“ یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو تخت کے اوپر بٹھایا۔ ان تمام موقع میں لفظ ”رفع“ اجسام سے مستعمل ہوا ہے اور ہر جگہ رفع جسمانی مراد ہے اور ”وَرَفَعَنَا لَكَ ذُكْرًا“ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند کیا اور ”وَرَفَعَنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ“ ہم نے بعض کو بعض پر درجہ اور مرتبہ کے اعتبار سے بلند کیا۔ اس قسم کے موقع میں رفت شان اور بلندی رتبہ مراد ہے، اس لئے کہ رفع کے ساتھ خود کراور درجہ کی قیدیتی قرینہ مذکور ہے۔

### قادیانی اشکال:

ایک حدیث میں ہے:

((إِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ))

(کنز العمال ج ۲ ص ۱۱۰، حدیث ۵۷۲۰، بحوالہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق)

**ترجمہ:** ”جب بندہ تو اضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ساتویں آسمان پر اٹھایتے ہیں۔“ اس حدیث کو خراطی عاشقی نے اپنی کتاب مکارم الاخلاق میں این عباس شیعہ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت کو مزائی بہت خوش ہو کر بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں کہ رفع کا مفعول جسمانی شے ہے اور الی السماء کی بھی تصریح ہے، مگر باوجود اس کے رفع سے رفع جسمی مراد نہیں بلکہ رفع معنوی مراد ہے۔

**جواب:** یہ ہے کہ یہاں مجاز کے لئے قرینہ عقلیہ قطعیہ موجود ہے کہ یہ اس زندہ کے حق میں ہے، جو لوگوں کے سامنے زمین پر چلتا ہے اور تو اضع کرتا ہے تو اس کا مرتبہ اور درجہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ساتویں آسمان کے برابر بلند اور اونچا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں رفع جسم مراد نہیں بلکہ رفع درجات مراد ہے۔ غرض یہ کہ رفع کے معنی بلندی رتبہ مجاز ابوجہ قرینہ عقلیہ لئے گئے اور اگر کسی کم عقل کی سمجھ میں یہ قرینہ عقلیہ نہ آئے تو اس کے لئے قرینہ قطعیہ بھی موجود ہے۔ وہ یہ کہ کنز العمال میں روایت مذکورہ کے بعد ہی علی الاتصال یہ روایت مذکور ہے: ”مَنْ يَتَوَاضَعْ يُلْهُ دَرَجَةً يَرْفَعُهُ اللَّهُ حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي عِلِّيَّتِنَ“ یعنی جس درجہ کی تو اضع کرے گا، اسی کے مناسب اللہ اس

کا درجہ بلند فرمائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ تواضع کے آخری درجہ پر پہنچ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو علیین میں جگہ دیں گے، جو علوٰ اور رفتہ کا آخری مقام ہے۔ اس حدیث میں صراحتاً لفظ درجہ کا مذکور ہے اور قاعدہ مسلمہ ہے: **الْخَدِيلُتُ يُفَسِّرُ بَعْضَهُ بَعْضًا**۔ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر اور شرح کرتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ رفع کے معنی اٹھانے اور اوپر لے جانے کے ہیں، لیکن وہ رفع بھی اجسام کا ہوتا ہے، اور کبھی معانی اور اعراض کا ہوتا ہے، اور کبھی اقوال اور افعال کا، اور کبھی مرتبہ اور درجہ کا۔ جہاں رفع جسام کا ذکر ہو گا، وہاں رفع جسمی مراد ہو گا۔ جہاں رفع اعمال اور رفع درجات کا ذکر ہو گا، وہاں رفع معنوی مراد ہو گا۔ رفع کے معنی تو اٹھانے اور بلند کرنے ہی کے ہیں۔ باقی جیسی شے ہو گی اس کا رفع اسی کے مناسب ہو گا۔

⑤... یہ کہ اس آیت کا صریح مفہوم اور مدلول یہ ہے کہ جس وقت یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کے قتل اور صلب کا ارادہ کیا، تو اس وقت قتل اور صلب نہ ہوسکا، بلکہ اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام کا اللہ کی طرف رفع ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ یہ رفع جس کا **يَلْ رَفْعَهُ اللَّهُ** میں ذکر ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے سے حاصل نہ تھا بلکہ یہ رفع اس وقت ظہور میں آیا کہ جس وقت یہود ان کے قتل کا ارادہ کر رہے تھے اور وہ رفع جو اُن کو اس وقت حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ اس وقت بحمدہ العنصری صحیح و سالم آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ رفتہ شان اور بلندی مرتبہ تو ان کو پہلے ہی سے حاصل تھی اور ”**وَجِئْهَاهَا فِي الدُّنْيَا وَالْأَخْرَقَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ**“ کے لقب سے پہلے ہی سرفراز ہو چکے تھے، لہذا اس آیت میں وہی رفع مراد ہو سکتا ہے کہ جوان کو یہود کے ارادہ قتل کے وقت حاصل ہوا، یعنی رفع جسمی۔ اور رفع عزت و منزلت اس سے پہلے ہی ان کو حاصل تھا، اس مقام پر اس کا ذکر بالکل بے محل ہے۔

⑥... یہ کہ یہود کی ذلت و رسوانی اور حضرت اور ناکامی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کمال عزت و رفتہ بحمدہ العنصری صحیح و سالم آسمان پر اٹھائے جانے ہی میں زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ نیز یہ رفتہ شان اور علوٰ مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مخصوص نہیں، زندہ اہل ایمان اور زندہ اہل علم کو بھی حاصل ہے، کہا قال تعالیٰ: ”**يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَتٍ**“ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل علم کو باعتبار درجات کے۔

⑥... یہ کہ اگر آیت میں رفع روحانی بمعنی موت مراد ہو تو یہ ماننا پڑے گا کہ وہ رفع روحانی بمعنی موت یہود کے قتل اور صلب سے پہلے واقع ہوا۔ جیسا کہ: ”أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ طَبْلُ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ“، ”وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا إِلَهَتَنَا لِشَاعِرٍ فَجَنُونٍ طَبْلُ جَاءَ بِالْحَقِّ“ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کا حق کو لے کر آنان کے شاعر اور بجنون کرنے سے پہلے واقع ہوا۔ اسی طرح رفع روحانی بمعنی موت کو ان کے قتل اور صلب سے مقدم ماننا پڑے گا، حالانکہ مرزا قادیانی اس کا قائل نہیں۔ مرزا قادیانی تو (العیاذ بالله) یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود سے خلاص ہو کر فلسطین سے کشیر پہنچے اور عرصہ دراز تک بقید حیات رہے اور اسی عرصہ میں اپنے زخموں کا علاج کرایا اور پھر طویل مدت کے بعد یعنی تاسی سال زندہ رہ کروفات پائی اور سری نگر کے محلہ خان یار میں مدفون ہوئے اور وہیں آپ کا مزار ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کے زعم کے مطابق عبارت اس طرح ہونی چاہئے تھی: ”وَمَا قَاتَلُوا بِالصَّلِيبِ بَلْ تَخْلُصَ مِنْهُمْ وَذَهَبَ إِلَى كَشْمِيرٍ وَأَقَامَ فِيهِمْ مُدَّةً طَوِيلَةً ثُمَّ أَمَاتَهُ اللَّهُ وَرَفَعَ إِلَيْهِ“

⑦... یہ کہ رفع روحانی بمعنی موت لینے سے ”وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا“ کے ساتھ مناسب نہیں رہتی۔ اس لئے کہ عزیز اور حکیم اور اس قسم کی ترکیب اس موقع پر استعمال کی جاتی ہیں کہ جہاں کوئی عجیب و غریب اور خارق العادات امر پیش آیا ہو، اور وہ عجیب و غریب امر جو اس مقام پر پیش آیا وہ رفع جسمانی ہے۔ یہ خیال نہ کیا جائے کہ جسم عصری کا آسمان پر جانا محال ہے۔ وہ عزت والا اور غلبہ والا اور قدرت والا ہے، اس کے لئے کہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اور نہ یہ خیال کرے کہ جسم عصری کا آسمان پر اٹھایا جانا خلافِ حکمت اور خلافِ مصلحت ہے۔ وہ حکیم ہے، اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔ دشمنوں نے جب حضرت مسیح علیہ السلام پر بحوم کیا تو اس نے اپنی قدرت کا کرشمہ دھکلادیا کہ اپنے بی کو آسمان پر اٹھایا اور جو دشمن قتل کے ارادہ سے آئے تھے، انہی میں سے ایک کو اپنے بی کا ہم مشکل اور شبیہ بنانے کرنے کے ہاتھ سے اس کو قتل کر دیا اور پھر اس شبیہ کے قتل کے بعد ان سب کو شبهہ اور اشتیاہ میں ڈال دیا۔ رفع کے معنی عزت کی موت، نہ کسی لغت سے ثابت ہے، نہ کسی محاورہ سے، اور نہ کسی فن کی اصطلاح سے۔ محض مرزا قادیانی کی اختراض ہے۔ البتہ رفع کا لفظ محض اعزاز اور رفع جسمانی کے منافی نہیں، اعزاز اور رفع جسمانی دونوں جمع ہو سکتے ہیں۔ نیز اگر رفع سے عزت کی موت مراد ہو تو نزول سے ذلت کی پیدائش مراد ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ حدیث میں نزول کو رفع کا مقابل قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ نزول کے میں مرزا قادیانی کے ہی مناسب ہیں۔

۹... رہایہ امر کہ آیت میں آسمان پر جانے کی کوئی تصریح نہیں۔ سواس کا جواب یہ ہے کہ ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ (اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھالیا) اس کلام کے معنی یہ ہیں کہ اللہ نے آسمان پر اٹھالیا، جیسا کہ: ”تَعْرُجُ الْمَلِئَكَةَ وَ الرُّوحُ إِلَيْهِ“ کے معنی ہیں کہ: فرشتے اور روح الامین اللہ کی طرف چڑھتے ہیں، یعنی آسمان پر۔ و قال تعالیٰ: ”إِلَيْهِ يَصْعُدُ الْكَلْمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَيْلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ“ اللہ ہی کی طرف پا کیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عمل صالح کو اپر اٹھاتا ہے، یعنی آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ اسی طرح ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ میں آسمان پر اٹھایا جانا مراد ہو گا، اور جس کو خداۓ تعالیٰ نے ذرا بھی عقل دی ہے، وہ سمجھ سکتا ہے کہ ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ کے معنی کہ خدا نے ان کو عزت کی موت دی، جس طرح لغت کے خلاف ہیں، اسی طرح سیاق و سبق کے بھی خلاف ہیں۔ اس طرح کہ اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باسناد صحیح یہ مقول ہے: ”لَهَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَ عِيسَى إِلَى السَّمَاءِ“ (تفسیر ابن کثیر ص ۵۷۲ ج ازیر آیت بل رفعہ اللہ)

”جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا رادہ فرمایا۔ الی آخر القصہ“

اس کے علاوہ متعدد احادیث میں آسمان پر جانے کی تصریح موجود ہے، جو پہلے پیش کر چکے ہیں۔

۱۰... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ”لہذا یہ امر ثابت ہے کہ رفع سے مراد اس جگہ موت ہے۔ مگر ایسی موت جو عزت کے ساتھ ہو۔ جیسا کہ مقررین کے لئے ہوتی ہے کہ بعد موت ان کی رو جیں علیمین تک پہنچائی جاتی ہیں: ”فِي مَقْعِدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيئِكَ مُقْتَدِرٍ“ (ازالہ اوہام ص ۵۹۹، خواہیں ج ۳ ص ۳۲۲)

مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ ”رفع سے ایسی موت مراد ہے جو عزت کے ساتھ ہو، جیسے مقررین کی موت ہوتی ہے کہ ان کی رو جیں مرنے کے بعد علیمین تک پہنچ جاتی ہیں۔“ اس عبارت سے خود واضح ہے کہ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ سے آسمان پر جانا مراد ہے۔ اس لئے کہ علیمین اور ”مَقْعِدِ صِدْقٍ“ تو آسمان ہی میں ہیں۔ بہر حال! آسمان پر جانا تو مرزا قادیانی کو بھی تسلیم ہے۔ اختلاف اس میں ہے کہ آسمان پر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی فقط روح گئی یا روح اور جسد دونوں گئے۔ سو یہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ آیت میں بحسبہ العنصری رفع مراد ہے۔

# نزول مسیح علیہ السلام کے دلائل، نزول مسیح علیہ السلام ختم نبوت کے منافی نہیں

سوال... ۶

نزول مسیح کے دلائل ذکر کرتے ہوئے مرزا کے اس استدلال فاسد کار دکریں کہ ”میں شیلِ مسیح ہوں۔“ نیز ثابت کریں کہ نزول مسیح کا عقیدہ، عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے؟

جواب... ۶

آیات قرآنیہ سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

نزول عیسیٰ علیہ السلام کا مضمون دو آیتوں میں اشارۃ قریب بصراحت کے موجود ہے:

﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ (سورۃ النساء: آیہ ۱۵۹)

ترجمہ: ”اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ رہے گا مگر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا۔“

﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ (سورۃ الزخرف: آیہ ۶۱)

ترجمہ: ”اور بے شک وہ قیامت کی ایک نشانی ہیں۔“

چنانچہ ملا علی قاری عہدشیہ فرماتے ہیں: ”وَنْزُولُ عِيسَى مِنَ السَّمَاءِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّهُ أَمَّى عِيسَى لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ أَمَّى عَلَامَةُ الْقِيَامَةِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ أَمَّى قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى بَعْدَ نُزُولِهِ عِنْدَ قِيَامِ السَّاعَةِ فَيَصِيرُ الْمِلَلُ وَاحِدَةً وَهِيَ مِلَّةُ إِسْلَامٍ“ (شرح فتح اکبر ۱۳۶)

ترجمہ: ”آسمان سے نزول عیسیٰ، قول باری تعالیٰ کہ عیسیٰ قیامت کی علامت ہیں، سے ثابت ہے۔ نیز اس ارشاد سے ثابت ہے کہ اہل کتاب ان کی آسمان سے تشریف آوری کے بعد اور موت سے پہلے قیامت کے قریب ان پر ایمان لائیں گے۔ پس ساری ملتیں ایک ہو جائیں گی اور وہ ملت، ملت اسلام ہے۔“ بہرحال! اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبل موتہ میں ضمیر کا مر جع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جیسا کہ

لیومن بہ میں ضمیر کا مر جع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ ”ارشاد الساری“ شرح بخاری میں ہے:

”وَإِنْ مَنْ أَهْلَ الْكِتَابَ أَحَدُ لَا يُؤْمِنُ بِعِيسَى قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى وَهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَكُونُونَ فِي زَمَانِهِ فَتَكُونُ الْمِلَةُ وَاحِدَةً وَهِيَ مِلَةُ الْإِسْلَامِ وَبِهِذَا جَزَمَ إِبْنُ عَبَّاسٍ قِيمًا رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ مِنْ طَرِيقِ سَعِيدٍ بْنِ جَبَرٍ عَنْهُ يَأْسِنَادٍ صَحِيحٍ“ (ارشاد الساری ج ۵ ص ۵۱۹)

ترجمہ: ”لیعنی اہل کتاب میں سے کوئی بھی نہ ہو گہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ کی موت سے پہلے ایمان لے آئے گا اور وہ اہل کتاب ہوں گے جو ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے زمانہ (نزول) میں ہوں گے۔ پس صرف ایک ہی ملت اسلام ہو جائے گی۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر جزم کیا ہے اس روایت کے مطابق جوابن جریر نے ان سے سعید ابن جبیر کے طریق سے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کی۔“

## حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام پر امت کا اجماع ہے

آیات کریمہ، احادیث مرفوع متواترہ کی بنابر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک امت کا حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قطعی عقیدہ پر اجماع چلا آرہا ہے۔ انہمہ دین میں میں سے کسی سے بھی اس کے خلاف مروی نہیں ہے۔ معززلہ جو بہت سے مسائل کلامیہ میں اہل سنت والجماعت سے اختلاف رکھتے ہیں، ان کا عقیدہ بھی یہی ہے جیسا کہ کشف میں علامہ زمخشری نے اس کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ ابن عطیہ عجم الشیعہ فرماتے ہیں:

((كَيْأَةُ الْمَسِيحِ بِحُسْنِهِ إِلَى الْيَوْمِ وَنُزُولُهُ مِنَ السَّمَاءِ بِحُسْنِهِ الْعَنْصَرِيٌّ هُمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ وَتَوَاتَرُهُ الْأَحَادِيثُ))

ترجمہ: ”تمام امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس وقت آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت میں بھیم عصری پھر تشریف لانے والے ہیں، جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔“ یہ ایک سو سے زیادہ احادیث تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مختلف انداز سے مروی ہیں، جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، (۳) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، (۵) حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ، (۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، (۷) حضرت

مجموع رضی اللہ عنہ، (۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، (۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، (۱۰) حضرت ابو نصرہ رضی اللہ عنہ

- (۱۱) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، (۱۲) حضرت عبد الرحمن بن خبیر رضی اللہ عنہ، (۱۳) حضرت ابو اطفیل رضی اللہ عنہ، (۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ، (۱۵) حضرت واٹلہ رضی اللہ عنہ، (۱۶) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، (۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، (۱۸) حضرت اوس رضی اللہ عنہ، (۱۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، (۲۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ، (۲۱) حضرت سفیہ رضی اللہ عنہ، (۲۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، (۲۳) حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، (۲۴) حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ، (۲۵) حضرت ابو سعید خدرا رضی اللہ عنہ، (۲۶) حضرت عمار رضی اللہ عنہ، (۲۷) حضرت ربیع رضی اللہ عنہ، (۲۸) حضرت عروہ بن رومی رضی اللہ عنہ، (۲۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ، (۳۰) حضرت کعب رضی اللہ عنہ

ان حضرات کی تفصیلی روایات ”التصریح بما تواتر فی نزول المسیح“ میں ملاحظہ کی جائیں۔ یہ کتاب درحقیقت زہری وقت حضرت علامہ سید انور شاہ شمسیری قدس سرہ سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کی املاع کرده ہے، جس کو ان کے شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی محمد شفعی صاحب علیہ السلام مفتی اعظم پاکستان نے بہترین انداز میں مرتب فرمایا ہے اسلام کی ایک گرال قدر خدمت انجمام دی ہے۔ (فَجَزَاهُ اللَّهُ وَأَفِيَّا) اور اس کتاب پر اس زمانہ کے محقق نامور عالم حضرت شیخ عبد الفتاح ابو عونہ علیہ السلام نے تحقیقی کام کیا ہے اور مزید تلاش و جستجو کے بعد بیس احادیث کا اضافہ ”استدراک“ کے نام سے فرمایا ہے۔

### جادو وہ جو سرچڑھ کر بولے

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا نزول احادیث متواترہ سے ثابت ہونا... یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ خود مرزا قادریانی بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

”یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحابہ میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتیں۔ تو اتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۷۵۵، خوارج ۳۰۰ ص ۳۰۰)

اس سے چند سطریں پہلے مرزا قادریانی اپنی اسی کتاب میں لکھتے ہیں:

”حال کے نیچری جن کے دلوں میں کچھ عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی باقی نہیں رہی، یہ بے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبریں صحابہ میں موجود ہیں، یہ تمام خبریں غلط ہیں لیکن وہ اس قدر متواترات سے انکار کر کے اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۲۳۰)

یہ الگ بات ہے کہ مرزا قادریانی ان احادیث کو توڑمروڑ کر مسیح موعود کا مصدق اپنے آپ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

## مشیل مسیح کا قادیانی ڈھونگ

ایک بے سروپا بات ہے۔ پیدائشِ مسیح سے رفع تک اور نزول سے وفات تک، وہاں کسی ایک بات میں مرزا قادیانی کو مماثلت نہیں۔ مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ ساری عمر مکان نہیں بنایا۔ ساری عمر شادی نہیں کی۔ نزول کے بعد حاکم، عادل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ ان کے زمانہ میں تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔ صلیب پرستی کا خاتمہ ہو کر خدا پرستی رہ جائے گی۔ دمشق جائیں گے، بیت المقدس جائیں گے۔ حج کریں گے، عمرہ کریں گے، مدینہ طیبہ حاضری دیں گے۔ نزول کے بعد پینتالیس سال زندہ رہ کر پھر وفات پائیں گے۔ یہ چند بڑی بڑی علامات ہیں۔ ان میں سے ایک بھی مرزا قادیانی میں نہ پائی جاتی تھی۔ اس کے باوجود دعویٰ مشیل ہونے کا کیا، اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی ڈھنڈائی ہو سکتی ہے؟

### حضرت علیہ السلام کا نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں

مرزا نیت کی تمام تربیاد و جمل و فریب پر ہے۔ چنانچہ وہ اس جگہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایک اعتراض پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ تشریف آوری کے بعد منصبِ نبوت پر فائز ہوں گے یا نہیں؟ اگر وہ بحیثیت نبی آئیں گے تو ختم نبوت پر زد پڑتی ہے۔ اگر نبی نہیں ہوں گے تو ایک نبی کا نبوت سے معزول ہونا لازم آتا ہے اور یہ بھی اسلامی عقائد کے خلاف ہے، تو سنئے:

**حوالہ ابو القاسم بن عمر الزمحشري علیہ السلام نے اپنی تفسیر "الکشاف" میں لکھا ہے:** "وَكَوْنُهُ أَخْرُ الْأَنْبِيَاءِ أَقْرَى لَا يُنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهُ وَأَمَّا عِيسَى مَعْنَى نُبُعْ قَبْلَهُ"

①... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو نبی نہیں بنایا جائے گا، عیسیٰ علیہ السلام تو آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جا چکے، پس عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصفِ نبوت کے ساتھ اس دنیا میں سب سے آخر میں متصف ہوئے، اب کوئی شخص وصفِ نبوت حاصل نہیں کر سکے گا۔ نہ یہ کہ پہلے کے سارے نبی فوت ہو گئے۔

②... پہلے حوالہ گزر چکا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد کہتا ہے۔ حالانکہ اس کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر زندہ تھا۔ مرزا غلام قادر کے زندہ ہونے کے باوجود اگر مرزا کے خاتم

الاولاد ہونے میں کوئی فرق نہیں آیا تو عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے سے رحمت عالم علی علیہ السلام کی ختم بوت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

③... ابن عساکر میں حدیث ہے کہ آدم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ محمد علی علیہ السلام کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

((اَخْرُوَ لِدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ)) (کنز العمال ص ۲۵۵ ح ۱۳۹ حدیث نمبر ۱۳۹ بحوالہ ابن عساکر)

ترجمہ: ”انبیاء کرام علیہم السلام میں سے آپ علی علیہ السلام کے آخر الاولاد ہیں۔“

اس حدیث نے بالکل صاف کر دیا کہ خاتم النبیین کی مراد یہی ہے کہ آپ علی علیہ السلام انبیاء میں سے آخر الاولاد ہیں اور یہ معنی کسی نبی کے باقی رہنے کا معارض نہیں۔ لہذا آپ علی علیہ السلام کا آخر الانبیاء و خاتم الانبیاء، ہونا نزول عیسیٰ علیہ السلام کے کسی طرح مخالف نہیں ہو سکتا۔

②... مرزا قادیانی اپنی کتاب (تریاق القلوب ص ۵۶، خزانہ ح ۱۵ ص ۲۹) پر لکھتا ہے:

”ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ حقیقت آدمیہ ہو وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔“

جب خاتم الاولاد کے معنی مرزا قادیانی کے نزدیک یہ ہیں کہ عورت کے پیٹ سے کوئی کامل انسان اس کے بعد پیدا نہ ہو تو خاتم النبیین کے بھی یہ معنی کیوں نہ ہوں گے کہ آپ علی علیہ السلام کے بعد کوئی نبی عورت کے پیٹ سے پیدا نہ ہو گا جس سے تین فائدے حاصل ہوئے:

①... تو یہ کہ ختم بوت اور نزول مسیح علیہ السلام میں تعارض نہیں۔ خاتم النبیین چاہتا ہے کہ عورت کے پیٹ سے اس کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو اور مسیح علیہ السلام آپ علی علیہ السلام سے پہلے پیدا ہو چکے ہیں۔

②... یہ بھی صاف معلوم ہوا کہ اگر مرزا قادیانی مال کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں تو ان کی بوت خاتم النبیین کے خلاف ہے۔

③... یہ بھی متعین ہو گیا کہ جس مسیح کے نزول کی خبر احادیث میں دی گئی ہے، وہ اس وقت مال کے پیٹ سے پیدا نہ ہوں گے، ورنہ خاتم النبیین کے خلاف ہو گا۔ اور اس بنا پر مرزا قادیانی مسیح موعود بھی نہیں ہو سکتے۔ مکروہ واضح ہو کہ آپ علی علیہ السلام کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کا یہ مطلب

ہے کہ کسی کو آپ ﷺ کے بعد منصبِ نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آپ ﷺ کی آمد سے صد یوں پہلے منصبِ نبوت پر فائز ہو چکے ہیں۔

## عقلی جواب

ذکورہ بالا اعتراض کا ایک عقلی جواب بھی سن لیجئے۔ ایک شخص کسی ملک کا فرماں روایہ ہے، وہ کسی دوسرے ملک کے سرکاری دورے پر جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ وہ اپنی صدارت، بادشاہی یا وزارت عظمیٰ کے منصب سے معزول نہیں ہوا، لیکن دوسرے ملک میں جا کر اس کا حکم نہیں چلے گا۔ وہاں پر حکم اسی ملک کے صدر یا وزیر اعظم کا چلے گا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام، جب تشریف لائیں گے، تو وہ منصبِ نبوت سے معزول نہیں ہوں گے۔ لیکن جیسا کہ قرآن پاک میں فرمادیا گیا ہے: ”وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ“ (سورہ آل عمران: آیت ۲۹) ان کی رسالت بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ اب امت محمدیہ میں ان کی نبوت کا قانون نافذ نہیں ہو گا۔ امت محمدیہ پر قانون سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی کا نافذ ہو گا۔ یہ الگ بات ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد سے یہود کی بھی اصلاح ہو جائے گی اور رصاریٰ کی غلط فہمی بھی دور ہو جائے گی۔ یوں وہ سب دین قیم (اسلام) کے حلقة بگوش ہو جائیں گے اور ”لِيُظْهِرَةٌ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ کا فرمان پورا ہو جائے گا۔

• ﴿۱۷۱﴾

# عکمل مشق ۷

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

قرآن کریم کے لفظ ”إِنِّي مُتَوَفِّيَكَ“ کی ایسی تفسیر کریں جس سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ ثابت ہوتا ہو۔

کیا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وفات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ رکھتے تھے؟ باحوالہ ذکر کریں۔

لفظ ”توفی“ کے کتنے معنی لغت میں ہو سکتے ہیں؟ اور آیت مبارکہ میں اس کے کیا معنی مراد ہیں؟

قادیانی ”وَرَافِعُكَ“ میں روح کارفع مراد لیتے ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے؟

”بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ میں قادیانیوں کی تحریف اور ان کے کافی و شانی جوابات ذکر کریں۔

قرآن کریم کی کون سی آیات ہیں جن سے حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول ثابت ہوتا ہے؟

علامہ زمخشری نے معتزلی ہونے کے باوجود حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع و نزول کا کیا عقیدہ ذکر کیا ہے۔

مرزا ملعون نے شیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اس کا نقلی اور عقلی رد فرمائیں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وارد ہونے والی حدیث کا درجہ ذکر فرمائیں۔

کیا نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدے سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

**سوال... ۲** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

آیت ”إِنِّي مُتَوَفِّيَكَ“ میں ”توفی“ سے مراد وفات ہے، جیسا کہ مرزا ملعون نے اس کی تفسیر کی ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

”توفیٰ“ کا حقیقی معنی پورا پورا لینا ہے، البتہ مجازاً کبھی موت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما باقی امت کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

”رَأْفَعُكَ“ اور ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ دونوں مقامات پر حضرت مسیح علیہ السلام کا روحانی

مرتبہ مراد ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

یہود کا دعویٰ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول ہوئے مگر زندہ آسمانوں پر اٹھا لیے گئے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا قادیانی ملعون کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سری نگر کشمیر میں وفات پائی اور وہیں

مدفون ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون کا دعویٰ یہ ہے کہ میں (نحوذ باللہ) بعینہ مسح ہوں جس کی احادیث میں خوشخبری دی گئی ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حضرت مسح علیہ السلام کا صرف ”رفع“، ”قرآنی آیات سے ثابت ہے، البتہ نزول کے لئے ہمارے پاس صرف احادیث بطور دلیل ہیں:

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حیات اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ امت کا اجتماعی عقیدہ ہے جو آیات کریمہ اور احادیث مرفوعہ متواترہ سے ثابت ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

حضرت مسح علیہ السلام کی حیات اور نزول کے عقیدہ سے عقیدہ ختم نبوت ختم ہو جاتا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

۱) قرآن کریم کے وہ مقامات جہاں ”تَوْفِيق“، ”موت“ کے معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ دوسرے معنی میں ہے، وہ یہ ہیں:

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي  حَتَّىٰ يَتَوَفَّهُنَّ الْمَوْتُ

يَعِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ  أَللَّهُ يَتَوَفَّ فِي الْأَنْفُسِ حِينَ مَوْتِهَا

تَوْفِقُنَا مُسْلِمِيْنَ

تَوْفِقَنَا مُؤْمِنِيْنَ

قرآنی آیت ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں جو ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد:

صرف آپ علیہ السلام کی روح کارفع۔  صرف آپ علیہ السلام کے مرتبہ کی سر بلندی۔

روح مع الجسد کارفع ہے۔  صرف جسم کارفع مراد ہے۔

صرف روح کارفع اور مرتبہ کی بھی  رفع جسمانی اور بلندی مرتبہ دونوں مراد ہیں۔  
بلندی مراد ہے۔

یہ بات قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہوتی ہے کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مشیل قرب قیامت میں ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نہ آسمانوں پر اٹھائے گئے۔

قرب قیامت میں مستقل رسول بن کر اتریں گے۔

آپ علیہ السلام کے خلیفہ کے طور پر زمین پر اسلام نافذ کریں گے۔

زمین پر اتریں گے، مقام شام ہو گا اور دجال کو قتل کریں گے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی بڑی بڑی نشانیاں بیہاں وارد ہیں جن میں کوئی بھی مرزا ملعون میں نہیں پائی گئی، وہ یہ ہیں:

بغیر باپ کے پیدائش ہے۔  عمر بھر شادی نہیں کی۔

نزول کے بعد حاکم عادل ہوں گے۔  دجال کو قتل کریں گے۔

سب عیسائی مسلمان ہو جائیں گے۔  تمام ادیان باطل مٹ جائیں گے۔

حج و عمرہ کریں گے۔  بیت المقدس جائیں گے۔

# حضرت امام مهدی رضوی، دجال لعین اور قادریانی دجل

## سوال... ⑦

حضرت مهدی و مسیح علیہما السلام کی آمد اور دجال کے خروج سے متعلق اسلامی نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے قادریانی دجل و تلبیس اور اس کا رد کریں۔

## جواب... ⑦

### امام مهدی علیہ الرضوان

آنحضرت ﷺ کی احادیث کی روشنی میں سیدنا مهدی علیہ الرضوان کے ظہور کی مندرجہ ذیل شناخت بیان کی گئی ہیں:

- ① ...حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔
- ② ... مدینہ طیبہ کے اندر پیدا ہوں گے۔
- ③ ...والد کا نام عبد اللہ ہو گا۔
- ④ ...ان کا پنانام محمد ہو گا اور لقب مهدی۔
- ⑤ ...چالیس سال کی عمر میں ان کو مکرمہ حرم کعبہ میں شام کے چالیس ابدالوں کی جماعت پہچانے گی۔
- ⑥ ...وہ کئی لڑائیوں میں مسلمان فوجوں کی قیادت کریں گے۔
- ⑦ ...شام جامع مسجد دمشق میں پہنچیں گے تو وہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔
- ⑧ ...حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مهدی علیہ الرضوان کے پیچھے ادا کریں گے۔
- ⑨ ...حضرت مهدی علیہ الرضوان کی کل عمر ۳۹ سال ہو گی، چالیس سال بعد خلیفہ بنیں گے، سات سال خلیفہ رہیں گے، دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نیابت میں رہیں گے، ۳۹ سال کی عمر میں وفات پائیں گے۔
- ⑩ ...” ثم يموت ويصلى عليه المسلمين ” (مشکوٰۃ: ۳۷) پھر ان کی وفات ہو گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ تدفین کے مقام کے متعلق احادیث میں صراحة نہیں، البتہ بعض حضرات نے بیت المقدس میں تدفین لکھی ہے۔

اس ذیل میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی علیہ السلام کا رسالہ ”الخلیفۃ المهدی فی الاحادیث الصحیحة“ اور محدث کبیر مولانا بدر عالم میرٹھی علیہ السلام کا رسالہ ”الامام المهدی“ (ترجمان السنن ۲ مشمولہ احتساب قادریانیت جلد چہارم) قابل دید ہیں۔

## حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

- ① ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام رب العزت کے وہ جلیل القدر پیغمبر رسول ہیں، جن کی رفع سے پہلی پوری زندگی، زهد و انصاری، مسکنست کی زندگی ہے۔
- ② ... یہودی ان کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ظالم ہاتھوں سے آپ کو بچا کر آسمانوں پر زندہ اٹھالیا۔
- ③ ... قیامت کے قریب دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔
- ④ ... دوز درنگ کی چادریں پہن رکھی ہوں گی۔
- ⑤ ... دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید مینار کے پاس نازل ہوں گے۔
- ⑥ ... پہلی نماز کے علاوہ تمام نمازوں میں امامت کرائیں گے۔
- ⑦ ... حاکم عادل ہوں گے، پوری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے۔
- ⑧ ... دجال کو مقام ”لد“ پر (جو اس وقت اسرائیل کی فضا نیتی کا ایسا میں ہے) قتل کریں گے۔
- ⑨ ... نزول کے بعد چالیس یا پینتالیس سال قیام کریں گے۔
- ⑩ ... مدینہ طیبہ میں فوت ہوں گے، رحمت عالم علیہ عزیز، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روضہ اطہر میں دفن کئے جائیں گے۔ جہاں آج بھی چوتھی قبر کی جگہ ہے۔ ”فیکون قبرہ رابعاً“ (درمنثور بحوالہ تاریخ البخاری)

## دجال کا خروج

- ① ... دجال... اسلامی تعلیمات اور احادیث کی روشنی میں شخص (متعین) کا نام ہے۔ جس کی فتنہ پر دازیوں سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کو ڈراستے آئے۔ گویا دجال ایک ایسا خطرناک فتنہ پرور ہو گا جس کی خوفناک خدا شمشنی پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اجماع ہے۔
- ② ... وہ عراق و شام کے درمیانی راستہ سے خروج کرے گا۔
- ③ ... تمام دنیا کو فتنہ و فساد میں بیٹلا کر دے گا۔
- ④ ... خدائی کا دعویٰ کرے گا۔
- ⑤ ... مسح اعین ہو گا، یعنی ایک آنکھ چھیل ہو گی (کانا ہو گا)۔
- ⑥ ... مکہ، مدینہ جانے کا رادہ کرے گا جو میں کی حفاظت پر مامور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کامنہ میوڑ دیں گے۔ وہ مکہ، مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

۷... اس کے تبعین زیادہ تر یہودی ہوں گے۔

۸... ستر ہزار یہودیوں کی جماعت اس کی فوج میں شامل ہو گی۔

۹... مقامِ لد پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہو گا۔

۱۰... وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حرbe (ہتھیار) سے قتل ہو گا۔

اسلامی نقطہ نظر سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی قربیاً ایک سوا سی علامات آنحضرت علی علیہ السلام سے منقول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری تو اتر سے ثابت ہے۔ چنانچہ علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

((فَتَقَرَّرَ أَنَّ الْأَحَادِيَّةَ الْوَارِدَةَ فِي الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ مُتَوَاتِرَةٌ وَالْأَحَادِيَّةُ الْوَارِدَةُ فِي نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ مُتَوَاتِرَةٌ)) (الاذاعات ۲۷)

ترجمہ: ”چنانچہ یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مہدی منتظر کے بارے میں وارد شدہ احادیث بھی متواتر ہیں اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں وارد شدہ احادیث بھی متواتر ہیں۔“

اور حافظ عسقلانی علیہ السلام فرماتے ہیں:

((قَالَ أَبُو الْحَسِينِ الْخَسْعَى الْأَبِدِيُّ فِي مَنَاقِبِ الشَّافِعِيِّ: تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ بِأَنَّ الْمَهْدِيَّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَنَّ عِيسَى يُصَلِّي خَلْفَهُ ذَكْرُ ذَلِكَ رَدُّ الْحَدِيثِ الْذِي أَخْرَجَهُ إِبْرَهِيمُ مَاجَةً عَنْ أَنَّسٍ وَفِيهِ وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى)) (فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۸)

ترجمہ: ”ابو الحسن خسیعی ابدی علیہ السلام نے مناقب شافعی میں لکھا ہے کہ احادیث اس بارے میں متواتر ہیں کہ مہدی علیہ السلام اسی امت میں سے ہوں گے اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام مہدی علیہ السلام کے پچھے نماز پڑھیں گے۔ ابو الحسن خسیعی نے یہ بات اس لئے ذکر فرمائی ہے تاکہ اس حدیث کا رد ہو جائے جواب ماجہ نے حضرت انس علیہ السلام سے روایت کی ہے، جس میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ہی مہدی ہیں۔“

حافظ عسقلانی علیہ السلام نے جن احادیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے:

((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ كَلَّا هِيَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزُلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَى صَلٰلِي بِنَا فَيَقُولُ: لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمِيرٌ تَكْرَمَةُ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) (مسلم ج ۲ ص ۳۷۸، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، احمد ج ۳ ص ۳۲۵)

**ترجمہ:** ”حضرت جابر عبد اللہ بنی اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنائے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق کے مقابلہ میں جنگ کرتی رہے گی، وہ نبیوں پر غالب رہے گی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں عیسیٰ ابن مریم اتریں گے۔ (نمaz کو وقت ہو گا) مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا؛ تشریف لائیے اور نماز پڑھا دیجئے۔ وہ فرمائیں گے: یہ نہیں ہو سکتا۔ اس امت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اکرام و اعزاز ہے کہ تم خود ہی ایک دوسرے کے امام و امیر ہو۔“

اس حدیث سے جہاں ایک جانب یہ ثابت ہوا کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام الگ الگ مقدس ہستیاں ہیں۔ دوسری جانب اس سے امت محمد یہ ﷺ کی کرامت و شرافت عظیمی بھی ثابت ہوتی ہے کہ قرب قیامت تک اس امت میں ایسے برگزیدہ افراد موجود رہیں گے کہ اسرائیل سلسلہ کے ایک مقدس رسول آکر بھی اس کی امامت کی حیثیت کو برقرار رکھ کر ان کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔ جو اس بات کا صاف اعلان ہے کہ جس شرافت اور کرامت کے مقام پر تم پہلے فائز تھے آج بھی ہو۔ یہ واقعہ بالکل اس قسم کا ہے جیسا کہ مرض الوفات میں آنحضرت ﷺ نے ایک وقت کی نماز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افتادی میں ادا فرما کر امت کو گویا صریح ہدایت دے دی کہ میرے بعد امامت و افتادا کی پوری صلاحیت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں موجود ہے۔

سید ناصح علیہ السلام اور سید نامہدی علیہ الرضوان سے متعلق احادیث کی روشنی میں بیان کردہ علامات دیکھنی ہوں تو ”التصریح بما تواتر فی نزول المسیح“ کے آخر میں ”علامات قیامت اور نزول مسیح“ (مترجم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی) اور حضرت مفتی عظم پاکستان مفتی محمد شفیع عہد شیعیہ کار سالہ ”مسیح موعود کی پہچان“ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام، حضرت مہدی علیہ الرضوان اور دجال لعین کے متعلق مرزاقادیانی خود تسلیم کرتا ہے کہ یہ تین شخصیات ہیں:

”اس لئے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہوں گے۔“

(تکھہ گولڑو یہ ص ۲۷، خزانہ نجی ۱۹۷۶)

”تینوں مشرق میں ہوں گے“ یہ تو قادیانی دجال کا شاہکار ہے۔ البتہ اتنی بات مرزاقادیانی کے اس حوالہ سے ثابت ہے کہ یہ تین شخصیات (سید ناصح، سید نامہدی اور دجال) علیحدہ عیحدہ ہیں۔

## قادیانی موقف

لیکن! قادیانی جماعت کی نصیبی اور ایمان سے محروم دیکھئے! ان کا موقف ہے کہ مسح علیہما او رمہدی علیہ الرضوان ایک شخصیت ہے اور وہ مرزا قادیانی ہے۔ حالانکہ مسح علیہما او رمہدی علیہ الرضوان دو علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ ان کے نام، کام، جائے پیدائش، جائے نزول، وقتِ ظہور، مدتِ قیام، عمر، سب کچھ علیحدہ تفصیلات کے ساتھ آنحضرت ﷺ میں منقول ہیں۔ لیکن قادیانی دجال اور اس کی جماعت کے دجل کو دیکھو! سیکنڑوں احادیث صحیحہ متواترہ کو چھوڑ کر ایک جھوٹی و ضعی روایت سے اپنا عقیدہ ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ دیکھئے! مرزانے کہا:

((أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الْمُحَمَّدُ مَنْ وَآتَنِي أَنَا أَحْمَدُ الْمَهْدِيَّ))

(خطبہ الہامیہ خزانہ ائمہ ص ۶۱ ج ۱۲)

ترجمہ: ”اے لوگو! میں وہ مسح ہوں کہ جو محمدی سلسلہ میں ہے اور میں احمد مہدی ہوں۔“  
قاضی محمد نذیر قادیانی لکھتا ہے: ”امام مہدی اور مسح موعود ایک ہی شخص ہے۔“ (امام مہدی کا ظہور ص ۱۲)

## قادیانی مغالطہ

قادیانی گروہ دلیل میں ابنِ ماجہ کی روایت پیش کرتا ہے:

((لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ)) (ابن ماجہ ص ۲۹۲ باب شدة الزمان)

یہی قاضی محمد نذیر اس حدیث کے متعلق لکھتا ہے:

”اس حدیث نے ناطق فیصلہ دے دیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم ہی المہدی ہے اور اس کے علاوہ کوئی ”المہدی“ نہیں ہے۔“

یہ حدیث اولاً توضیف ہے، ثانیاً اس کا مطلب وہ نہیں جو قادیانی سمجھاتے ہیں۔ ملا علی قاری عزیزی فرماتے ہیں:

((حَدَّيْثُ لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ ضَعِيفٌ بِالْتَّفَاقِ الْمُحَدِّثَيْنَ كَمَا صَرَّحَ

بِهِ الْجُزْرِيُّ عَلَى أَنَّهُ مِنْ بَابِ: ”لَا فَتَنَى إِلَّا عَلَى (شَيْءٍ)“)) (مرقاۃ ص ۱۸۳ ج ۱۰)

ترجمہ: ”حدیث ”لامہدی الاعیسیٰ بن مریم“ باتفاق محدثین ضعیف ہے جیسا کہ ابن جزری عزیزی نے

اس کی صراحت کی ہے۔ علاوہ ازیں یہ ”لَا فَتَنَى إِلَّا عَلَى (شَيْءٍ)“ کے قبل سے ہے۔“

مطلوب یہ ہے کہ اگر کسی درجہ میں حدیث کو صحیح مان لیا جائے تو اس کا وہی مطلب ہے، جو ”لَا فَتَنَى

”الْأَعْلَىٰ“ (علیٰ ﷺ) کا ہے۔ یعنی مہدی صفت کا صیغہ ہے اور اس کے لغوی معنی مراد ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ اعلیٰ درجہ کے ہدایت یافتہ عیسیٰ بن مریم ہی ہیں۔ بطور حصر اضافی جیسے ”لَا فَتَنِ الْأَعْلَىٰ“ (علیٰ ﷺ) کے معنی اعلیٰ درجہ کے جوان اور بہادر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ یہ مطلب لینا غلط ہے کہ جس شخصیت کا نام مہدی ہے، وہ عیسیٰ بن مریم ہی کی شخصیت ہے خود مرزا قادیانی ایک اصول لکھتے ہیں: ”جس حالت میں تقریباً کل حدیثیں قرآن شریف کے مطابق ہیں۔ پھر اگر بطور شاذ و نادر کوئی ایسی حدیث بھی موجود ہو۔ جو اس مجموعہ کیقینیہ کے مخالف ہو، تو ہم ایسی حدیث کو یا تو نصوص سے خارج کریں گے اور یا اس کی تاویل کرنی پڑے گی۔ کیونکہ یہ تو ممکن نہیں کہ ایک ضعیف اور شاذ حدیث سے وہ مستحکم عمارت گردی جائے جس کو نصوص بینہ فرقانیہ و حدیثیہ نے تیار کیا ہو۔“

(ازالہ اوبام ص ۵۲۵، خزانہ حج ص ۳۹۳)

اس اصول کی روشنی میں دیکھئے! مرزا یوسف کی پیش کردہ ابن ماجہ کی روایت کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ اس لئے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی نذر کوہ بالا راویات صحیح متواترہ سے صاف طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ نہ یہ کہ وہ دنیا میں کسی خاندان میں پیدا ہوں گے۔ جبکہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں حدیث ہے:

① ((سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ أَلْمَهْدِيُّ مِنْ عَتَّرَتِيٍّ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ))

(ابوداؤ ص ۱۳۲ ج ۲ کتاب المهدی)

ترجمہ: ”حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی میری عترت سے ہو گا، یعنی حضرت فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے۔“

② ((يُؤَاخِذُنِي إِسْمُهُ إِسْمِيٌّ وَإِسْمُ أَبِيهِ أَسْمَ أَبِيٍّ)) (ابوداؤ ج ۲ ص ۱۳۲، کتاب المهدی)

ترجمہ: ”جو میرا نام ہے وہی ان کا نام ہو گا۔ جو میرے والد کا نام ہے، وہی ان کے والد کا نام ہو گا۔“ اور حدیث مندرجہ ذیل نے معاملہ بالکل متفق کر دیا ہے۔

③ ((كَيْفَ تَمَلِكُ أُمَّةً أَنَا أَوْلَهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسُطْهَا وَالْمَسِيحُ أَخْرُهَا))

(مشکوٰۃ ص ۵۸۳، باب ثواب بذہ الامۃ)

ترجمہ: ”وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کی ابتداء میں، میں (آنحضرت علیہ السلام) ہوں۔ درمیان میں مہدی، اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہیں۔“

یہ حدیث اس مسئلہ میں بانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ مرزا قادیانی کا موقف صراحتاً جعل و کذب

کا شاہکار ہے۔ لیکن بے بصیرت و بے بصارت قادیانی گروہ کو یہ صاف صاف روایتیں بھی نظر نہیں آتیں اور پوری بے شرمی کے ساتھ مسح و مہدی کے ایک ہونے کی رٹ لگاتا رہتا ہے۔ حالانکہ دونوں کے بارے میں روایات الگ الگ اور متواتر آئی ہیں۔

## دجال

رہا دجال کے متعلق قادیانی موقف، تو وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا۔

① ... پہلے کہا کہ اس سے مراد پادری ہیں۔ اس پرسوال ہوا کہ ”آنحضرت ﷺ سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ میں رورہی تھی۔ آپ ﷺ نے رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ دجال کے بارہ میں آپ ﷺ نے تفصیلات بیان فرمائیں، میں سن کر پریشان ہو گئی۔ اب خیال آتے ہی فوراً رونا آگیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں موجود کی آخری آیات پڑھتا رہے وہ اس سے محفوظ رہے گا۔“ اگر پادری ہی دجال تھے، وہ تو حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ پھر حضور اقدس ﷺ کے فرمان کا کیا مطلب ہوا؟

② ... پھر مرزانے کہا کہ اس سے مراد انگریز قوم ہے۔ اس سے کہا گیا کہ اگر انگریز ہیں تو دجال کو حضرت مسیح علیہ السلام قتل کریں گے، تم تو ”انگریز کے خود کاشتہ پودا“ ہو۔

③ ... پھر مرزانے کہا کہ اس سے مراد روس ہے۔ تو اس سے کہا گیا کہ دجال تو شخص واحد ہے، قوم مراد نہیں۔ اس نے کہا کہ ”دجال“ نہیں، حدیث میں ”رجال“ ہے۔ یہ اس کی جہالت کی دلیل ہے۔ اس کی تردید کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ ابن صیاد کے مسئلہ پر آنحضرت ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی کہ میں اسے قتل کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے۔ تو ”لَسْتَ صَاحِبَةً“ تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی قتل کریں گے۔

ابن صیاد کی بابت کتب احادیث میں تفصیل سے روایات موجود ہیں۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دجال تلوار سے قتل ہو گا، نہ کہ قلم سے، جیسا کہ قادیانیوں کا موقف ہے۔

خلاصہ... یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کام موقف اسلام کے چودہ سو سالہ موقف کے خلاف ہے۔

## رفع مسیح علیہ السلام کے خلاف قادیانی تحریفات کے جوابات

سوال... ⑧

مرزا اُمی جن آیات و آثار کو عدم رفع اور وفاتِ مسیح کے لئے پیش کرتے ہیں، ان میں سے تین کا ذکر کر کے ان کا شافعی رد کریں؟

جواب... ⑨

قادیانی استدلال نمبر: ①

﴿وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ﴾  
(سورۃ المائدۃ: آیۃ ۱۱۷)

مرزا بشیر الدین کے ترجمہ کے الفاظ یہ ہیں:  
”اور جب تک میں ان میں (موجود) رہا، میں ان کا نگران رہا۔ مگر جب تو نے میری روح قبض کر لی، تو تو ہی ان پر نگران تھا۔“ (ترجمہ قرآن مجید از مرزا بشیر الدین ص ۲۵۸)

وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر اس آیت سے قادیانی استدلال کی بنیاد ان کے خیال میں بخاری شریف کی ایک تفصیلی روایت ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے: ”إِنَّهُ يُجَامِعُ بِرِّ جَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخُذُهُمْ ذَاتَ الشَّيْءَ إِلَى فَاقْوُلْ يَارِبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخْدَثُوكُمْ بَعْدَكَ فَاقْوُلْ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ۔“

(بخاری ص ۲۴۵ ح ۲۴۵ کتاب التفسیر)

ترجمہ: ”میری امت کے بعض لوگ لائے جائیں گے، اور بائیں طرف، یعنی جہنم کی طرف ان کو چلا�ا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے رب ایہ تو میرے صحابی ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا کچھ کیا۔ پس میں ایسے ہی کہوں گا جیسا کہ عبد صالح (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ جب تک میں ان میں موجود تھا، ان پر گواہ تھا، اور جب تو نے مجھے تمامہ بھر پور لے لیا تھا، اس وقت آپ نگہبان تھے۔“

تو ”تَوْفِيقٌ“ کا لفظ حضور ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں کے کلام میں آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کی

تَوْفِیٌ بِصُورَتِ وَفَاتٍ هُوَ تَوْفِیٌ بِجُنْاحِ بِصُورَتِ وَفَاتٍ ہوگی۔ نیز حضور ﷺ کی تَوْفِیٌ بِجُنْاحِ بِصُورَتِ وَفَاتٍ ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تَوْفِیٌ بِجُنْاحِ بِصُورَتِ وَفَاتٍ ہوگی۔ معلوم ہوا کہ وہ وفات پاچکے ہیں۔

**جواب ①:** اس تحریف کا جواب بھی معلوم ہو چکا ہے کہ تَوْفِیٌ کے تَوْفِیٌ کے حقیقی معنی پورا پورا لینے کے ہیں۔ لیکن حضور اقدس ﷺ کے کلام میں یہ بمعنی موت ہے، کیونکہ سب جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں تَوْفِیٌ بطور اصلاح اعلیٰ السمااء پائی گئی ہے، کیونکہ اس کا قرینہ وَرَأْفَعُكَ إِلَّيْ موجود ہے۔

**جواب ②:** اگر دونوں حضرات کی تَوْفِیٌ ایک طرح کی ہوتی تو آپ ﷺ یوں فرماتے: ”فَأَقُولُ مَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ“، تو فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ فرمانا تبارہ ہے کہ مشبه اور مشبه بہ میں چونکہ تغایر ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اصل مقصد ہر دو حضرات کا امت کے درمیان اپنی عدم موجودگی کو بطور عذر پیش کرنا ہے۔ لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی غیر موجودگی تَوْفِیٌ بمعنی اصلاح اعلیٰ السمااء سے بیان فرمائی اور نبی کریم ﷺ نے اپنی غیر موجودگی تَوْفِیٌ بصورت موت بیان فرمائی ہے۔

**جواب ③:** رہایہ کہ آپ ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا: اقول اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق: قال ما ضی کا صیغہ فرمایا۔ تو اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی، سورہ مائدہ کی مذکورہ آیت نازل ہو چکی تھی اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول جو قیامت کے دن باری تعالیٰ کے سوال کہ: ”إِنَّكُمْ قُلْتُ لِلنَّاسِ اتَّخِذُو نِيَّةً وَأُمُّيَ الْهَمَّيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ“ کے جواب میں فرمائیں گے، حکایت کیا گیا ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام پہلے ہو چکے گا اور حضور ﷺ کا معاملہ بعد میں پیش آئے گا۔

## قادیانی استدلال نمبر: ②

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَقَ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ طَافِئُنَّ مَّا شَأْوْا أَوْ قُتِلَ إِنْقَلَبْتُمْ عَلَى آعْقَابِكُمْ﴾ (سورہ آل عمران: آیہ ۱۲۲)

## قادیانی ترجمہ:

”اوْرَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ صرف ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے کے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے۔“

اس آیت میں قادیانی گروہ ”خَلَوَا“ کو معنی موت لیتا ہے اور ”مَنْ قَبِيلَهُ“ کو ”الرَّسُولُ“ کی صفت مانتا ہے اور ”الرَّسُولُ“ پر لام استغراق مانتا ہے۔ اس لئے استدلال کا حاصل یہ ہوا کہ جب محمد ﷺ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں تو بس مسیح علیہ السلام بھی ان میں آگئے۔

**جواب ①:** خلت، خلو سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی مکان سے متعلق ہونے کی صورت میں جگہ خالی کرنے کے اور زمان سے متعلق ہونے کی صورت میں گزرنے کے آتے ہیں اور جن چیزوں پر زمانہ گزرتا ہے، ان کو بھی تبعاً خلو سے موصوف کر دیتے ہیں۔

مثالیں:

① ﴿وَإِذَا خَلَوَا إِلَى شَيْطَنِيهِمْ﴾ (سورۃ البقرۃ: آیہ ۱۲)

ترجمہ: ”او جب خلوت میں پہنچتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس۔“

۲ ﴿بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَامِ الْخَالِيَةِ﴾ (سورۃ الحاقة: آیہ ۲۲)

ترجمہ: ”ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے با مید صلہ گزشتہ ایام میں کئے ہیں۔“

۳ ﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ﴾ (سورۃ البقرۃ: آیہ ۱۲۱)

ترجمہ: ”یہ ایک جماعت جو گزر چکی۔“ (ترجمہ بیان القرآن)

بہر حال! خلو کے معنی جگہ خالی کرنا خواہ زندہ گزر کریا موت سے اور ایک جگہ سے دوسرا جگہ ہٹ جانا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے دلائل قطعیہ کے ہوتے ہوئے اس کموت کے معنی میں لینا تحریف ہی تو ہے۔

**جواب ②:** ”مَنْ قَبِيلَهُ“ ”الرَّسُولُ“ کی صفت نہیں ہے جس کے بعد معنی یہ ہوں کہ محمد ﷺ سے پہلے کے تمام پیغمبر مر گئے۔ کیونکہ یہ الرَّسُولُ سے مقدم ہے۔ بلکہ یہ خلت کاظف ہے۔ اب صحیح معنی یہ ہیں کہ محمد ﷺ سے پیشتر کئی رسول گزر چکے۔

”الرَّسُولُ“ پر لام تعریف جس کا ہے۔ کیونکہ استغراق کے معنی لینے کی صورت میں آیت کے

جملوں میں تعارض لازم آئے گا، بایں طور کہ ”وَمَا هُمَّدِلَّا رَسُولٌ“ سے حضور ﷺ کی صفتِ رسالت ثابت کی اور جب ”خَلَّتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ“ میں الرسل استغراق کے لئے ہوا، اور ”مِنْ قَبْلِهِ“ کاظرف ہونا ثابت ہو ہی چکا تو اب ترجمہ یہ ہو گا کہ: جتنے اشخاص صفتِ رسالت سے موصوف تھے، محمد ﷺ سے پہلے نوت ہو چکے ہیں۔ اس سے نعوذ باللہ آپ ﷺ رسول برحق ثابت نہیں ہوں گے۔ اس لئے لام جنس مانا ضروری ہے۔

**جواب ③:** اور اگر ”عَلَى سَبِيلِ الشَّذَلِ“ قادیانی گروہ کی تینوں باتیں مان لی جائیں تو بھی اس سے زیادہ سے زیادہ رسول کے عموم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہو گی۔ نہ کہ بطریق خصوص اور اس صورت میں یہ آیت ان کی دلیل بننے کے قابل نہیں رہے گی، کیونکہ علم اصول کی کتابوں میں اس قاعدة مسلمہ کی تصریح ہے کہ کوئی امر خاص دلیل (تحصیص منقول) سے ثابت ہو تو اس کے خلاف عام دلیل سے تمسک کرنا جائز نہیں ہے اور یہاں دلائل قطعیہ مخصوصہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کی جا چکی ہے۔

### قادیانی استدلال نمبر: ③

﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقْرٌ وَمَتَاعٌ إِلَى حِلْيٍ﴾ (سورۃ البقرۃ: آیۃ ۳۶)

قادیانی ترجمہ:

”تم اپنے جسم خاکی کے ساتھ زمین پر ہی رہو گے، یہاں تک کہ اپنے قیمتی کے دن پورے کر کے مرجاً گے۔“

اسی کے ساتھ مرزائی یہ آیت بھی پڑھتے ہیں: ”قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ“ (سورۃ الاعراف: آیۃ ۲۵) اور ان کے استدلال کا حاصل یہی ہے کہ انسانی زندگی یہیں زمین پر بسر ہونی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کو چھوڑ کر کسی اور جگہ کیسے رہ سکتے ہیں؟

(ازالہ ادہام ص ۲۱۰، خراں ج ۳ ص ۲۲۹)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ”یہ آیت جسم خاکی کو آسمان پر لے جانے سے روکتی ہے۔ کیونکہ ”لکم“ جو اس جگہ فائدہ تحصیص کا دیتا ہے۔ اس بات پر بصراحت دلالت کر رہا ہے کہ جسم خاکی آسمان پر نہیں جا سکتا۔ بلکہ زمین سے ہی نکلا، زمین میں ہی رہے گا اور زمین میں ہی داخل ہو گا۔

(ازالہ ادہام ص ۲۱۰، خراں ج ۳ ص ۲۲۹)

**جواب ①:** کسی مقام کا کسی کے لئے اصل جائے رہا کش ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ عارضی طور پر کہیں اور نہ جاسکے۔ آدمی ہواںی جہاز کا سفر کرتا ہے اور گھنٹوں فضا میں رہتا ہے، تو کیا کوئی احمد کہہ سکتا ہے کہ قرآنی ضابطہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ ایک عرصہ سے خلانور دی کا سلسلہ شروع ہے، جولائی ۱۹۶۹ء میں پہلی مرتبہ دو آدمیوں نے چاند پر پاؤں رکھے۔ اللہ کی قدرت کے بہت سی چیزیں جو پہلے بعد از عقل معلوم ہوتی تھیں، ساننسی ایجادات کی بدولت وہ حقائق اور واقعات بن چکی ہیں۔ تو کیا کہا جائے گا کہ یہ خلائی سفر قرآنی آیات کے خلاف ہیں؟ اگر مرزا قادیانی کا یہ کہنا صحیح ہے کہ ”جسم خاکی آسمان پر نہیں جاسکتا“ تو کیا نیل آرم اسٹر انگ اور ایڈون ایلڈرن اور ان کے بعد کئی اور آدمی کوئی فرشتہ تھے کہ خلائی مسافت طے کر کے چاند تک پہنچے؟ تو آیت کریمہ کا ضابطہ اپنی جگہ پر درست ہے۔ مگر اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ کیونکہ وہ عارضی طور پر آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، بہرحال اود بھی مقررہ وقت پر پھر زمین پر آئیں گے اور دیگر انسانوں کی طرح وفات پا کر زمین میں دفن ہوں گے۔

**جواب ②:** علماء اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پیدائشی طور پر ملائکہ سے مشاہدہ تھی۔ لہذا ان کا آسمان پر اٹھایا جانا اور زیر بحث آیت کے حکم سے ان کا خارج ہونا اپنے فطری مادہ کے اعتبار سے ہے۔ احادیث مبارکہ رہیں، تو ایک صحیح حدیث قادیانی قیامت تک مسح علیہ السلام کی وفات پر پیش نہیں کر سکتے۔ جو پیش کرتے ہیں یا موضوع ہیں یا مجموع ہیں یا مجھوں ہیں۔ ایک بھی صحیح روایت وہ اپنے موقف پر پیش نہیں کر سکتے۔ ”فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا إِنَّا تَقَوَّا“ (النَّارُ، سورۃ البقرۃ: آیۃ ۲۲)

یہ ہیں قادیانی تحریفات کے چند نمونے، اختصار کے پیش نظر ان ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں شہادت القرآن کا مطالعہ کیا جائے، جو مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی علیہ السلام کی تصنیف ہے۔ اس سے بھی زیادہ عام فہم کتاب حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت شیخ مولانا محمد ادریس کاندھلوی علیہ السلام کی ہے، جو ”احتساب قادیانیت جلد دوم“ میں شامل ہے۔



# عملی مشق ⑧

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی وہ علامات ذکر فرمائیں جو احادیث صحیحہ میں بیان کی گئی ہیں۔ ①
- احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہوئے بتائیں کہ دجال کی کیا علامات ہیں؟ ②
- قادیانی گروہ نے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں کیا موقف اختیار کیا ہے؟ ③
- دجال سے متعلق قادیانیوں کے موقف کو واضح کریں۔ ④
- قادیانی گروہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے بارے میں کن آیات سے استدلال کرتا ہے؟ وجہ استدلال ذکر کریں۔ ⑤
- قادیانی گروہ کے اس باطل استدلال کا مفصل محقق جواب دے کر اپنی علمی بصیرت کا ثبوت دیں۔ ⑥
- حضرت مسیح علیہ السلام کے جسد عضری کے ساتھ رفع کے امکان کے بارے میں قرآن و سنت سے نظائر پیش کریں۔ ⑦
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کی علماء کرام نے کیا حکمتیں بیان کی ہیں؟ ⑧
- حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع کے بارے میں قادیانی گروہ کے عقلی اشکالات کو ذکر کر کے ان کا بصیرت کے ساتھ رد پیش کریں۔ ⑨
- حضرت سید ناموسی کلیم اللہ علیہ السلام کی حیات کے بارے میں مرزا ملعون کا کیا موقف ہے؟ اس کی اپنی عبارت باحوالہ ذکر کریں۔ ⑩

**سوال... ۲** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

حضرت مهدی رضی عنہ کا نزول شام میں ہو گا اور وہ دجال کو قتل کریں گے۔

غلط

صحیح

**صحیح عقیدہ:** .....  
حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کاملہ مکرمہ میں ظہور ہو گا اور وہ بہت سی لڑائیوں میں مسلمانوں کی قیادت کریں گے۔

غلط

صحیح

**صحیح عقیدہ:** .....  
علامہ شوکانی نے حضرت مهدی رضی عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں روایات کو متواتر کہا ہے۔

غلط

صحیح

**صحیح عقیدہ:** .....  
قادیانی موقف یہ ہے کہ حضرت مهدی رضی عنہ اور حضرت مسیح علیہ السلام الگ الگ شخصیت ہیں اور ان کی وہی علامات ہیں جو احادیث میں وارد ہیں۔

غلط

صحیح

**صحیح عقیدہ:** .....  
قادیانیوں کا گروہ ابن ماجہ کی روایت: ”لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى“ سے اپنے باطل موقف پر استدلال کرتا ہے۔

غلط

صحیح

**صحیح عقیدہ:** .....

دجال کے بارے میں قادریوں کے موقف بدلتے رہے ہیں، کبھی پادری کہا، کبھی انگریز، کبھی روں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

معراج کی رات کا سفر دلیل عقلی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی اپنے جسد عضری کے ساتھ آسمانوں پر جاسکتے ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

علمِ سموات میں پہنچ کر انسان کو زمین کی طرح ماکولات و مشروبات کی حاجت نہیں رہتی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

جسد عضری کے ساتھ آسمان پر چلا جانا عقلی اور نقلي طور پر محال نہیں ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون نے اپنی کتابوں ”جمامۃ البشری، خزانہ اور نور الحق“ میں واضح لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

**①** جس شخصیت کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا، قرب قیامت میں وہ دمشق کی جامع مسجد میں نزول فرمائیں گے۔ وہ ہوں گے:

حضرت خضر علیہ السلام

کوئی ابدال

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح علیہ السلام

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت دانیال علیہ السلام

**②** دجال کی آمد قرب قیامت کا بہت بڑا فتنہ ہو گا، جس کے ہاتھوں ان کا قتل مقرر ہے وہ ہیں:

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت امام مہدی

مرزا قادیانی ملعون

حضرت مسیح علیہ السلام

خراسان کے مسلم مجاہدین

**③** حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر:

احادیث ضعیفہ میں ہے۔

محض تاریخ کی کتب میں ہے۔

محض افسانہ ہے، حقیقت کچھ نہیں۔

احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

**④** حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں وارد علامات اور نشانیاں مرزا قادیانی کی شخصیت میں ظاہر ہوئی ہیں:

ف甫ی ف甫ی

۱۰۰ فیصد

کوئی ایک علامت بھی نہیں

کچھ علامات

**⑤** قادیانی جماعت اپنے باطل موقف کی تائید کے لئے جس حدیث کو بطور دلیل بیان کرتی ہے، وہ

حدیث ”أَيَّهَا النَّاسُ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الْمُحَمَّدِيُّ وَإِنِّي أَنَا الْمُهَدِّدِيُّ“ یہ روایت:

بخاری و مسلم کے معیار پر صحیح ہے۔

حدیث مشہور ہے۔

من گھڑت اور موضوع۔

ضعیف ہے۔

(۶)

دجال کے بارے میں مرزا قادریانی ملعون نے بہت مختلف موقف اختیار کیے، اور کہا ہے کہ اس کا مصدقہ:

انگریز قوم  روس  پادری

وہ کانا دجال ہے جس کی علامات احادیث صحیحہ میں بکثرت وارد ہیں۔

(۷)

حضرت سید ناصح علیہ السلام کا جسد عضری کے ساتھ زندہ آسمانوں پر اٹھایا جانا:

محال اور ناممکن ہے۔

آیات اور احادیث کا مدلول ہے۔

آپ علیہ السلام کا مجرہ ہے۔

آپ علیہ السلام کا صرف مرتبہ بلند ہو نامراد ہے۔

(۸)

مرزا ملعون نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ان تعلیمات میں کھل کر مخالفت کی:

قرآن حق ہے جبکہ مرزا نے انکار کیا۔

جہاد جاری ہے جبکہ مرزا نے انکار کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں جبکہ مرزا نے انکار کیا۔

نماز فرض ہے جبکہ مرزا نے فرضیت ساقط کی۔

مسجد اللہ کا گھر ہے جبکہ مرزا اُنکار کرتے ہیں۔

خوش اخلاقی مسلمانوں کا شیوه ہے جبکہ مرزا اُن بدنوں کا کہا۔

نبوت بند ہے جبکہ مرزا نے جاری ہونے کا کہا۔

رفاهی کام اہل اسلام کا شیوه ہے جبکہ مرزا اُسی سے دور ہیں۔

## رفع و نزول کا امکان عقلی و حکمتیں

سوال... ⑨

رفع و نزول جسم عضری کے امکان عقلی کو بیان کرتے ہوئے اس کے نقلی ناظر پیش کریں، نیز رفع و نزول کی حکمتیں بیان کریں؟

جواب... ⑨

مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کا دعویٰ ہے کہ:

”عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔ بلکہ وفات پا کر مدفن ہو چکے اور دلیل یہ ہے کہ کسی جسم عضری کا آسمان پر جانا محال ہے۔“ (ازالہ الاوہام ص ۷۷، خزانہ ج ۳ ص ۱۲۶)

قرآن و سنت سے رفع و نزول نہ صرف ثابت ہے بلکہ اس کے نظائر بھی موجود ہیں، مثلاً:

① ... یہ ہے کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ کا جسد الطہر کے ساتھ لیلۃ المراجع میں جانا اور پھر وہاں سے واپس آنا حق ہے۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کا بجده العضری آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر قیامت کے قریب ان کا آسمان سے نازل ہونا بھی بلاشبہ حق اور ثابت ہے۔

② ... جس طرح آدم علیہ السلام کا آسمان سے زمین کی طرف ہبوط ممکن ہے، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے زمین کی طرف نزول بھی ممکن ہے: ”إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ“ (آل عمران: ۵۹)

ترجمہ: اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے۔

③ ... حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کافرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑنا حق اور قوی حدیثوں سے ثابت ہے۔ اسی وجہ سے ان کو جعفر طیر رضی اللہ عنہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے:

”أَخْرَجَ الظَّبَرَ إِنِّيٌّ بِإِسْنَادِ حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَبِّنِيَا لَكَ أَبُوكَ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ“ (زرقانی شرح مواهب ج ۲ ص ۲۷۵)

ترجمہ: ”امام طبرانی نے بسانا حسن جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک بار یہ ارشاد فرمایا کہ اے جعفر (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)! تجوہ کو مبارک ہو، تیرا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑتا پھرتا ہے۔“ (اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جعفر رضی اللہ عنہ، جریل و میکائیل کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے)۔ ان ہاتھوں کے عوض میں جو غزوہ موتہ میں کٹ گئے تھے،

اللہ تعالیٰ نے ان کو ملائکہ کی طرح دو بازوں عطا فرمادیے ہیں اور اس روایت کی سند نہایت جید اور عمدہ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اس بارے میں ایک شعر ہے:

وَجَعْفَرُ الْذِيْمِيْ يُضْحِي وَ يُمْسِي  
يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ إِبْنُ أُمَّى

ترجمہ: ”وَجَعْفَرُ (رضی اللہ عنہ) کہ جو صبح و شام فرشتوں کے ساتھ اڑتا ہے وہ میری بیوی ماں کا بیٹا ہے۔“

۲۳... اسی طرح ”عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ“، کاغز وہ بیر معونہ میں شہید ہونا، اور پھر ان کے جنازہ کا آسمان پر اٹھایا جانا روایات میں مذکور ہے۔ جیسا کہ حافظ عسقلانی نے الاصابة فی تمییز الصحابة (ج، ص ۵۵۸) میں حافظ ابن عبد البر نے الاستیعاب فی معرفة الاصحاب (ج، ص ۲۳۰) میں اور علامہ زرقانی نے شرح الزرقانی علی الموهاب اللدینی بالمنح المحمدیۃ (ج ۲ ص ۵۰۲) میں ذکر کیا ہے۔ ”جبار بن سلمی رضی اللہ عنہ“، جو ”عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ“ کے قاتل تھے، وہ اسی واقعہ کو دیکھ کر ”ضحاک بن سفیان کلابی“ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور یہ کہا:

دَعَانِي إِلَى الْإِسْلَامِ مَارَأَيْتُ مِنْ مَقْتَلِ عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ وَرَفِيعِهِ إِلَى السَّمَاءِ

ترجمہ: ”عامر بن فہیرہ کا شہید ہونا اور ان کا آسمان پر اٹھایا جانا، میرے اسلام لانے کا باعث بنا۔“

(الخصائص الكبيری: ج ۱، ص ۳۶۹)

ضحاک رضی اللہ عنہ نے یہ تمام واقعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت با برکت میں لکھ کر بھیجا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ وَارْتَجُشتَهُ وَأَنْزَلَ فِي عِلَّيْنِ“

ترجمہ: ”فرشتوں نے اس کے جشہ کو چھپا لیا اور وہ علیین میں اتارے گئے“

”ضحاک ابن سفیان“ کے اس تمام واقعہ کو امام یقینی عزیز شیخیہ اور ابو نعیم عزیز شیخیہ دونوں نے اپنی اپنی ”دلالت النبوۃ“ میں بیان کیا۔ (شرح اصدق و بشرح حال المؤمن والقبور، ج ۱، ص ۱۵)

حافظ عسقلانی نے ”الاصابة فی تمییز الصحابة“ میں جبار بن سلمی رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں اس واقعہ کی طرف اجمالاً اشارہ فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی عزیز شیخیہ فرماتے ہیں کہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعہ کو ابن سعد اور حاکم اور موسیٰ بن عقبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ غرض یہ کہ یہ واقعہ متعدد اسانید اور مختلف روایات سے ثابت اور محقق ہے۔

⑤ ... واقعہ رجع میں جب قریش نے خبیب بن عدی رضی عنہ کو سولی پر لڑکا کیا تو آنحضرت ﷺ نے عمرو بن امیہ ضری رضی اللہ عنہ کو خبیب رضی اللہ عنہ کی لغش اتارانے کے لئے روانہ فرمایا۔ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ، وہاں پہنچے اور خبیب رضی اللہ عنہ کی لغش کو اتارا، دفعتاً ایک دھماکہ سنائی دیا۔ پیچھے پھر کر دیکھا، اتنی دیر میں لغش غائب ہو گئی۔ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نے ان کو نکل لیا۔ اب تک اس کا کوئی شان نہیں ملا۔ اس روایت کو امام احمد ابن حنبل عزیز الشیعی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ (زرقانی شرح مواہب ج ۲ ص ۳۷)

شیخ جلال الدین سیوطی عزیز الشیعی فرماتے ہیں کہ خبیب رضی اللہ عنہ کو میں نے نگلا اسی وجہ سے ان کا قلب ”بلیغ الارض“ ہو گیا اور ابو نعیم رضی عنہ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ عامر بن فہیر رضی اللہ عنہ کی طرح خبیب رضی عنہ کو بھی فرشتے آسمان پر اٹھا لے گئے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ جس طرح حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے عامر بن فہیر رضی اللہ عنہ اور خبیب بن عدی رضی عنہ اور علاء بن حضری رضی عنہ کو آسمان پر اٹھایا۔ اتنی!

⑥ ... علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ اولیاء کالہام و کرامت انبیاء کرام کی وحی اور مجذرات کی وراثت ہے:

((وَهِيَا يُقَوِّي قِصَّةَ الرُّفْعَ إِلَى السَّمَاءِ مَا أَخْرَجَهُ النَّسَاءُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْطَّبرَانِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ أَنَّ طَلْحَةَ أُصِيَّبَتُ أَنَّا مُلْهُ يَوْمَ أُحْدِي فَقَالَ حَسْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ قُلْتُ بِسِمِ اللَّهِ لَرَفَعْتَكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ حَتَّى تَلْجَ بِكَ فِي جَوَّ السَّمَاءِ (شرح الصدور ص ۲۵۸) وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ كَانَ فِي بَيْنِ إِسْرَائِيلَ وَرَجُلَ قَدِ اعْتَرَّ النَّاسَ فِي كَهْفِ جَبَلٍ وَكَانَ أَهْلُ زَمَانِهِ إِذَا قَطَطُوا إِسْتَغَاْثُوا بِهِ فَدَعَا اللَّهَ فَسَقَاهُمْ فَمَا تَفَأَخَذُوا فِي جِهَازِهِ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذَا هُمْ بِسَرِيرٍ يُرِيَرُ فِي عَنَانِ السَّمَاءِ حَتَّى إِنْتَهُوا إِلَيْهِ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَخَذَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَارْتَفَعَ السَّرِيرُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فِي الْهَوَاءِ حَتَّى غَابَ عَنْهُمْ))

(شرح الصدور ص ۲۵۷ طبع بيروت ۱۹۹۲ء سن طبع)

ترجمہ: ”شیخ جلال الدین سیوطی عزیز الشیعی فرماتے ہیں کہ عامر بن فہیر اور خبیب رضی عنہ کے واقعہ رفع السماء کی وہ واقعہ بھی تائید کرتا ہے، جس کو نسائی اور بیهقی اور طبرانی نے جابر رضی عنہ سے روایت کیا ہے کہ غزوہ احمد میں حضرت طلحہ رضی عنہ کی انگلیاں رخی ہو گئیں تو اس تکلیف کی حالت میں زبان سے ”حس“ کا لفظ نکلا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو بجائے ”حس“ کے بسم اللہ کہتا تو لوگ دیکھتے

ہوتے اور فرشتے تجوہ کو اٹھا کر لے جاتے۔ یہاں تک کہ تجوہ کو آسمان کی فضائیں لے کر گھس جاتے... ”امن ابی الدینا“ نے ”ذکر الموتی“ میں ”زید بن اسلم“ سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا کہ جو پہاڑ میں رہتا تھا۔ جب قحط ہوتا تو لوگ اس سے بارش کی دعا کرتے۔ وہ دعا کرتا، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کی برکت سے باراں رحمت نازل فرماتا۔ اس عابد کا انقال ہو گیا۔ لوگ اس کی تجدیز و تغفیل میں مشغول تھے، اچانک ایک تخت آسمان سے اترتا ہوا نظر آیا، یہاں تک کہ اس عابد کے قریب آ کر رکھا گیا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس عابد کو اس تخت پر رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ تخت اوپر اٹھتا گیا۔ لوگ دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ غائب ہو گیا۔“

⑦ حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنازہ کا آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائے آسمان سے زمین پر اتر آنا، متدرک حاکم میں مفصل مذکور ہے۔ (متدرک ص ۳۶۲ ج ۳ طبع یروت) مقصداں و اقuat کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ منکرین اور ملحدین خوب سمجھ لیں کہ حق جل شانہ نے اپنے بعض محبین و مخلصین کی اس خاص طریقہ سے بھی بارہا تائید فرمائی کہ ان کو صحیح و سالم، فرشتوں سے آسمانوں پر اٹھوالیا۔ عام لوگ اور ان کے دشمن دیکھتے ہی رہ گئے۔ تاکہ اس کی قدرت کاملہ کا ایک نشان اور کرشمہ ظاہر ہو اور اس کے نیک بندوں کی کرامت اور منکرین مجرموں و کرامات کی رسوانی و ذلت آشکارا ہو اور اس قسم کے خوارق کا ظہور مؤمنین اور مصدقین کے لئے موجبِ طمانتیت اور مکذبین کے لئے تمامِ جنت کا کام ہے۔ ان واقعات سے یہ امر بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر اٹھایا جانا نہ قانونِ قدرت کے خلاف ہے، نہ سنت اللہ کے متصادم ہے، بلکہ ایسی حالت میں سنت اللہ یہی ہے کہ اپنے خاص بندوں کو آسمان پر اٹھایا جائے تاکہ اس ملیک مقتدر کی قدرت کا کرشمہ ظاہر ہو اور لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ حق تعالیٰ کی اپنی خاص الخاص بندوں کے ساتھ یہی سنت ہے کہ ایسے وقت میں ان کو آسمان پر اٹھایا جائے۔ غرض یہ کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر اٹھایا جانا قطعاً محال نہیں، بلکہ ممکن اور واقع ہے اور اسی طرح کسی جسم عنصری کا بغیر کھائے اور پیئے زندگی بسر کرنا بھی محال نہیں۔

## نزوں کی حکمتیں

① حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزوں کی حکمت علماء نے یہ بیان کی کہ یہود کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ کو قتل کر دیا۔ کہا قال: ”وَقَوْلُهُمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ“ اور دجال جو آخر زمانہ میں ظاہر ہو گا، وہ بھی قوم یہود سے ہو گا اور یہود اس

کے تبع اور پیرو ہوں گے۔ اس لئے حق تعالیٰ نے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھایا اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے تاکہ خوب و اخچ ہو جائے کہ جس ذات کی نسبت یہودیہ کہتے تھے کہ ہم نے اس کو قتل کر دیا، وہ سب غلط ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے زندہ آسمان پر اٹھایا اور اتنے زمانہ تک ان کو زندہ رکھا اور پھر تمہارے قتل اور بر بادی کے لئے اتنا تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ تم جن کے قتل کے مدعا تھے، ان کو قتل نہیں کر سکے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قتل کے لئے نازل کیا۔ اور یہ حکمت فتح الباری کے باب نزول عیسیٰ علیہ السلام ص ۳۵ ج ۱۰ پر مذکور ہے۔

(۲) ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک شام سے آسمان پر اٹھائے گئے تھے، اور ملک شام ہی میں نزول ہو گاتا کہ اس ملک کو فتح فرمائیں۔ جیسا کہ بنی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جہرت کے چند سال بعد فتح مکہ کے لئے تشریف لائے، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے شام سے آسمان کی طرف جہرت فرمائی اور قیامت سے کچھ روز پہلے شام کو فتح کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے اور یہود کا استصال فرمائیں گے۔

(۳) ... نازل ہونے کے بعد صلیب کا توڑنا بھی اسی طرف میشیر ہو گا کہ یہود اور نصاریٰ کا یہ اعتقاد کہ مسیح ابن مریم صلیب پر چڑھائے گئے، بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں تھے، اس لئے نازل ہونے کے بعد صلیب کا نام و نشان بھی نہ چھوڑیں گے۔

(۴) ... اور بعض علماء نے یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر تم بنی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا زمانہ پاؤ تو ان پر ضرور ایمان لانا اور ان کی ضرور مدد کرنا، کما قال تعالیٰ: ”لَتُؤْمِنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرَنَّ“ (آل عمران: آیہ ۸۱) اور انبیاء بنی اسرائیل کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوتا تھا۔ اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا تاکہ جس وقت دجال ظاہر ہو، اس وقت آپ آسمان سے نازل ہوں اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کی مدد فرمائیں۔ کیونکہ جس وقت دجال ظاہر ہو گا، وہ وقت امت محمد یہ پر سخت مصیبت کا وقت ہو گا اور امت شدید امداد کی محتاج ہو گی۔ اس لئے عیسیٰ علیہ السلام اس وقت نازل ہوں گے تاکہ امت محمد یہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نصرت و اعانت کا جو وعدہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کرچے ہیں، وہ وعدہ اپنی طرف سے اصالۃ اور باقی انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف سے وکالتاً ایفاء فرمائیں۔ ”فَافْهُمْ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَطِيفٌ۔“

## قادیانی وساوس و شبہات کے جوابات

سوال... ⑩

حیاتِ مسیح علیہ السلام پر قادری جو عقلی و ساوس و شبہات پیدا کرتے ہیں، ان میں سے تین کو ذکر کر کے ان کا جواب دیں؟

جواب... ⑩

\***قادیانی اشکال** ①: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں ہیں تو وہاں کھاتے کیا ہوں گے؟

**جواب ①:** جب آدمی عالم بالا میں پہنچ جاتا ہے تو پھر اس پر وہاں لوازمات روحاں یہ طاری ہو جاتے ہیں اور دنیاوی عوارض اس کو لاحق نہیں ہوتے۔ یوں سمجھیں کہ اس دنیا میں جسم غالب۔ اس جہاں میں روح غالب، جسم مغلوب۔ لہذا عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں کے حالات کے مطابق روحاں غذا ملتی ہے۔ پس وہ کیا کھاتے ہوں گے؟ یہ اشکال باقی نہ رہا۔

**جواب ②:** اصحاب کہف کا تین سو سال تک بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا خود قرآن کریم میں مذکور ہے ﴿وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةً سِنِينَ وَ ازْدَادُوا إِتْسَعًا﴾ (آلہف: ۲۵)

**جواب ③:** حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب دجال ظاہر ہو گا تو شدید تحفظ ہو گا اور اہل ایمان کو کھانا میسر نہ آئے گا۔ اس پر صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس وقت اہل ایمان کا کیا حال ہو گا؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”يُنْجِزُهُمْ مَا يُنْجِزُونَ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالثَّقْدَلِيْسِ“ یعنی اس وقت اہل ایمان کو فرشتوں کی طرح تسبیح و تقدیس ہی غذا کا کام دے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۷۷)

**جواب ④:** اور حدیث میں ہے کہ بنی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کئی کئی دن کا صوم و صال رکھتے اور یہ فرماتے: ”أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّيْ وَيُسْقِيْنِي“ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۱۲) ”تم میں کون شخص میری مثل ہے کہ جو ”صوم و صال“ میں میری برابری کرے؟ میرا پروردگار مجھے غیب سے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ یعنی طعام میری غذا ہے۔“ معلوم ہوا کہ طعام و شراب عام ہے، خواہ حسی ہو یا غنی ہو۔ لہذا ”وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الْطَّعَامَ“ (سورۃ الانبیاء: آیہ ۸) سے یہ استدلال کرنا کہ جسم عنصری کا بغیر طعام و شراب کے زندہ رہانا ممکن ہے، غلط ہے۔ اس لئے کہ طعام و شراب عام ہے کہ خواہ حسی ہو یا معنوی۔

**جواب ۵:** حضرت آدم علیہ السلام کی جنت میں آسمانوں پر خوراک دنیوی نہ تھی۔ نیز حضرت مسیح علیہ السلام نفخ جبریل سے پیدا ہونے کے باوجود جبریل امین کی طرح تسبیح و تہلیل سے زندگی کیوں نہیں بسر فرماسکتے؟ کما قال تعالیٰ: ”إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ أَدَمَ“ (سورۃ آل عمران: ۵۹) جو آدم علیہ السلام آسمانوں پر کھاتے تھے وہی عیسیٰ علیہ السلام کھاتے ہیں۔

**جواب ۶:** حضرت یوسف علیہ السلام کا شکم ماهی میں بغیر کھائے پئے زندہ رہنا قرآن کریم میں صراحتاً مذکور ہے۔ ان کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد: ”فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَّبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبَعَثُونَ (الصفت: ۱۳۲، ۱۳۳)“ اس پر صاف دلالت کرتا ہے کہ یوسف علیہ السلام اگر مسیحین میں سے نہ ہوتے تو اسی طرح قیامت تک مجھلی کے پیٹ میں ٹھہرے رہتے اور بغیر کھائے پئے زندہ رہتے۔

\***قادیانی اشکال ۲:** جو شخص اسی یانوے سال کو پہنچ جاتا ہے، وہ محض نادان ہو جاتا ہے۔ کما قال تعالیٰ: ”وَ مِنْكُمْ مَنْ يَرِدُ إِلَى أَرْذِلِ الْعُمُرِ لَكُمْ لَا يَعْلَمُمْ بَعْدَ عِلْمِ شَيْئًا“ (سورۃ النحل: آیہ ۷۰)

**جواب ۱:** ارذل العمر کی تفسیر میں اسی یانوے سال کی قید مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے لگائی ہے۔ قرآن و حدیث میں کہیں قید نہیں۔

**جواب ۲:** اصحابِ کہف تین سو سال تک کہیں نادان نہیں ہوئے۔

**جواب ۳:** اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام صد ہا سال زندہ رہے اور ظاہر ہے کہ نبی کے علم اور عقل کا زائل ہونا ناممکن اور محال ہے۔

\***قادیانی اشکال ۳:** زمین سے لے کر آسمان تک کی طویل مسافت کا چند لمحوں میں طے کر لینا کیسے ممکن ہے؟

**جواب ۱:** حکماءِ جدید لکھتے ہیں کہ روشنی ایک منٹ میں ایک کروڑ میں لاکھ میل کی مسافت طے کرتی ہے، بھلی ایک منٹ میں پانچ سو مرتبہ زمین کے گرد گھوم سکتی ہے، اور بعض ستارے ایک ساعت میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل حرکت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں انسان جس وقت نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تو حرکت شعاعی اس قدر سریع ہوتی ہے کہ ایک ہی آن میں آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر یہ آسمان حائل نہ ہوتا تو اور دور تک وصول ممکن تھا۔

**جواب ۲:** جس وقت آفتاب طلوع ہوتا ہے تو نورِ شمس ایک ہی آن میں تمام کرہ ارضی پر پھیل جاتا ہے۔ حالانکہ سطح ارضی ۲۰۳۶۳۶ فرخ ہے، جیسا کہ ”سبع شداد“ ص ۲۰۰ پر مذکور ہے، اور ایک فرخ تین میل کا ہوتا ہے، مجموعہ ۲۱۰۹۰۹۰۸ کروڑ میل ہوا حکماء قدیم کہتے ہیں کہ: جتنی دیر میں جسم شمس تمام طلوع کرتا ہے، اتنی دیر میں فلک اعظم کی حرکت ۵۹۲۰۰ لاکھ فرخ ہوتی ہے اور ہر فرخ چونکہ تین میل کا ہوتا ہے، لہذا مجموع مسافت ۱۵۵۸۸۰۰ لاکھ میل ہوئی۔

**جواب ۳:** شیاطین اور جنات کا شرق سے لے کر غرب تک آن واحد میں اس قدر طویل مسافت کا طے کر لیں ممکن ہے تو کیا خداوندِ عالم اور قادر مطلق کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی خاص بندے کو چند لمحوں میں اس قدر طویل مسافت طے کرے؟

**جواب ۴:** ”آسف بن برخیا“ کامہینوں کی مسافت سے بلقیس کا تخت حضرت ”سليمان علیہ السلام“ کی خدمت میں پلک جھپکنے سے پہلے پہلے حاضر کر دینا، قرآن کریم میں مذکور ہے، کَمَا قَالَ تَعَالَى: ”قَالَ الَّذِي عَنْدَهُ عِلْمٌ مِّنْ الْكِتَبِ أَنَا أَتَيْكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرَوْ تَدَّلِيَكَ طَرْفُكَ طَفَلَيْأَرَأْهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي“ (سورۃ النمل: آیہ ۲۰)

**جواب ۵:** اسی طرح حضرت سليمان علیہ السلام کے لئے ہوا کامسخر ہونا بھی قرآن کریم میں مذکور ہے کہ وہ ہوا سليمان علیہ السلام کے تخت کو جہاں چاہتے، اڑاکر لے جاتی اور مہینوں کی مسافت گھنٹوں میں طے کرتی، کَمَا قَالَ تَعَالَى: ”فَسَخَرَ رَأَلَهُ الرِّيحُ تَجْرِي بِأَمْرِهِ“ (سورۃ النمل: آیہ ۳۶)

**جواب ۶:** آج کل کے ملک دین فی گھنٹہ ہزار میل کی مسافت طے کرنے والے ہوائی جہاز پر تو ایمان لے آئے ہیں مگر نہ معلوم حضرت سليمان علیہ السلام کے تخت پر بھی ایمان لاتے ہیں یا نہیں؟ ہوائی جہاز بندہ کی بنائی ہوئی مشین سے اڑتا ہے اور حضرت سليمان علیہ السلام کے تخت کو ہوا بحکم خداوندی اڑاکر لے جاتی تھی، کسی بندہ کے عمل اور صنعت کو اس میں دخل نہ تھا۔ اس لئے وہ معجزہ تھا اور ہوائی جہاز معجزہ نہیں۔

**\* قادریانی اشکال ۲:** مرزا قادریانی نے لکھا ہے کہ: ”کسی جسدِ عضری کا آسمان پر جانا سر اسر محال ہے، اس لیے کہ ایک جسم عضری طبقہ ناریہ اور کرہ زمہری ریہ سے کس طرح صحیح و سالم گز رکتا ہے۔؟“ (ازالہ اوبام ص: ۷۷، خزانہ حج ۳، ص ۱۲۶)

**نوٹ:** یہ طبقہ ناریہ اور کرہ زمہری ریہ وغیرہ قدیم فلاسفہ یونان کے خرافی نظریات ہیں۔ جو موجودہ سائنس کی رو سے بالکل غلط ثابت ہو چکے ہیں۔ انسان کے چاند پر اترنے کے بعد وہاں زمینوں کی

الاٹمنٹ شروع ہو گئی تھی تو ان خلائی سفروں میں کہاں کا کرہ نار اور کہاں کا طبقہ زمہر یہ؟ آج کی پڑھی لکھی دنیا میں یونانی خرافات پیش کرنے کی گنجائش ہے؟ اس کے علاوہ چلے حضرات انبیاء علیہم السلام کی سوانح سے بھی اس کا جواب سن لیجئے:

**جواب ①:** جس طرح نبی کریم ﷺ کا لیلۃ المراجع میں اور ملائکۃ اللہ کا لیل و نہار طبقہ ناریہ اور کرہ زمہر یہ یہ سے مرد و عبور ممکن ہے، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی عبور و مرد و ممکن ہے، اور جس راہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا ہبوط اور نزول ہوا ہے، اسی راہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہبوط و نزول بھی ممکن ہے۔

**جواب ②:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمان سے مائدۃ (درخوان) کا نازل ہونا قرآن کریم میں صراحتاً مذکور ہے، کہا قال تعالیٰ: ”إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَعْبُدُونَ إِبْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ“ (سورۃ المائدۃ: آیہ ۴۲) (الی قوله تعالیٰ: قال عیسیٰ ابن ماریم اللہمَّ رَبَّنَا آنِیلُ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِنْدًا لَاَوْلَانَا وَ اخِرَنَا وَ ایَّةً مِّنْكَ وَ ارْزُقْنَا وَ انْتَ خَیْرُ الرَّزْقِينَ (سورۃ المائدۃ: آیہ ۴۳)“ پس اس مائدۃ کا نزول بھی طبقہ ناریہ سے گزر کر ہوا ہے۔ مرزاق اپنی کے زعم فاسد اور خیال باطل کی بنای پر اگر وہ نازل ہوا ہو گا تو طبقہ ناریہ کی حرارت اور گرمی سے جل کر خاکستر ہو گیا ہو گا۔ نعوذ بالله! من ہذا الخرافات یہ سب شیاطین الانس کے وسوسے ہیں اور انبیاء و مرسیین کی آیاتِ نبوت اور کراماتِ رسالت پر ایمان نہ لانے کے بہانے ہیں۔

**جواب ③:** کیا خداوند ذوالجلال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے طبقہ ناریہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح یتّار کوئی بیزدًا وَ سَلَمًا (سورۃ الانبیاء: آیہ ۲۹) برد اور سلام نہیں بناسکتا؟ جبکہ اس کی شان یہ ہے: ”إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (سورۃ لم: آیہ ۸۲)، فَسُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوتِ وَ الْعِزَّةِ الْجَبَرُوتِ أَمْنَثُ بِاللَّهِ وَ كَفَرُتُ بِالظَّاغُوتِ“

### ایمُّ بم حوالہ جات

اس بحث کو ختم کرنے سے قبل دو حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ پہلے حوالہ میں مرزاق اپنی صراحت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات کا اقرار کرتا ہے۔ دوسرے حوالہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات آسمانوں پر مانتا ہے۔ ان حوالہ جات سے آپ کو یہ فائدہ ہو گا کہ جب کوئی مرزائی حیات مسح علیہ السلام پر اشکال کرے کہ مسح علیہ السلام آسمانوں

پر کیسے گئے؟ توفیر آپ کہہ دیں کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے تھے۔ وہ پوچھے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیا کھاتے ہوں گے؟ آپ کہہ دیں کہ جو موسیٰ علیہ السلام کھاتے ہیں۔ حیاتِ مسیح پر تمام اشکالات کا حل اور الازمی جواب یہ جو والجات ہیں۔ مرزا لکھتا ہے:

▷ ”بَلْ حَيَاتُكُلِيمِ اللَّهِ ثَابِتٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ الْأَتَقْرَءُ فِي الْقُرْآنِ مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ : فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِقَائِهِ (سورۃ السجدة: آیہ ۲۲)۔ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذِهِ الْأَيَّاتَ نَرَأَتُ فِي مُوسَى فَهِيَ دَلِيلٌ صَرِيقٌ عَلَى حَيَاتِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْوَاتُ لَا يُلَاقُونَ إِلَحْيَاءً وَلَا تَجِدُ مِثْلَ هَذِهِ الْأَيَّاتِ فِي شَانِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمْ جَاءَ ذِكْرُ وَفَاتِهِ فِي مَقَامَاتٍ شَتَّى“ (حسامۃ البشری ص ۵۵، خزانہ ج ۷ ص ۲۲۱)

▷ ”هَذَا هُوَ مُوسَى فَتَنَى اللَّهُ الَّذِي أَشَارَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِلَى حَيَاتِهِ وَفَرَضَ عَلَيْنَا أَنْ نُؤْمِنَ أَنَّهُ حَيٌّ فِي السَّمَاءِ وَلَمْ يَمْتُ وَلَيْسَ مِنَ الْمَيِّتِينَ“

(نور الحق ص ۵۰، خزانہ ج ۸ ص ۶۹)

① ... پس جب بھی قادیانی، حیاتِ عیسیٰ پر اشکال کریں، آپ اس کا الازمی جواب دے دیں، جو والجات بالاسے ثابت ہے۔

② ... یہی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی ایسا بد نصیب اور بد بخت شخص تھا جو ہر بات میں آنحضرت ﷺ کی مخالفت کرتا تھا۔ جیسے:

(الف) آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد جاری ہے۔ مرزا نے کہا کہ جہاد حرام ہے۔

(ب) آپ ﷺ نے فرمایا: نبوت بند ہے۔ مرزا نے کہا کہ جاری ہے۔

(ت) آپ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ مرزا نے کہا کہ فوت ہو گئے۔

(ث) آپ ﷺ کی امت کا عقیدہ ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ مرزا کہتا ہے کہ آسمان پر زندہ ہیں۔ تو جو شخص ہر بات میں آپ ﷺ کی مخالفت کرے، وہ ایلیس سے بھی بڑا کافر ہے۔

مُؤْمِنٌ بِعِصْمَتِهِ

# کَازِ مَرْزا قادِیانی

## مرزا قادریانی کے حالات و دعاوی کی کیفیت

### سوال... ①

مرزا غلام احمد قادریانی کی زندگی کے مختصر حالات تحریر کریں، جس میں اس کے دعویٰ نبوت تک پہنچ کے تدریجی مراحل کا باحوالہ بیان ہو؟ وضاحت سے لکھیں۔

### جواب... ①

#### نام و نسب :

مرزا غلام احمد قادریانی خود اپنا تعارف کرتے ہوئے لکھتا ہے: ”میرا نام غلام احمد، میرے والد صاحب کا نام غلام مرقصی اور دادا صاحب کا نام عطاء محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، ہماری قوم مغل بر لاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقت دے آئے تھے۔“ (کتاب البریح حاشیہ ص ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵ ص ۱۳)

#### تاریخ و مقام پیدائش :

مرزا غلام احمد قادریانی کا آبائی وطن، قصبه قادریان، تحصیل بٹالہ، ضلع گوردرسپور، پنجاب ہے۔ اور تاریخ پیدائش کے سلسلہ میں اس نے یہ وضاحت کی ہے: ”میری پیدائش ۱۸۳۹ءیا ۱۸۴۰ءیں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ءیں سولہ برس کا یا ستر ہویں برس میں تھا۔“ (کتاب البریح ص ۱۳۶، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵)

#### تعلیم :

مرزا غلام احمد قادریانی نے قادریان میں، ہی رہ کر متعدد اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ جس کی قدرے تفصیل خود اس کی زبانی ملاحظہ ہو: ”بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سال کا تھا۔ تو ایک

فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر (استاذ کا احترام ملاحظہ ہو... مرتب) رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تحریزی تھی۔ اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد خوان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر کر کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے خوب اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔

(کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۷۹ تا ۲۳۱، خزانہ نج ۱۳ ص ۱۷۹ تا ۱۸۱ حاشیہ)

### جوانی کی رنگ رلیاں اور ملازمت:

مرزا غلام احمد قادریانی نے جب کچھ شعور حاصل کیا اور جوانی میں قدم رکھا تو نادان دوستوں اور احباب کی بدولت آوارہ گردی میں بنتا ہو گیا۔ اس کا کچھ اندازہ حسب ذیل واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ مرزا کا پنا بیٹا بشیر احمد لکھتا ہے: ”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا) تمہارے دادا کی پیش وصول کرنے کے لئے تو پچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پیش وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادریان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھر اتارا۔ جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چوڑکر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشاء رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں۔ اس لئے آپ سیاکلوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچھری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔“ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۳۲ روایت ۳۹)

مرزا غلام احمد قادریانی کو بہلا کر لے جانے والا مرزا امام الدین کس قماش کا تھا، اس کے لئے درجہ ذیل تصریح ملاحظہ ہے: ”مرزا نظام الدین و مرزا امام الدین وغیرہ پر لے درجہ کے بے دین اور دہری طبع لوگ تھے۔“ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۱۳ روایت ۱۲۷)

## حکومت برطانیہ کا منظور نظر:

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران مرزا غلام احمد نے یورپین اور بعض انگریز افسروں سے پینگیں بڑھانی شروع کیں اور نہ ہبی بحث کی آڑ میں عیسائی پادریوں سے طویل خفیہ ملاقاتیں کیں اور انہیں اپنی حمایت و تعاون کا پورا یقین دلایا۔ چنانچہ سیرت مسیح موعود صفحہ مرزا محمد صفحہ ۱۵ (ربوہ) میں برطانوی ایلی جنس سیالکوٹ مشن کے انچارج مسٹر یورنڈ بلر کی مرزا سے ملاقات کا ذکر موجود ہے۔ یہ ۱۸۷۸ء کی بات ہے۔ اس کے چند ہی دن بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے سیالکوٹ کچھری کی ملازمت ترک کر کے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی اور تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ مرزا صاحب ”ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچھری میں ۱۸۷۳ء سے ۱۸۷۸ء تک چار سال ملازم رہے۔“ (سیرت المهدی حصہ اول ص ۱۵۸ تا ۱۵۷ ملخصاً)

## صداقتِ اسلام کے نعرہ سے اسلام کی بخش کنی کا آغاز:

قادیان پہنچ کر پہلے تو عام مسلمانوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائیوں، ہندوؤں اور آریوں سے کچھنا مکمل مناظرے کئے۔ اس کے بعد ۱۸۸۰ء سے (براہین احمدیہ) نامی کتاب لکھنی شروع کی، جس میں اکثر مضمایں عام مسلمانوں کے عقائد کے مطابق تھے، لیکن ساتھ ہی اس میں مرزا نے اپنے بعض الہامات داخل کر دیئے اور طرفہ تماشہ یہ کہ صداقتِ اسلام کے دعویٰ پر لکھی جانے والی اس کتاب میں انگریزوں کی مکمل اطاعت اور جہاد کی حرمت کا اعلان شد و مدد کے ساتھ کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۳ء تک براہین احمدیہ کے ۲ حصے لکھے، جبکہ پانچواں حصہ ۱۹۰۵ء میں لکھ کر شائع کیا۔

## دعاویٰ مرزا:

۱۸۸۰ء سے مرزا قادیانی نے مختلف دعاویٰ کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے چند اہم دعاویٰ یہ ہیں:

- ① ... ۱۸۸۰ء میں ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔
  - ② ... ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔
  - ③ ... ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔
  - ④ ... ۱۸۹۹ء میں ظلیٰ بروزی نبوت کا دعویٰ کیا۔
  - ⑤ ... ۱۹۰۱ء میں مستقل صاحبِ شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔
- اس کے علاوہ اور بھی اس نے عجیب و غریب قسم کے دعوے کیے۔

### بیت اللہ ہونے کا دعویٰ:

”خدا نے اپنے الہام میں میرا نام ”بیت اللہ“ بھی رکھا ہے۔“ (ابعین ص ۱۵۱ حاشیہ، خزانہ ج ۷ ص ۳۳۵) ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ:

”جب تیر ہوں صدی کا خیر ہو اور چودھویں کاظھور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا ”مجد“ ہے۔“ (کتاب البر یہ ص ۱۸۳ بر حاشیہ، خزانہ ج ۱۳ ص ۲۰۱)

### ۱۸۸۲ء میں مامور ہونے کا دعویٰ:

”میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں۔“ (نصرۃ الحق بر اہین احمد یہ چشم ص ۵۲، خزانہ ج ۲۱ ص ۲۶، کتاب البر یہ ص ۱۸۳ حاشیہ، خزانہ ج ۱۳ ص ۲۰۲)

### ۱۸۸۲ء میں نذر ہونے کا دعویٰ:

”الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ إِتْنَذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ أَبَاؤُهُمْ“ (خدا نے تجھے قرآن سکھلا لیا تاکہ تو ان لوگوں کو ڈرائے، جن کے باپ دادے ڈرانے نہیں گئے) (تذکرہ ص ۳۹۳، ضرورۃ الامام ص ۳۱، خزانہ ج ۱۳ ص ۵۰۲، بر اہین احمد یہ حصہ ۵ ص ۵۲، خزانہ ج ۲۱ ص ۲۶)

### ۱۸۸۳ء میں آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ:

”يَا أَدَمُ أُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَا مَرْيَمُ أُسْكُنْ أَنْتِ وَزَوْجُكِ الْجَنَّةَ يَا أَحْمَدُ أُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ نَفَحْتُ فِينَكُمْ مِنْ لَدُنِنِ رُوحِ الصِّدْقِ“

**ترجمہ:** ”اے آدم، اے مریم، اے احمد! تو اور جو شخص تیراتا بع اور رفیق ہے۔ جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔“

(تذکرہ ص ۷۷، بر اہین احمد یہ ص ۳۹۷، خزانہ ج ۱ ص ۵۹۰ حاشیہ)

**تشریح:** ”مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جوموئی اور عیسیٰ اور داؤد غیرہ نام بیان کئے گئے ہیں، ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔“

(مکتوبات احمد یہ جلد اول ص ۸۲ مکتبہ نام میر عباس علی بحوالہ تذکرہ ص ۷۲، اے حاشیہ)

### ۱۸۸۳ء میں رسالت کا دعویٰ:

الہام: ”إِنَّ فَضْلَتِكَ عَلَى الْعَالَمِينَ فُلْ أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا“  
 ترجمہ: میں نے تجوہ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں  
 (تذکرہ ص ۱۲۹ مکتب حضرت مسیح موعود مرمزا مورخہ ۳۰ نومبر ۱۸۸۳ء، اربعین نمبر ۲ ص ۷۶، خزانہ ج ۷۶ ص ۳۵۳)

### ۱۸۸۲ء میں توحید و تفریید کا دعویٰ:

الہام: ”تَوْجِهٌ مِّنْهُ سَمِّيَ مِيرِی تَوْحِیدٍ وَ تَفْرِیدٍ۔“ (تذکرہ ص ۳۸۱ طبع دوم)  
 ”تَوْجِهٌ مِّنْهُ اُرْ میں تجوہ سے ہوں۔“ (تذکرہ ص ۳۳۶ طبع دوم)

### ۱۸۹۱ء میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

”اللَّهُ جَلَّ شَانَةَ كَوْنِی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارے میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔“  
 (تذکرہ ص ۷۲، تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۵۹، مجموع اشتہارات ج ۱ ص ۷۶)

### ۱۸۹۱ء میں مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ:

الہام: ”جَعَلْنَاكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ“

ترجمہ: ہم نے تجوہ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔  
 (تذکرہ ص ۸۲، ازالہ اوهام ص ۳۳۳، خزانہ ج ۳ ص ۲۲۲)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو  
 اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دفع البلاع ص ۴۰، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۳۰)

### ۱۸۹۲ء میں صاحبِ کن فیکون ہونے کا دعویٰ:

الہام... ”إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ“  
 ترجمہ: یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو کسی چیز کا رادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔  
 (تذکرہ ص ۲۰۳، برائین احمد یہ حصہ ۵ ص ۹۵، خزانہ ج ۲۱ ص ۱۲۳)

## ۱۸۹۸ء میں مسح اور مہدی ہونے کا دعویٰ:

”بَشَّرَنِي وَقَالَ إِنَّ الْمَسِيحَ الْمُوعُودَ الَّذِي يَرْقُبُونَهُ وَالْمَهْدِيُّ الْمَسْعُودُ الَّذِي يَنْتَظِرُونَهُ هُوَ أَنَّكَ“  
**ترجمہ:** ”خدانے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔“  
 (تذکرہ ص ۲۵۷، اتمام الحجۃ ص ۳، خزانہ ج ۸ ص ۲۷۵)

## ۱۸۹۸ء میں امام زماں ہونے کا دعویٰ:

”سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے میں امام زماں ہوں۔“  
 (ضرورۃ الامام ص ۲۲، خزانہ ج ۱۳ ص ۳۹۵)

## ۱۹۰۰ء تا ۱۹۰۸ء ظلیٰ نبی ہونے کا دعویٰ:

”جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی منع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں، تو پھر کوئی اگر انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔“  
 (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۲)

## نبوت و رسالت کا دعویٰ:

① ... إِنَّا آتَنَاهُ قَرِيبًا مِنَ الْقَادِيَانِ... اخ“

**ترجمہ:** ”ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔“

(براہین احمدیہ ص ۳۹۹، خزانہ ج ۱۸ ص ۵۹۳، احکام ج ۲ ش ۳۰، مورخہ ۱/۲۳ اگست ۱۹۰۰ء، بحوالہ تذکرہ ص ۳۶۷)

② ... سچا خدا ہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دفع البلاء ص ۱۸، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۳۱)

③ ... میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبر میں پانے والا بھی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۷، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۱)

④ ... ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق

کے ساتھ بھیجا۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶، خزانہ ج ۱۸ ص ۴۲۶، ضمیمه تخفہ گولڑویہ ص ۲۲، ج ۷ ص ۷۳)

⑤ ... ”وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تاکہ تم سمجھو! قادیان اسی لئے محفوظ رکھا گیا کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔“

(دفع البلاء ص ۵، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۲۵، ۴۲۶)

## مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ

① ... قُلْ يَا أَيُّهَا الْقَائِمُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ بِجَمِيعِ عَالَمٍ مُّرْسَلٌ مِّنَ اللَّهِ

ترجمہ: ”کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔“

(اشتہار معیار الاخیار ص ۳، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰، منقول از تذکرہ ص ۳۵۲)

② ... إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا لَّا هُدًى لَّا يَنْهَا إِلَيْ فِرْعَوْنَ وَرَسُولًا لَّا

ترجمہ: ”ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔“

(حقیقت الوجی ص ۱۰۱، خزانہ ج ۲۲ ص ۱۰۵)

③ ... اُور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے، نہ ہر ایک مفتری، تو اول تو یہ

دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسو اس کے یہ بھی

تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نبی بیان کئے اور اپنی

امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے

بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نبی بھی مثلاً یہ الہام: ”قُلْ

لِلَّمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَ يَخْفَظُوا فُرُوجَهُمْ طَذِلَكَ آزْمَى لَهُمْ“ یہ

براہین احمد یہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نبی بھی اور اس پر تیس برس کی مدت بھی

گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نبی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے

وہ شریعت مراد ہے، جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”إِنَّ هَذَا

لَغِيَ الْصُّحْفِ الْأُولَى صُحْفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى“ یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی

موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نبی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔

کیونکہ اگر تورات یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش

نہ رہتی۔“ (اربعین نمبر ۲ ص ۶، خزانہ ج ۷ ص ۳۳۵، ۳۳۶)

④ ... يُسَّرِ إِنَّكَ لَيَنَّ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صَرَاطِ مُسْتَقِيمٍ“

ترجمہ: ”اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے راہِ راست پر“ (حقیقت الوجی ص ۱۰، خزانہ ج ۲۲ ص ۱۰۰)

۲... ”فَكَلَمَنِي وَنَادَانِي وَقَالَ إِنِّي مُرْسِلُكَ إِلَى قَوْمٍ مُفْسِدِينَ وَإِنِّي جَاءُكُمْ لِنَنَّا سِ إِمَامًا وَإِنِّي مُسْتَخِلِّفُكَ إِنْ كَرَّا مَا كَمَا جَرَّتْ سُنْنَتِي فِي الْأَوَّلِينَ“

(انجام آخرهم ص ۹۷، خزانہ ج ۱۱ ص ۲۹)

”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْدِينِ كُلِّهِ“

(اعجاز احمدی ص ۷، خزانہ ج ۱۹ ص ۱۳۳)

”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لا اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“

یہ ہیں مرزا غلام احمد کے چند دعاوی۔ جیسا کہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں کہ ان سبھی دعاوی کے صرف دو محکمات ہیں:

(الف) ..... مسلمانوں میں افتراق پیدا کر کے حکومت برطانیہ کی کاسہ لیسی (پیالہ چاٹنا) کرنا۔  
 (ب) ..... مانخوا یا اور مراقب کا اثر ظاہر ہونا۔

**نوٹ:** انہی دو وجہات کو عوام کے سامنے بیان کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی بتدریج بیان کرنے چاہئیں، تاکہ عوام کا ذہن اس بات کو بآسانی قبول کرنے پر آمادہ ہو کہ ان بلند بانگ دعووں کی بنیاد روحاںیت، عقلیت یا حقیقت پر نہیں، بلکہ صرف اور صرف مادیت پرستی، بدعقلی اور کذب پر ہے۔



# ایمان، ضروریاتِ دین، کفر دون کفر کی توضیح

## سوال... ۲

ایمان کی تعریف کریں! ضروریاتِ دین کس کو کہتے ہیں؟ کفر کا کیا معنی ہے؟ ”کفر دون کفر“ کے کہتے ہیں؟ نیز کافر، ملحد، مرتد، زندق اور منافق ہر ایک کی تعریف کریں اور بتائیں کہ قادیانی کس زمرہ میں داخل ہیں؟ لزوم کفر اور التزم کفر کو واضح کرتے ہوئے مرا زائیوں کے اس شبہ کا جواب دیں کہ قادیانیوں کی تکفیر کرنے والوں نے آپس میں بھی ایک دوسرے کی تکفیر کی ہے؟

## جواب... ۲

### ایمان کی تعریف :

لفظِ ایمان امن اور امانت سے مشتق ہے۔ لغت میں: ایمان ایسی خبر کی تصدیق کو کہتے ہیں کہ جس خبر کا ہم نے مشاہدہ نہ کیا ہو اور حض مخبر کی امانت اور صداقت کے بھروسہ اور اعتماد پر اس کو تسلیم کر لیا ہو۔ اور اصطلاحِ شریعت میں انبیاء کرام ﷺ پر اعتماد اور بھروسہ کر کے احکام خداوندی اور غیب کی بھروسہ کی تصدیق کو ایمان کہتے ہیں، مثلاً فرشتوں کو بغیر دیکھے مغض نبی اور رسول کے اعتماد پر ماننے کا نام ایمان ہے اور مرتبے وقت فرشتوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر مانا، یہ ایمان نہیں، کیونکہ یہ مانا اپنے مشاہدہ پر مبنی ہے، نبی کریم ﷺ کے اعتماد اور بھروسہ پر نہیں۔ واضح ہو کہ فقط یقینی علم کا نام ایمان نہیں بلکہ اپنے ارادے اور دل سے اس کو مانا بھی ضروری ہے، جس کو تسلیم کہتے ہیں۔

**نوٹ** ... اس موضوع پر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری علیہ السلام کی کتاب ”اکفار الملحدین“ لا جواب کتاب ہے۔ جس کا رد و ترجمہ بھی ہو چکا ہے مولانا محمد ادریس کاندھلوی علیہ السلام نے اسی سے اکتساب کیا ہے۔ (دیکھئے: احتساب قادیانیت جلد دوم)

### ضروریاتِ دین کی تعریف :

ضروریاتِ دین: اصطلاح شریعت میں ان قطعی اور یقینی امور کو کہا جاتا ہے، جو آنحضرت ﷺ سے بطریقِ تواتر قطعی طور پر ثابت ہوں اور حدِ تواتر (شهرت عام) کو پہنچ چکے ہوں کہ عام طور پر مسلمان ان امور کو جانتے ہوں۔ ایمان اور اسلام کے لئے ان امور کا تسلیم کرنا لازم اور ضروری ہے۔ تاویل وہاں معتبر ہے جہاں کوئی اشتباہ ہو اور قواعدِ شریعت میں اس کی گنجائش ہو، یعنی

وہ تاویل کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف نہ ہو اور جو حکم شرعی ایسی دلیل سے ثابت ہو جو قطعی الشیوٰت اور قطعی الدلالات بھی ہو۔ اس میں تاویل معتبر نہیں۔ بلکہ ایسے امور میں تاویل کرنا انکار کے ہم معنی ہے۔

### کفر کی تعریف :

کفر شریعت میں ایمان کی ضد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو نبی کے بھروسہ اور اعتماد پر بے چوں و چرا تسلیم کرنے کا نام ایمان ہے، اور اللہ تعالیٰ کی کسی ایسی ایک بات کو نہ مانا، جو ہمیں قطعی اور یقینی طور پر آنحضرت ﷺ کے واسطے سے پہنچی ہو، کفر ہے۔

قطعی اور یقینی کی قید اس لئے لگائی گئی کہ دین کے احکام ہم تک دو طریق سے پہنچے ہیں:

(۱) بطریق تواتر (۲) بطریق خبر واحد

تواتر کی تعریف: تواتر اس کو کہتے ہیں کہ جو چیز نبی اکرم ﷺ سے ہم تک علی الاتصال اور مسلسل اس طرح پہنچی ہو کہ ہر دور میں ایک جماعت اس کو روایت کرے اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک نسل ابعض نسل ہر زمانہ کے مسلمان اس کو نقل کرتے چلے آ رہے ہوں۔ ایسی شیء قطعی اور یقینی ہے، جس میں احتمال خط اور نسیان کا نہیں۔ ایسے قطعی اور یقینی اور متواتر امور کا انکار کفر ہے۔

خبر واحد کی تعریف: وہ حدیث جس کے راوی کثیر نہ ہوں، جو امور خبر واحد سے ثابت ہوں،  
ان کا انکار کفر نہیں۔

### کفر دون کفر :

کفر کا اطلاق کبھی کفر فرعی یعنی غیر اصلی پر بھی ہوتا ہے جیسے: ”سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَّ قِتَالٌ كُفْرٌ“ (صحیح البخاری) اس کو کفر دون کفر کہتے ہیں۔ ایمان کو نور اور کفر کو ظلمت کہا گیا ہے۔ نور کی مثال خالص دن اور کفر کی مثال خالص رات کی ہی ہے۔ اب دن اور رات کے بعد درمیانی حصہ مثلاً: صحیح صادق وغیرہ، نہ تو خالص دن ہے اور نہ خالص رات، یہی مثال کفر دون کفر کی ہے۔

### لزوم کفر :

غیر ادائی طور پر کہیں ایسی بات کہہ ڈالی جو کفر یہ بات تھی، جیسے داڑھی کا نداق اڑایا، مگر اسے ایسی بات کا خیال بھی نہیں تھا کہ یہ کفر ہے، لیکن اس کے اس فعل سے کفر لازم آ گیا۔ اسے لزوم کفر کہتے ہیں۔



## التزام کفر:

ایک آدمی نے جان بوجھ کر کفر یہ کلمہ کہا، جیسے یہ کہا کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے، وحی نبوت جاری ہے۔ اگر جان بوجھ کر عقیدہ وارادہ کہا تو کفر کا التزام کیا۔ لزوم کفر کم درجہ کا کفر ہے۔ التزام کفر شدید بلکہ اشد درجہ کا کفر ہے۔ تمام قادیانی ان کفر یہ عقائد و نظریات کا عقیدہ وارادہ ارتکاب کر کے التزام کفر کرتے ہیں۔ **أُولَئِكَ هُمُ الْكُفَّارُ وَنَحْنُ حَقّاً!** (سورۃ النساء، آیہ: ۱۵۰)

## کافر:

لغت میں کفر انکار کو کہتے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں کسی ایک حکم شرعی قطعی کے انکار کرنے والے کو کافر کہتے ہیں۔

## ملحد و زنداق:

جو امور بدیہی اور قطعی طور پر دین سے ثابت ہوں، ان میں تاویل کرنا وران کے ایسے معنی بیان کرنا جو اجتماعی عقیدہ کے خلاف ہوں، قرآن کریم میں اس کا نام الحاد اور حدیث میں اس کا نام زندقہ ہے۔ اصطلاح شریعت میں ملحد اور زنداق اس شخص کو کہتے ہیں جو الفاظ تو اسلام کے کہے مگر ان کے معنی ایسے بیان کرے جس سے ان کی حقیقت ہی بدل جائے، جیسے صلوٰۃ اور زکوٰۃ میں یہ تاویل کرے کہ قرآن میں صلوٰۃ سے فقط دعا اور ذکر کے معنی مراد ہیں اور اس خاص ہدایت سے نماز پڑھنا ضروری نہیں، اور زکوٰۃ سے تزکیہ مرا دیتے ہیں، ایک معین نصاب سے مال کی خاص مقدار کا دینا مراد نہیں۔ غرض زنداق وہ ہے جو اپنے کفر پر اسلام کا ملجم کرے اور اپنے کفر کو عین اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

## زنداق کا حکم:

زنداق کے بارے میں امام مالک عزیزیہ، امام ابو حنیفہ عزیزیہ اور ایک روایت میں امام احمد عزیزیہ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں۔ کیونکہ اس نے زندقہ کے جرم کا ارتکاب کیا ہے، یعنی کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور کتنے کا گوشت بکری کے نام سے فروخت کیا ہے، شراب پر ززمز کا لیبل چکایا ہے۔ یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ اس پر قتل کی سزا ضرور جاری ہوگی۔ تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ قادیانی زنداق ہیں۔ (تحفہ قادیانیت ج اول ص ۵۵۵، ۶۶۶)

مرتد:

ارتداد کے معنی لغت میں لوٹ جانے اور پھر جانے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں ایمان اور اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانے کا نام ارتدا ہے۔

► ارتاد کی تعریف: الْمُرْتَدُ هُو الرَّاجِعُ عَنْ دِيْنِ الْإِسْلَامِ (الدر المختار ج ۲، ص ۲۲۱)

ترجمہ: مرتد وہ شخص ہے جو دین اسلام سے پھر جائے۔

► مرتد کا حکم: چاروں فقہاء کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو کر مرتد ہو جائے، یعنی نعوذ بالله ثم نعوذ بالله! اسلام سے پھر جائے، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کوتین دن کی مهلت دی جائے، اس کے شہادت دور کرنے کی کوشش کی جائے اور اس سے سمجھایا جائے۔ اگر بات اس کی سمجھ میں آجائے اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائے تو بہت اچھا، ورنہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے۔ یہ مسئلہ قتل مرتد کا مسئلہ کہلاتا ہے اور اس میں ہمارے انہمہ دین میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

منافق

منافق وہ ہے جو اپنے دل کے اندر کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے جھوٹ موت اسلام کا اقرار کرتا ہو۔ منافق لوگ عہد نبوت میں ہوتے تھے، اب دوہی صورتیں ہیں: یا مون یا کافر۔ (کیونکہ وحی کا سلسلہ بند ہو چکا، اب کسی کے دل کا حال کیسے معلوم ہو؟)

قادیانیوں کا حکم

قادیانی زندقی ہیں۔ وہ اپنے کفر خالص یعنی قادیانیت کو عین اسلام کہتے ہیں اور دین محمدی ﷺ جو عین اسلام ہے، اسے عین کفر کہتے ہیں۔ قادیانیوں کی سولیں بھی بدلتا جائیں تب بھی ان کا حکم زندقی اور مرتد کار ہے گا۔ ان کا عام کافر کا حکم نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ ان کا یہ جرم یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا، ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ الغرض! قادیانی جتنے بھی ہیں، خواہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں یعنی قادیانی اور زندقی بنے ہوں یا ان کے بقول پیدائشی قادیانی ہوں، قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں اور یہ کفر ان کو ورثے میں ملا ہو، ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور

زندقی کا۔ کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنانا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ اس مسئلہ کو خوب سمجھ لجھئے کہ بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کے کفر کی صحیح حقیقت معلوم نہیں۔ (تفصیل کے لئے ”کافر کون؟ مسلمان کون؟“ رسالہ از حضرت مولانا

محمد اور رسیں کا نسلوی ہر شیخ مندرجہ احتساب قادیانیت جلد دوم ملاحظہ ہو)

### مسلمانوں کی باہم تکفیر بازی

قادیانی اپنے کفر بواح سے توجہ ہٹانے کے لئے مغالطہ دیتے ہیں کہ جو علماء ہم پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں، وہ خود آپس میں ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں، لہذا ان کے فتوؤں کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ اس مغالطے کے جواب کے لئے درج ذیل امور ملاحظہ ہوں:

① علماء کا کام کافر بنانا نہیں، کافر بتانا ہے۔ باقی غیر محتاط حضرات کے فتویٰ کے بارے میں عرض ہے کہ امت کے باہمی تکفیر کے یہ تمام فتاویٰ اپنے مکاتب فکر کی مکمل نمائندگی نہیں کرتے۔ اس کے بجائے ہر مسلمان مکتب فکر میں محقق اور اعتدال پسند علماء نے ہمیشہ اس بے اختیاطی اور عجلت پسندی سے شدید اختلاف کیا ہے، جو اس قسم کے فتوؤں میں روا رکھی گئی ہے۔ لہذا معدودے چند تشدد دین، عجلت پسند اور غیر محتاط افراد کے چند فتاویٰ کو پیش کر کے یہ تاثر دینا بالکل غلط، بے بنیاد اور گمراہ کرن ہے کہ یہ سارے مکاتب فکر ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اس کے بجائے حقیقت یہ ہے کہ ہر مکتب فکر میں ایک ایسا عضور ہا ہے جس نے دوسرے مکتب فکر کی مخالفت میں اتنا تشدید روارکھا ہے کہ وہ تکفیر کی حد تک پہنچ جائے، لیکن اسی مکتب فکر میں بڑی تعداد ایسے علماء کرام کی رہی ہے جنہوں نے ان اختلافات کو ہمیشہ اپنی حدود میں رکھا اور ان حدود سے نہ صرف یہ کہ تجاوز نہیں کیا بلکہ اس کی نذمت کی ہے اور عملاً یہی محتاط اور اعتدال پسند عضور غالب رہا ہے۔

② مسلمان مکاتب فکر کا باہمی اختلاف و اتعاقات کا اختلاف ہے، قانون کا اختلاف نہیں۔ جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جب کبھی مسلمانوں کا کوئی مشترکہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو ان تمام مکاتب فکر کے مل بیٹھنے میں ان چند تشدد دین کے باہمی نزاعی فتوے کبھی رکاوٹ نہیں بنے۔ ان مسلمان فرقوں کی باہمی فرقہ بندیوں کا پروپیگنڈا دنیا بھر میں گلا پھاڑ پھاڑ کر کیا گیا ہے

اور ان کے اختلافات کا شور مچا مچا کر قادیانیوں جیسے باطل طبقات نے اپنے کفریہ، باطل نظریات کی دکانیں چکائی ہیں، ورنہ یہی وہ مسلمان فرتے تھے:

○ جو ۱۹۵۱ء میں پاکستان کی دستوری بنیاد طے کرنے کے لئے جمع ہوئے تو کسی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اسلامی دستور کے اساسی اصول طے کر کے اٹھے، جن کو ”بائیکس نکات“ کہا جاتا ہے۔

○ ۱۹۵۲ء میں پاکستان کے مجوزہ دستور میں متعین اسلامی ترجیحات طے کرنے کا مرحلہ آیا تو انہوں نے اکٹھے ہو کر متفقہ سفارشات پیش کیں۔ جبکہ یہ کام پہلے سے زیادہ غیر متوقع سمجھا جاتا تھا۔

○ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم بوت میں انہی تمام مکاتب نے متفقہ مؤقف اختیار کیا۔

○ ۱۹۷۲ء میں دستور پاکستان (جو ۱۹۷۳ء میں نافذ ہوا) میں اسلامی شفقوں کو درج کرانے کے لئے یہ تمام مکاتب فکر اکٹھے ہوئے۔

○ ۱۹۷۳ء اور ۱۹۸۳ء کی تحریک ہائے ختم بوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں یہ تمام مکاتب فکر یک جان و یک زبان متفق و متحد نظر آتے ہیں۔ اس طرز عمل پر غور کرنے سے چند باتیں کھل کر سامنے آتی ہیں:

① یہ کہ باہم ایک دوسرے کی تکفیر کے فتوے ان مشددین کی انفرادی رائے کی حیثیت رکھتے ہیں، کسی مکتب فکر کی نمائندہ حیثیت نہیں، ورنہ یہ مکاتب فکر کبھی، حیثیت مسلمان جمع نہ ہوتے۔

② یہ کہ ہر مکتب فکر میں غالب عضروہی ہے جو ان اختلافات کو اپنے دائرے میں رکھتا ہے اور آپس کے اختلافات کو تکفیر کا ذریعہ نہیں بناتا، ورنہ اس قسم کے تمام مکاتب فکر کے باہمی اجتماعات کو قبول عام حاصل نہ ہوتا۔

③ یہ کہ اسلام کے وہ بنیادی عقائد جو واقعتاً کفر و ایمان میں حد فاصل کی حیثیت رکھتے ہیں، ان میں یہ سب لوگ متفق ہیں۔

۳... اگر کچھ حضرات نے تکفیر کے سلسلہ میں غلو اور تشدید کی روشن اختیار کی تو اس سے یہ نتیجہ کیسے نکلا جاسکتا ہے کہ اب دنیا میں کوئی شخص کافر ہو ہی نہیں سکتا؟ اور اگر یہ سب لوگ مل کر بھی کسی کو کافر کہیں تو وہ کافر نہیں ہو گا؟

کیا دنیا میں عطاً قسم کے لوگ علاج کر کے انسانوں پر مشق قسم نہیں کرتے؟ اور کیا ماہر سے ماہر ڈاکٹر سے کبھی غلطی نہیں ہو جاتی؟ لیکن کیا کبھی کوئی انسان بشرطیہ و عقل سے بالکل ہی معدود رہ ہو، یہ کہہ سکتا ہے کہ ان انفرادی غلطیوں کی سزا کے طور پر ڈاکٹروں کے طبقے کی کوئی بات قبل قبول نہیں ہونی چاہئے؟ کیا عدالتوں کے فیصلوں میں جھوٹ سے غلطیاں نہیں ہوتیں؟ لیکن کیا کبھی کسی نے سوچا ہے کہ ان انفرادی غلطیوں کی وجہ سے عدالتوں کو تالے لگادیئے جائیں یا جھوٹ کافیلہ ہی نہ مانا جائے؟ کیا مکانات اور سڑکوں کی تعمیرات میں ان جنینہر غلطی نہیں کرتے؟ لیکن کبھی کسی ذی شعور نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ان غلطیوں کی بناء پر تعمیر کا ٹھیکانہ ان جنینہروں کی بجائے گورکنوں کو دے دیا جائے؟ پھر یہ کہ اگر چند جزوی نویعت کے فتوؤں میں بے احتیاطیاں ہوئیں تو اس کا یہ مطلب کہاں سے نکل آیا کہ اب اسلام و کفر کے فیصلے قرآن و سنت کی بجائے مرزاً تحریفات کی بنیاد پر کرنے چاہئیں۔

علامہ اقبال نے مرزاً یوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کیا خوب بات کہی کہ: ”مسلمانوں کے بے شمار فرقوں کے مذہبی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر کچھ اثر نہیں پڑتا جن مسائل پر سب فرقے متفق ہیں، اگرچہ وہ دوسرے پر الخاد کے فتوے ہی دیتے ہوں۔“ (حرف اقبال ص ۲۷)

•••••

## قادیانیوں کی وجہِ تکفیر مسجد، قبرستان اور دیگر احکام

سوال... ③

قادیانیوں کی وجہِ تکفیر کون کون ہی ہیں؟ کیا قادیانی اہل قبلہ نماز ہوتے ہیں؟ نیز بتائیں کہ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے؟ قادیانیوں کا حکم کیا ہے؟ قادیانی اگر مسجد بنائیں یا مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن کریں تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب... ③

قادیانیوں کی وجہِ تکفیر

شہر آفاق مقدمہ بہاولپور میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ شمیری صاحب عزیزی نے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے چھ وجہِ تکفیر متعین فرمائے تھے:

۱ ... ختم نبوت کا انکار۔

۲ ... دعویٰ نبوت اور اس کی تصریح کہ ایسی ہی نبوت مراد ہے، جیسے پہلے انبیاء کی تھی۔

۳ ... ادعائے وحی اور اپنی وحی کو قرآن کی طرح واجب الایمان قرار دینا۔

۴ ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین۔

۵ ... آنحضرت ﷺ کی توہین۔

۶ ... عام امت محمدیہ کی تکفیر۔

(روئید او مقدمہ مرزا یہ بہاولپور ج ۱ ص ۷۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تحریرات کفر کاظمیہ ہیں، جس میں ہزاروں کفر موجود ہیں۔ اس کی ایک ایک عبارت مرقع کفر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ شمیری قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ:

”مسلمہ کذاب اور مسلیمہ پنجاب (مرزا) کا کفر فرعون کے کفر سے بڑھ کر ہے۔“

(اعتساب قادیانیت ج ۲ ص ۱۱)

اب ہم ذیل میں حضرت شاہ صاحب علیہ السلام کی طرف سے معین کردہ وجہ کفر و ارتداد قادیانیت پر مختصر ادلالہ عرض کرتے ہیں:

### ① ختم نبوت کا انکار:

آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث کے تو اتر اور امت کے اجماع سے ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا انکا ختم نبوت کی صریح دلیل ہے، جبکہ ختم نبوت کا منکر قطعی کافر ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے:

((وَكُونَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ عَنْهُ الْأَنْطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنْنَةُ وَاجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ فَيُكَفَّرُ مُدَّعِيُّ خَلَافِهِ وَيُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ))

ترجمہ: ”آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے پر کتاب اللہ ناطق ہے اور احادیث نے کھول کر سنادیا اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف جو دعویٰ کرے، کافر ہو جائے گا اور اگر اصرار کرے تو قتل کیا جائے گا۔“ (روح المعانی ج ۸ ص ۳۹، زیر آیت خاتم النبیین)

### ② مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت:

- ① ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنار رسول بھیجا۔“ (دفع البلاء ص ۱۸، خزانہ ترجیحات ص ۲۳۱)
- ② ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“ (ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)
- ③ ”صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا۔“ (حقیقت الوجی ص ۱۵۰، خزانہ ترجیحات ص ۲۲)
- ④ ”قل یا ایہا لناس انی رسول اللہ الیکم جبیعاً“ (تذکرہ ص ۳۵۲، مجموعہ الہمات مرزا)
- ⑤ ”اذا ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً کما ارسلنا الی فرعون رسولاً“ (مجموعہ الہمات مرزا، تذکرہ ص ۶۰)

### ③ ادعائے وحی اور اپنی وحی کو قرآن کی طرح قرار دینا:

- ① ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہمات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو تبینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام تبین کرتا ہوں۔“ (حقیقت الوجی ص ۲۲۰، خزانہ ترجیحات ص ۲۲۰)

(۲) ...

آنچہ من بشنوم زوجی خدا  
بخدا پاک دانش خطاء

ترجمہ: جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطاء سے پاک سمجھتا ہوں۔

ہمچوں قرآن منزہ اش دام  
از خطایا ہمین است ایمان

ترجمہ: قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔

بخدا ہست ایں کلام مجید  
از دہان خدائے پاک و وحید

ترجمہ: خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے۔ جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔

و آن یقین کلیم بر تورات  
آن یقین ہائے سید سادات

ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام کو تورات پر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید پر یقین تھا۔

کم نیم زال ہمہ بروئے یقین  
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

ترجمہ: میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں۔ جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔

(نزول الحج ص ۹۹، خزانہ حج ۱۸ ص ۷۷)

③... ”تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثیوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“  
(اجاز احمدی ص ۳۰، خزانہ حج ۱۹ ص ۱۳۰)

یہاں پر مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت پر صرف تین حوالوں پر اکتفا کیا گیا ہے اور تیسراے حوالہ میں مرزا قادیانی نہ صرف اپنی وحی کو قرآن کی سطح پر لایا ہے بلکہ اس نے احادیث کی بھی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

❷ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

①... ”خدانے اس امت میں سے مسح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے تھے سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے

اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔” (دافع الباء ص ۳۳، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۳۳)

② ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں، بہت بڑھ کر ہے... مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں۔ وہ ہر گز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ ہر گز نہ دکھا سکتا۔“ (حقیقت الوحی ص ۴۸، خزانہ ج ۲۲ ص ۱۵۲)

③ ”اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں۔ وہ ہر گز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہر گز نہ دکھا سکتا۔“ (کشتنی نوح ص ۵۶، خزانہ ج ۱۹ ص ۶۰)

④ ”خدا تعالیٰ نے برائیں احمد یہ حصہ سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیش گوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں۔ وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں، اور یہ بھی فرمادیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔“ (برائیں احمد یہ حصہ پنجم ص ۸۵، خزانہ ج ۲۱ ص ۱۱۱)

آخری حوالہ میں عبارت کے اس حصہ پر بھی توجہ فرمائیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے برائیں احمد یہ حصہ سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا،“ کیا نعوذ باللہ! مرز اکی کتاب برائیں احمد یہ خدا تعالیٰ کی کتاب تھی؟ ایسا کہنا بذات خود مستقل کفر ہے۔

## ⑤ آنحضرت ﷺ کی توہین :

مرزا نے اپنی تصنیفات میں تقریباً تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کی ہے۔ ذیل میں آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیوں اور توہین پر مشتمل مرزا کے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

① ”میں بارہا بتلا جکا ہوں کہ میں بموجب آیت: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُونَا بِهِمْ﴾ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے برائیں احمد یہ میں میرا نام ”محمد“ اور ”احمد“ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۲۲)

②... ”اس نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔“ (ابی ذر الحارثی ص ۱۷، خزانہ ج ۱۹ ص ۱۸۳)

③... ”مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تخلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں (مرزا) ہوں۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۴۳، خزانہ ج ۱۷ ص ۲۲۵، ۲۲۶)

④... ”او رخدانے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا (مرزا) وجود اس (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی: وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔“ (خطبہ الہامیہ ص ۱۷، خزانہ ج ۱۶ ص ۲۵۸، ۲۵۹)

⑤... ”مرزا قادریانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نحوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے: ﴿مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَيَّشَّدَّاءْ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ اس وجی میں میرا (مرزا) کا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۰۷)

## ❶ امت محمدیہ کی تکفیر:

①... ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (تذکرہ مجموع الہمات ص ۲۰۷)

②... ”کفر و قسم پر ہے۔ اول یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوم یہ کہ میثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے، اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کامنکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“

(حقیقت الوجی ص ۲۹، خزانہ ج ۲۲ ص ۱۸۵)

اسی طرح مرزا محمود اور مرزا بشیر احمد، غلام احمد قادیانی کے نہ ماننے والوں کے بارے میں لکھتے ہیں:  
③ ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سننا۔ وہ کافر اور دائرة اسلام سے خارج ہیں۔“

(آنکہ صداقت ص ۳۵)

④ ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کوتومانتا ہے۔ مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے۔ مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے۔ لیکن مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا۔ وہ نہ صرف کافر بلکہ پاک کافر اور دائرة اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص ۱۰)

### قادیانی اور اہل قبلہ

اہل قبلہ کا لفظ اصطلاح میں اہل ایمان کے لئے بولا جاتا ہے، اور شریعت میں اہل قبلہ وہی لوگ کہلاتے ہیں جو تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم اہل قبلہ کو اس وقت تک کافر نہیں کہتے جب تک کہ وہ کسی موجب کفر قول یا فعل کا ارتکاب نہ کریں۔ جو لوگ ضروریاتِ دین کے منکر ہوں، مثلاً آخرت نبوت کے منکر ہوں، آنحضرت ﷺ کے بعد مدعا نبوت کو سچا مانتے ہوں، وہ شریعت میں اہل قبلہ نہیں۔ اہل قبلہ کا ہر گز یہ معنی نہیں کہ جو شخص فقط قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتا ہو، وہ اہل قبلہ ہے، چاہے وہ کسی قطعی حکم کا منکر بھی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز تو مسیلمہ کذاب بھی پڑھتا تھا، لہذا اہل قبلہ وہ کہلانیں گے جو تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہوں۔ وہ اہل قبلہ ہیں۔

### قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق

جو لوگ دین اسلام کے منکر ہیں، وہ کافر ہیں۔ جیسے: عیسائی، یہودی۔ لیکن عیسائیوں، یہودیوں اور قادیانیوں کے کفر میں زمین و آسمان کافر قبیلے ہے موجودہ عیسائی خود جھوٹے ہیں، مگر ان کے بنی: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچے بنی ہیں موجودہ یہودی خود جھوٹے ہیں، مگر ان کے بنی، موسیٰ علیہ السلام سچے بنی ہیں۔ قادیانی خود بھی جھوٹے ہیں، ان کا بنی بھی جھوٹا تھا۔ اسلام سچے بنی کے جھوٹے پیروکاروں کے وجود کو بطور اہل کتاب یا ذمی کے تعلیم کرتا ہے۔ اسلام نہ جھوٹے بنی کو قبول کرتا ہے اور نہ اس کے پیروکاروں کو جھوٹے بنی کے پیروکاروں کا وہی حکم ہے جو صدقیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بیامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے پیروکاروں کے لئے تجویز فرمایا تھا۔ عام کافروں پر قادیانیوں کو قیاس نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ قادیانی زنداقی ہیں اور زنداقی کا وجود اسلام کو قبول نہیں ہے۔ (تفصیل کے لئے ”قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق“ مندرجہ تھہ قادیانیت جلد سوم (جدید) از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عزیز شیخ کامطالعہ کریں)

## قادیانی عبادت گاہ

مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے۔ منافقین نے عہد نبوت میں مسجد کے نام پر ایک اڈہ قائم کیا تھا، جسے اسلام نے مسجد ضرار قرار دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے انہدام و احراق کا حکم دیا تھا۔ جب اسلام نے منافقین کی عبادت گاہ کو مسجد تسلیم نہیں کیا تو قادیانی زندیقوں کی عبادت گاہوں کو کیسے مسجد تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ نہ ان کی اذان کو شرعاً اذان قرار دیا جا سکتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے رسالہ ”قادیانی اور تعمیر مسجد“ مؤلفہ حضرت از مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عز الشملی، مندرجہ تحفہ قادریانیت، جلد ششم (جدید)

### مسلم قبرستان میں قادریانی مردوں کی مدفنین کا حکم

جس طرح کسی ہندو، یہودی، عیسائی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا شرعاً جائز نہیں، اسی طرح کسی قادریانی مردہ کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں۔ اگر وہ چوری چھپے دفن کر دیں تو اسے مسلمانوں کے قبرستان سے نکال باہر کر ناضوری ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے ”قادیانی مردہ“ تحفہ قادریانیت جلد ششم جدید) حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی عز الشملی قادریانیوں اور دوسرے کافروں کے احکام لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

### کفر کے دنیوی احکام

۱... ایمان کی پہلی شرط یہ ہے کہ کفر اور کافروں سے تبری اور یزداری ہو، یعنی کافروں کو خدا کا دشمن سمجھے اور کوئی دوستانہ تعلق ان سے نہ رکھے۔ کافروں سے موالات یعنی دوستانہ تعلقات کی ممانعت اور حرمت صراحتاً کو رہے اور علماء نے کافروں سے ترکِ موالات پر مستقل کتابیں لکھیں ہیں۔

۲... کافروں کو نکاح میں بیٹھی دینا حرام ہے، اہلِ کتاب کے علاوہ کافروں سے بیٹھی لینا حرام ہے، نیز موجودہ دور میں مفاسد کی وجہ سے حضرات فقهاء کرام نے اہلِ کتاب سے بھی نکاح منع کیا ہے۔ (مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عز الشملی، معارف الفرق آن: ج ۳ ص ۲۳)

۳... کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں۔

۴... کافر کی نماز جنازہ میں شریک ہونا یا اس کی قبر پر جانا بھی جائز نہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:  
 ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّا تَأْبَدَا وَلَا تَقْمُ عَلَى قَبْرِهِ طَإِنَّهُمْ كَفَرُوا  
 بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا تُؤْمِنُوا وَهُمْ فِي سُقُونَ﴾ (سورۃ التوبۃ: آیۃ ۸۲)

ترجمہ: ”اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی، اور نہ کھڑا ہوا س کی قبر پر۔ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔“

مسلمان کے جنازہ میں کافر کو شرکت کی اجازت نہیں۔ وہ وقت طلبِ رحمت کا ہے اور کافر سے لعنت آتی ہے۔ ⑤

مردہ کافروں کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں، اگرچہ قربی رشتہ دار ہوں۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُو إِلَيْهِ كَيْنَ وَلَوْ كَانُوا أُولَئِنَّ قُرْبَى﴾ (سورۃ التوبۃ: آیۃ ۱۱۳)

ترجمہ: ”لائق نہیں بنی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اور اگرچہ وہ ہوں فرابت والے۔“

کافر کا ذبیحہ اور شکار مسلمان کے لئے حلال نہیں۔ ⑥

کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ ⑦

جو کافر دارالاسلام میں مسلمانوں کی رعایا ہوں، ان کو فوج میں بھرتی کر کے جہاد میں ساتھ لے جانا جائز نہیں۔ ⑧

جو کافر اسلامی حکومت میں رہتے ہوں، ان سے جزیہ لیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کافر مان ہے: ⑨

”لَا أُكْرِمُهُمْ إِذَا آهَانَهُمُ اللَّهُ وَلَا أَعْزُزُهُمْ إِذَا آذَلَهُمُ اللَّهُ وَلَا أُدْنِيَهُمْ إِذَا أَقْصَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى“ (اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب: ج ۱ ص ۱۸۵)

ترجمہ: ”فاروق عظیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ان لوگوں کا ہر گز اعزاز و اکرام نہ کروں گا جن کو خدا نے ذلیل و حقیر قرار دیا، ان لوگوں کی ہر گز عزت نہ کروں گا جن کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے، اور ان لوگوں کو ہر گز اپنے قریب جگہ نہ دوں گا جن کو اللہ تعالیٰ نے دور رکھنے کا حکم دیا۔“ (”مسلمان اور کافر“ مؤلفہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی عہدشیعہ ص ۳۲۹، ۳۳۰ ملخص احتساب قادیانیت ج ۲)



## عملی مشق ⑨

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- ① مرزا قادریانی ملعون کی ابتدائی تعلیم کے حالات مختصر بتائیں اور اس کا نسب نامہ بھی ذکر کریں۔
- ② مرزا ملعون کے حکومت برطانیہ سے تعلقات اور مراسم کا آغاز کس طرح ہوا؟ اور اس نے اپنے بارے میں کیا کیا دعوے کیے ہیں؟
- ③ مرزا ملعون نے مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کب کیا ہے؟ اس کی اپنی کتابوں سے حوالہ کے ساتھ بیان کریں۔
- ④ ایمان کی تعریف کے ساتھ ضروریاتِ دین کی تعریف ذکر کریں۔
- ⑤ کفر کی تعریف بیان کریں۔ لزوم کفر اور الترام کفر میں فرق ذکر کریں۔
- ⑥ کفر الحاد اور کفر زندقہ کی تعریف ذکر کریں۔
- ⑦ ارتداد اور نفاق کے درمیان فرق واضح کریں۔
- ⑧ کفر کی اقسام میں سے قادریانیوں کا کفر کس قسم میں شامل ہے؟
- ⑨ زندیق اور مرتد کا کیا حکم ہے؟ واضح لفظوں میں بیان کیجئے۔
- ⑩ مسلمانوں کی آپس میں تکفیر بازی کی وجہ سے قادریانی لوگوں کو کس طرح مغالطے میں بمتلا کرتے ہیں؟ عام مسلمانوں کو ان کے اس مغالطے سے نکالنے کے لئے آپ کے پاس کیا حل ہے؟

**سوال... ۱)** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

مرزا ملعون کا نام احمد تھا اور اس کا آبائی وطن قادیان تھا جو تحصیل بیالہ ضلع گوردا سپور کا  
قصبہ ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا قادیانی نے ابتدائی دینی تعلیم ملک کے مستند اور معروف تعلیمی اداروں میں بڑی بڑی اہل علم شخصیات کے سامنے زانوئے ادب تھہ کرتے ہوئے حاصل کی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

دورانِ ملازمت مرزا ملعون کی عیسائی پادریوں اور برطانوی ائمیل جنمشن کے افسروں سے خفیہ ملاقاتیں رہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون نے سب سے پہلے اپنے بارے میں نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر اس سے صدقی دل سے توبہ کر لی تھی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

قرآنی آیات میں جہاں انبیاء سے سابقین علیہ السلام سے خطاب ہے، مکتوبات احمد یہ میں ملعون نے دعویٰ کیا ہے کہ ان سے مراد وہ خود ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا کی کسی عبارت سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے مستقل صاحب شریعت نبی یا رسول ہونے کا کہیں بھی دعویٰ کیا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

انبیاء کرام علیہما السلام کی تعلیم فرمودہ با توں اور غیب کی خبروں کو سمجھ کر ان کی سچائی آنکھوں سے دیکھ کر مانے کا نام ایمان ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

وہ قطعی یقینی امور جو آخر پختہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریقِ تواتر قطعی طور پر ثابت ہوں اور عام طور پر مسلمان ان کو جانتے ہوں ان کو ضروریاتِ دین کہا جاتا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

انبیاء کرام علیہما السلام کی بیان کردہ تعلیمات اور غیب کی خبروں کا سرے سے انکار کر دینا الحاد اور زندقہ کہلاتا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

⑤

⑥

⑦

⑧

⑨

۱۰) قادریانیوں کا کفر ”کفر نفاق“ ہے ان سے وہی معاملہ کیا جائے گا جو آپ ﷺ نے منافقین سے کیا تھا یعنی ظاہری طور پر ان پر احکامِ اسلام لا گو ہوں گے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

سوال... ۳) صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

۱)

مرزا ملعون اپنے لڑکپن اور جوانی کے زمانے میں:

صادق اور امین تھا۔  خدمتِ خلق کا حریص تھا۔

مستند اداروں میں تعلیم کے لئے سرگرد اس تھا۔  عیاش طبع اور آوارہ ذہن۔

پر لے درجے کے بعد دین دہریوں کی صحبت میں تھا۔

عبادت و ریاضت میں خوب محنت کرنے والا۔

۲)

مرزا ملعون نے اپنی زندگی میں درج ذیل مختلف دعوے کیے:

۱۸۸۲ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ۔  ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ۔

۱۸۹۹ء میں ظلیل بزوری نبوت کا دعویٰ۔

۱۹۰۱ء میں مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ۔

۱۹۰۵ء میں مکمل تائب ہو کر نیکی کی زندگی بسر کی۔

۳) مرزا ملعون کی وہ کتابیں جن میں اس نے اپنے باطل اور جھوٹے دعوے ذکر کیے ہیں، یہ ہیں:

مکتوبات احمدیہ  مکتوبات امام ربانی  تذکرہ

تفسیرات احمدیہ  بر اہین احمد  خزانہ

از العین  ازالہ اوہام  تخفیف گولڑویہ

دفع البلاء

تمام ضروریاتِ دین کو دل سے سچا سمجھنا مگر اس کی تشریح اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت کے خلاف بیان کرنا:

- |                      |                          |                             |                          |
|----------------------|--------------------------|-----------------------------|--------------------------|
| _____ شرک ہے۔        | <input type="checkbox"/> | _____ کفر نفاق ہے۔          | <input type="checkbox"/> |
| _____ گناہ کبیرہ ہے۔ | <input type="checkbox"/> | _____ عصر حاضر کا تقاضا ہے۔ | <input type="checkbox"/> |

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور عام مسلمان معاشرے میں کسی بھی شخص کو مؤمن سمجھنے کے لئے ضروری ہے:

- |                         |                          |
|-------------------------|--------------------------|
| _____ دل سے تصدیق کرنا۔ | <input type="checkbox"/> |
|-------------------------|--------------------------|

تمام سرکاری کاغذات اور جسٹروں میں مذہب اسلام کا اندر اج کرنا۔

- |   |                          |
|---|--------------------------|
| _____ دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرنا۔ | <input type="checkbox"/> |
|---|--------------------------|

دل و زبان سے تصدیق کرنا مگر قادریانیوں اور دیگر باطل مذاہب کو بھی صحیح سمجھنا۔

اسی حد تک دین میں کوشش کرنے والا پاک مؤمن ہے:

- |  |                          |
|--|--------------------------|
| _____ خوب دینی معلومات اور محض معلومات رکھنے والا۔ | <input type="checkbox"/> |
|--|--------------------------|

اکثر ضروریاتِ دین کی ۱۰۰ فیصد تصدیق کرنے والا۔

تمام ضروریاتِ دین کا خالی زبان سے سو فیصد اقرار کرنے والا۔

تمام ضروریاتِ دین کو سونیصد دل سے سچا مانے اور زبان سے اقرار کرنے والا۔

مندرجہ ذیل شخص کی سزا ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہے:

- |                |                          |             |                          |
|----------------|--------------------------|-------------|--------------------------|
| _____ مشرک     | <input type="checkbox"/> | _____ زندiq | <input type="checkbox"/> |
| _____ گناہ گار | <input type="checkbox"/> | _____ بدعنی | <input type="checkbox"/> |
| _____ منافق    | <input type="checkbox"/> |             |                          |

(۴)

(۵)

(۶)

(۷)

قادیانیوں کے بارے میں علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ:

۸

- |                      |                          |           |                          |            |                          |
|----------------------|--------------------------|-----------|--------------------------|------------|--------------------------|
| گناہ گار مسلمان ہیں۔ | <input type="checkbox"/> | بدعی ہیں۔ | <input type="checkbox"/> | زندiq ہیں۔ | <input type="checkbox"/> |
| گناہ کبیرہ کے مرتبک۔ | <input type="checkbox"/> | مشرک ہیں۔ | <input type="checkbox"/> | مرتد ہیں۔  | <input type="checkbox"/> |
|                      |                          |           |                          | منافق ہیں۔ | <input type="checkbox"/> |

جو باتیں آنحضرت ﷺ سے بطریق تواتر منقول ہیں ان کو ضرور یاتِ دین کہتے ہیں، جن کا انکار کرنا:

۹

- |                |                          |                |                          |                  |                          |
|----------------|--------------------------|----------------|--------------------------|------------------|--------------------------|
| گناہ صغیرہ ہے۔ | <input type="checkbox"/> | گناہ کبیرہ ہے۔ | <input type="checkbox"/> | بدعت ہے۔         | <input type="checkbox"/> |
| شرک ہے۔        | <input type="checkbox"/> | کفر ہے۔        | <input type="checkbox"/> | اس میں گناہش ہے۔ | <input type="checkbox"/> |

ایمان کے لئے بنیادی شرائط ہیں:

۱۰

- |   |                          |
|---|--------------------------|
| نماز، روزہ، صدقات و خیرات کا خوب اہتمام کرنا۔                               | <input type="checkbox"/> |
| سوفیصد تمام ضروریاتِ دین کو دل سے سچا سمجھنا۔                               | <input type="checkbox"/> |
| فقراء و درویشوں اور غریب مسلمانوں کے لئے خوب لنگر کا اہتمام کرنا۔           | <input type="checkbox"/> |
| تصدیق قلبی کے ساتھ ساتھ باطل مذاہب جیسے قادیانیت وغیرہ سے براءت اور بیزاری۔ | <input type="checkbox"/> |
| حج و عمرے کی کثرت سے کرنا۔  | <input type="checkbox"/> |
| گفت و شنید میں ظاہری طور پر خوب اخلاق کا مظاہرہ کرنا۔                       | <input type="checkbox"/> |

## اوصافِ نبوت اور مرزا قادریانی

### سوال... ③

خصوصیات اور اوصافِ نبوت کیا کیا ہیں؟ مرزا قادریانی کی زندگی اور اوصافِ نبوت میں تضاد کو واضح کریں؟ نیز ان اوصاف کا مرزا قادریانی کی زندگی سے موازنہ کریں اور ثابت کریں کہ مرزا قادریانی میں ان اوصاف میں سے کسی بھی وصف کی کوئی ادنیٰ جھلک بھی نہ پائی جاتی تھی؟

### جواب... ③

حضرات انبیاء کرام ﷺ کو اللہ تعالیٰ، بہت سی خصوصیات و اوصاف سے نوازتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کو ذکر کر کے ہم موازنہ پیش کرتے ہیں:

① ... **کامل المقله:** نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ کامل العقل ہو بلکہ اکمل العقل ہوتا کہ وحی الہی کے سمجھنے میں غلطی نہ کرے۔ وہ عقل و فہم میں اس درجہ بلند ہو کہ اس زمانہ میں کوئی اس کی نظیر نہ ہو۔ ناممکن ہے کہ کسی امتی کی عقل کسی نبی کی عقل سے بڑھ کر ہو۔ عقل اور دانائی میں نبی اتنابرتو بالآخر ہوتا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے عاقل کی عقل اس کے ہم پلہ اور پاسنگ نہیں ہو سکتی۔ جبکہ: ”مرزا قادریانی“ دائیں اور بائیں ”جوتے کی تمیز نہیں کر سکتا تھا“۔ (سیرت المهدی ج ۱ ص ۲۷ روایت ۸۳)

② ... **حافظ صحیح:** نبوت کا دوسرا وصف یہ ہے کہ اس کا حافظہ صحیح اور درست ہو۔ نہ صرف یہ، بلکہ کامل الحفظ اور اکمل الحفظ ہو۔ جبکہ مرزا قادریانی کا قرار ہے کہ ”محضے مراق ہے۔“ (ملفوظات ج ۸ ص ۲۲۵)

نیز یہ کہ اس نے اپنے ایک مرید کو خط لکھا کہ: ”میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی سے ملاقات ہو تو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ حافظہ کی یہ ابتری (یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔“ (مکتوبات ج ۵ نمبر ۳ ص ۳۱)

③ ... **کامل اور اکمل العلم:** نبوت کا تیسرا وصف یہ ہے کہ نبی ایسا کامل اور اکمل العلم ہو کہ امت کے احاطہ اور اک سے بالا اور برتر ہو۔ مرزا کے علم کا یہ عالم تھا کہ: ”وہ ماہ صفر کو اسلام کا چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے۔“ (تربیق القلوب ص ۳۲، خزانہ ج ۱۵ ص ۲۱۸)

۴۔ عصمت کاملہ: نبوت کا چوتھا وصف یہ ہے کہ وہ عصمت کاملہ و مستقرہ رکھتا ہو۔ مرزا قادیانی کے متعلق خود اس کے مریدوں کا اقرار ہے کہ: ”وہ بھی کبھی زنا کر لیا کرتا تھا۔“

(خطبہ مرزا محمود، مندرجہ اخبار الفضل ۱۹۳۸ء)

مرزا قادیانی ”غیر محرم عورتوں سے پاؤں دبوایا کرتا تھا۔“

(سیرت المهدی ج ۳ ص ۲۰، روایت ۷۸۰)

۵۔ صادرقہ و ایضہ: نبوت کا پانچواں وصف یہ ہے کہ نبی صادق اور امین ہو۔ جبکہ مرزا قادیانی پر لے درجے کا کذاب اور بد دیانت تھا۔ اس نے پچاس کتابیں لکھنے کا وعدہ کیا۔ پچاس کی رقمی۔ پانچ کتابیں لکھ کر اعلان کر دیا کہ: ”پانچ سے پچاس کا وعدہ پورا ہوا۔ اس لئے کہ پچاس میں اور پانچ میں ایک نقطہ کافر قہ ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چھمصے، خزانہ ج ۲۱ ص ۹)

چنانچہ مرزا نے جھوٹ بولا اور بد دیانت سے لوگوں کا مال کھایا۔ ان کی دروغ گوئی کا نمونہ ملاحظہ ہو:

### مرزا قادیانی کی دروغ گوئی کا نمونہ

یہ بات ذہن میں رہے کہ ”راست بازی“ نبی کے لئے وصف لازم کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی لئے جو قریش مکہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے تھے، وہ بھی آپ ﷺ کے سچ بولنے (صدق و امانت) کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ ”ما جر بنا علیه الا صدقًا“ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَ أَنَّكَ وَلَكِنَّ الظَّلَمِيْنَ يَكْذِبُونَ“ (سورۃ الانعام: آیہ ۳۳) مگر مرزا قادیانی کا یہ حال ہے کہ متعدد جگہ وہ اپنے بارے میں وحی نقل کرتے ہیں کہ: ”وَمَا يَنْطَقُ عَنِ الْهُوَىٰ طَإِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يَوْمَ حُيٰ“ (اربعین نمبر ۲ ص ۳۸۵، خزانہ ج ۱۷ ص ۳۶۶، اربعین نمبر ۳ ص ۳۶۶، خزانہ ج ۱۷ ص ۲۲۶)

اس کے باوجود وہ عرب کے نامور دروغ گو ابو الحسین کذاب کومات دے جاتے ہیں۔

۶۔ ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۷، خزانہ ج ۱۷ ص ۲۰۳)

← بتائیے یہ پیش گوئیاں قرآن مجید میں کہاں ہیں؟ اور حدیث کی کون سی کتاب میں ہیں؟ مرزا قادریانی نے تین سطروں میں پانچ جھوٹ بول دیئے۔

... بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجلی میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔“ (کشتی نوح ص ۵، خزانہ ج ۱۹ ص ۵)

... ”وَهُوَ خَلِيفَةُ اللَّهِ“ س کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ: ”هَذَا خَلِيفَةُ إِلَّهِ الْمَهْدِيُّ“ اب سوچو کہ یہ حدیث کس مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ ہے۔“ (شهادة القرآن ص ۱۳، خزانہ ج ۶ ص ۳۲)

← بخاری شریف کا جونخہ ہندوپاک میں رانج ہے، وہ ۱۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ کوئی ہمیں بتائے کہ بخاری شریف کے کون سے صفحہ پر اور کس عنوان کے تحت یہ حدیث درج ہے؟

... ”صَحْقُ بخاری يَهُوَ كِتَابٌ هُوَ جُسُفٌ مِّنْ صَافٍ طُورٍ پر لکھا ہے کہ حضرت عَيْسَى عَلَيْهِ الْأَمْرُ وَفَاتَ پاگئے۔“ (کشتی نوح ص ۲۰، خزانہ ج ۱۹ ص ۶۵)

← جی کون سا صفحہ؟ کون سا باب؟

... ”میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اس وقت (یعنی مسح موعود کی آمد کے وقت) آسمان پر خسوف کسوف ہو گا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی۔“ (دفع البلاص ۳۲)

← تورات اور انجلیل تودور کی بات ہے، قرآن پاک مسلمانوں کے گھر گھر میں موجود ہے۔ چلئے! اس میں کوئی دکھادے کہ یہ خبر کس جگہ موجود ہے؟

⑥ ... دنیاوی میرا شہ: نبوت کا چھٹا وصف یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی اس کا وارث نہ ہو۔ حدیث متواتر سے ثابت ہے: ”لَا نُورَثُ مَاتَرَ كُنَّا فَهُوَ صَدَقَةٌ“ (بخاری ج ۱ ص ۵۲۶)

نوٹ... حضرت امام بخاری عَلِيِّ الشَّیْعَةَ نے اس حدیث کو گیارہ بار اپنی ”صحیح“ میں ذکر فرمایا ہے۔ مزید تفصیلی حوالہ جات کی فہرست کے لئے (موسوعہ اطراف الحدیث ج ۷ ص ۲۹) دیکھئے۔ بیسیوں حدیث کی کتب میں یہ روایت موجود ہے۔ البدایہ و انہایہ ج ۷ ص ۳۰۲ پر ((لَخْنَ مَعْشَرُ الْأَنْبِيَا إِلَّا نُورَثُ مَاتَرَ كُنَّا فَهُوَ صَدَقَةٌ)) ہے، جبکہ مولانا محمد اوریں کاندھلوی عَلِيِّ الشَّیْعَةَ نے اپنے رسالہ

”شرکاٹ نبوت“ ص ۱۷۳ احتساب قادیانیت جلد دوم میں ((نَحْنُ مَعْشِرُ الْأَنْبِيَاءِ لَا تِرْثُ وَلَا نُوَرْثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)) روایت نقش کر کے اسے متواترات میں شمار کیا ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے صرف اپنے آباء اجداد کی جائیداد کے حصول کے لئے انگریزی عادات میں مقدمے لٹاترا ہا بلکہ اور مرزا کی اولاد اس کی جائیداد کی وارث بھی ہوئی۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: رئیس قادیان)

۶۔ ... زہد و تقویٰ: نبوت کی ایک شرط زہد ہے، یعنی دنیا کی شہوات و لذات سے بے تعلقی۔ نبوت کا مقصد بندوں کو خدا تک پہنچانا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو خود لذت پرست ہو وہ دنیا کو خدا پرست کیسے بناسکتا ہے؟ جبکہ مرزا قادیانی ”کخبریوں کے مال پر بھی ہاتھ صاف کرنے کے لئے مستعد نظر آتا ہے۔“

(سیرت المهدی ص ۲۶۱ ج ۱ روایت ۲۷۲)

اور اس نے اسے استعمال میں لانے کے لئے دلیل بھی گھڑی۔

(آئینہ کملاتِ اسلام ص ۲۰۷ تراجم ج ۵ ص ایضاً)

اسی طرح مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ کے نام پر مردہ فروشی کی تجارت کو فروغ دیا جو آج بھی قادیانی جماعت کی عقل و خرد پر ماتم کر رہی ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کھاؤ پیو تھا، چنانچہ اس کی خواراک کیا تھی؟ اس پر ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

”سامم مرغ کا کباب، گوشت موگرے، گوشت کی بھنی ہوئی بوٹیاں، سوپ، میٹھے چاول“

(سیرت المهدی حصہ اول ص ۱۸۲ روایت نمبر ۱۹۷)

اور پتہ نہیں کیا کیا کھاتا تھا! جبکہ مرزا قادیانی کا ایک الہامی نسخہ زد جام عشق ہے جس میں ”زعفران، مشک اور افیون بھی پڑتا تھا۔“ (سیرت المهدی ص ۱۵ ج ۳ روایت ۵۲۹) مرزا قادیانی ”شراب اپنے مریدوں سے منگوایا کرتا تھا“ ملاحظہ ہو: ”خطوط امام بنا مغلام“ (ص ۵ کالم) مرزا ”مشک اور عنبر استعمال کیا کرتے تھے۔“ (سیرت المهدی حصہ دوم ص ۱۳۷ روایت ۴۴۴)

۷۔ ... حسب و نسب: نبوت کا ایک وصف یہ ہے کہ نبی حسب و نسب کے اعتبار سے اعلیٰ و برتر ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی مغل بچھا اور اس کا خاندان انگریز کا ٹوڈی خاندان تھا، جیسا کہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: ”میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (انگریز) کا پا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضی گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ جن کو دربار گورنری میں کری ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گرینن صاحب نے رئیسان پنجاب میں کیا ہے، اور

۷۱۸۵ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سر کار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بھم پہنچا کر عین زمانہ غدر (جنگ آزادی) کے وقت سر کار انگریز کی امداد میں دیئے تھے۔ ” (کتاب البریہ ص ۳، خزانہ ص ۲ ج ۱۳)

۹... مرد ہونا: نبی مرد ہوتا ہے۔ جیسا کہ نص قرآنی ہے: ”وَمَا آزَّ سَلْتَنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِيَ إِلَيْهِمْ“ جبکہ مرزا قادیانی کو ”مریم ہونے کا اور حاملہ ہونے کا“ دعویٰ بھی تھا۔

(کشتی نوح ص ۷۷، خزانہ ج ۱۹، ص ۵۰)

۱۰... اخلاق عظیم: نبی خلق عظیم کا مظہر اتم ہوتا ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی ماں بہن کی گالیوں سے بھی دربغ نہیں کرتا تھا، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

...(الف) ”جو شخص میری فتح کا قائل نہیں ہو گا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“ (انوار اسلام ص ۳۰، خزانہ ص ۳ ج ۱۹)

...(ب) ”وہ من ہمارے بیبانوں کے خذیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔“ (بجم الہدی ص ۵۳، خزانہ ص ۵۳ ج ۱۳)

نیز یہ کہ الف سے یا تک کوئی ایسی گالی نہیں جو مرزا قادیانی نے نہ کی ہو۔ لکھنؤ کی بھٹیارن سے بھی زیادہ بد زبان اور بد اخلاق تھا۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے: مغلاظات مرزا مؤلفہ مولانا نور محمد خان عاشقی)



## مرزا قادیانی اور انگریز

### سوال... ⑤

دلائل سے ثابت کریں کہ مرزا انگریز کا ایجنسٹ تھا اور انگریز نے اپنے مخصوص مفادات کے حصول کے لئے اس کو مذہب کا لبادہ اور رہایا۔ واضح ہو کہ انگریز مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خائف تھا اور چاہتا تھا کہ مسلمانوں سے یہ جذبہ ختم ہو جائے۔ آپ واضح کریں کہ مرزا نے انگریز کی خواہش کی تکمیل کس طرح کی؟

### جواب... ⑤

مرزا قادیانی جدی طور پر انگریز کا خود کاشتہ پوڈا تھا۔ انگریز نے جب تحدہ ہندوستان پر قبضہ کیا تو اپنی حکومت کو تحکم کرنے کے لئے اور مسلمانوں سے جذبہ جہاد مثائب کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمات حاصل کیں۔ مرزا قادیانی کی تحریرات سے ہمارے موقف کی صداقت ملاحظہ ہو:

① ... ”یہ انتماں ہے کہ سر کار دو لتمدار (انگریز گورنمنٹ) ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں ثنا خاندان ثابت کر چکی ہے... اس خود کاشتہ پوڈہ کی نسبت نہایت جزم اور احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے... ہمارے خاندان نے سر کار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔“ (کتاب البر یص ۳۵۰، خزانہ ص ۳۵۰ ج ۱۳)

② ... ”سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ (انگریز) نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سر کار دو لتمدار انگریزی دولت مند سر کار (انگریز) کا خیرخواہ ہے..... ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب، میرا خاندان ابتداء سے سر کار انگریز کے بدل و جان ہوا خواہ اور وفادار بھی رہے۔“ (مجموعہ اشتہارات ص ۱۰۶ ج ۳)

③ ... ”میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں۔ اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سمجھی محبت اور خیرخواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے جہاد وغیرہ کے غلط خیال کو دور کروں۔“ (مجموعہ اشتہارات ص ۱۱۰ ج ۳)

④ ... ”اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ بُرش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا۔“ (مجموعہ اشتہارات ص ۳۳ ج ۳)

⑤ ... ”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزارا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمدقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے مدد و مہم ہو جائیں۔“

(تزیاق القلوب ص ۱۵۵، خزانہ ص ۱۵۶، ۱۵۷ ج ۱۵)

⑥ ... ”سو میں نے نہ کسی بناؤٹ اور ریا کاری سے بلکہ محض اس اعتقاد کی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ہے بڑے زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی۔ جو درحقیقت ان کی حسن ہے۔ سچی اطاعت اختیار کرنی چاہئے اور وفاداری کے ساتھ اس کی شکر گزاری کرنی چاہئے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے گناہ گار ہوں گے۔“ (مجموعہ اشتہارات ص ۳۳ ج ۳)

⑦ ... ”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بد خواہی کرنا ایک حراثی اور بد کار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔“

(شهادۃ القرآن ص ”ج د“ خزانہ ص ۳۸۱، ۳۸۰ ج ۲)

⑧ ... ”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام

کیا گیا، اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مو اخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔ ”  
 (اربعین نمبر ۳ ص ۱۳ حاشیہ، خزانہ ص ۲۲۳ ج ۷۱)

...❾

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال  
 دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال  
 اب آگیا مسح جو دیں کا امام ہے  
 دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے  
 اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے  
 اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے  
 دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد  
 منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد  
 (ضمیمه تخفہ گوڑو یہ ص ۷۱، ۷۲، خزانہ ص ۷۷، ۷۸ ج ۷۱)



# کمل مشق ۱۰

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- ۱ شہرہ آفاق مقدمہ بہاولپور میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری عاشقی نے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار کی چھ وجہاتِ کفر بیان کی ہیں، مختصر تفصیل کے ساتھ وہ وجہات ذکر کریں۔
- ۲ مرزا ملعون کی وہ عبارتیں باحوالہ ذکر کریں جن میں اس نے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور اپنی طرف جھوٹی وحی کو قرآن کی طرح قرار دیا ہے۔
- ۳ شریعت میں اہل قبلہ کی تکفیر سے منع کیا گیا ہے، کیا قادیانی اہل قبلہ میں داخل ہیں؟
- ۴ عام کفار میں اور قادیانیوں کے کفر میں کیا فرق ہے؟
- ۵ قادیانیوں کے کفر کی وجہ سے ان پر کیا احکام دنیوی مرتب ہوتے ہیں؟
- ۶ اوصاف نبوت ذکر کریں، پھر بتائیں کہ مرزا ملعون ان اوصاف سے کس قدر رعایتی اور یکسر خالی تھا؟
- ۷ نبی کے لئے صادق اور امین ہونا امتیازی وصف ہے، مرزا ملعون کی کذب بیانی کے چند نمونے باحوالہ ذکر کریں۔
- ۸ مرزا کا حسب نسب ذکر کریں۔
- ۹ مرزا ملعون نے کس طرح انگریزی سرکار سے مراعات حاصل کیں؟ انگریز حکومت سے مرزا ملعون کے مراسم اور استفادے کی تفصیلات بیان کریں۔
- ۱۰ جہاد کے بارے میں مرزا ملعون نے کیا بدایات جاری کیں؟ ان کی تفصیل باحوالہ ذکر کریں۔

**سوال... ۱)** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارت میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

قادیانی گروہ اہل قبلہ میں سے ہے، ان کی تکفیر کرنا علماء کی طرف سے زیادتی ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**۲)** مقدمہ بہاولپور میں حضرت کشمیری علامہ نے عدالت سے قادیانی گروہ کی تکفیر کی درخواست کی، مگر ان کے کفر کی کوئی وجہ ذکر نہ کی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**۳)** آپ ﷺ کی ختم نبوت قرآن پاک کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے، جس کا انکار کرنا کفر ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**۴)** مرزا ملعون قسم کھا کھا کر کہتا تھا کہ اس کے الہامات قرآن پاک اور دوسری آسمانی کتابوں کی طرح وحی الہی ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**۵)** مرزا ملعون کی کسی عبارت سے حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کی بے ادبی اور توہین ثابت نہیں ہوئی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون اور اس کے پیر و کاروں کے نزدیک جو مرزا پر ایمان نہیں لائے، وہ مسلمان نہیں ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

وہ لوگ جو تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لا سکیں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، وہ اہلِ قبلہ کہلاتے ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مسلمانوں کے قبرستان میں ہندو، یہودی، عیسائی کو دفن کرنا درست نہیں، البتہ قادری چونکہ یہی کلمہ پڑھتے ہیں اللہ ا ان کی تدفین میں حرج نہیں ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون کامل العقل، کامل الحفظ اور کامل العلم تھا، البتہ عملی طور پر کبھی بد کاری اور بد دنیانی کا ارتکاب کر بیٹھتا تھا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون صاف اور سچا آدمی تھا، اس کی کسی عبارت سے آج تک جھوٹ کا شہر نہیں ہوا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** ذیل میں بہت ساری وجہ کفر ذکر کی گئی ہیں۔ آپ گھرے مطالعہ کے بعد خالی باکس میں وہ وجہ تحریر کریں۔ جو مرزا قادریانی ملعون کے کفر کا سبب بنیں۔

۱. ختم نبوت کا انکار
۲. آخرت کا انکار
۳. دعویٰ نبوت
۴. جنت و دوزخ کا انکار
۵. ادعائے وحی اور اپنی وحی کو قرآن کا درجہ دینا
۶. عذاب قبر کا انکار
۷. حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین
۸. آنحضرت ﷺ کی توہین
۹. انگریز حکومت سے مراسم پیدا کرنا
۱۰. جھوٹ اور زنا کاری
۱۱. عام امت محمدیہ کی تکفیر
۱۲. فرشتوں کا انکار
۱۳. آئین پاکستان کا انکار

..... .۸ .....

.۱.

..... .۹ .....

.۲.

..... .۱۰ .....

.۳.

..... .۱۱ .....

.۴.

..... .۱۲ .....

.۵.

..... .۱۳ .....

.۶.

..... .۷ .....

**سوال ۲** ذیل میں دو کالم بنائے گئے ہیں ان میں پہلے کالم میں وہ اوصاف و کمالات ذکر کئے ہیں جو کسی بھی نبی میں موجود ہوتے ہیں، آپ تقابلی انداز میں مرزا ملعون کی سیرت اور حالات کا مطالعہ کر کے دوسرے کالم کو ان اوصاف سے پُر کریں جس کا مرزا ملعون حامل تھا۔

مرزا ملعون کے حالات	او صافِ نبوت و رسالت
	کامل اعلقہ ہونا
	کامل اعلم ہونا
	کامل عصمت و پاکیزگی کا حامل ہونا
	صادق اور امین ہونا
	نبی کا کوئی مالی و ارث نہیں ہوتا
	دنیا کی شہوات و لذات سے بے تعلقی
	اعلیٰ حسب و نسب
	اعلیٰ اخلاق کا مظہر، گالم گلوچ سے دور
	صرف اللہ تعالیٰ کا وفادار اور اس سلسلے میں کسی سے خائف و مرعوب نہیں ہوتا

## اولیاء امت کی عبارات میں تحریف کا اصولی جواب

**سوال... ۶**

جن الفاظ کی بنابر مرزا کی تکفیر کی گئی ہے، اس طرح کے الفاظ بعض اولیاء سے بھی منقول ہیں۔ اگر مرزا نے ایسے الفاظ لکھ دیئے تو صرف اسی پر فتویٰ کفر کیوں؟ الغرض قادریانی بعض اولیاء کی جن عبارتوں سے اپنے موقف کو ثابت کرتے ہیں، ان کا شافی جواب تحریر کریں؟

**جواب... ۶**

سب سے پہلی گزارش تو یہ ہے کہ دین کا اصل سرچشمہ کتاب و سنت اور اجماع امت ہے۔ مرزا یوں نے بہت سے مسائل میں ان کو ٹھکرایا ہے، اب مجھم اور مجمل اقوال سے استدلال کر کے عقیدہ ثابت کرنا چاہتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ نیز واضح ہو کہ:

① ... اس ضمن میں مرزا کی جو عبارات پیش کرتے ہیں، وہ عموماً دو قسم کی ہیں: ایک خواب اور دوسرے شطحیات (شطحیات سے مراد محقق صوفیاء کرام کی وہ دلیق اور پیچیدہ تعبیرات ہیں جو اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے شریعت کے اصول کے خلاف نظر آتی ہیں)۔

یاد رہے کہ آج تک جس شخص نے جوبات خلافِ شرع کی ہے، وہ دو حال سے خالی نہیں: یا تو جان بوجھ کر اس نے خلافِ شرع کہا۔ اگر ایسے ہے تو کہنے والا کافر ہے، چاہے کوئی بھی ہو اور اگر حالتِ سکر میں کہا تو وہ معدود ہے۔ مرزا قادریانی کے متعلق قادریانی بتائیں کہ وہ کافر تھا یا معدود ہے؟ ان دونوں حالتوں میں وہ نبوت کے قابل نہیں۔

② ... بزرگوں کے خوابوں کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں، بالخصوص عقائد کے باب میں تو صفر کے برابر بھی نہیں۔ مرزا قادریانی کے خوابوں کے جواب میں بزرگوں کے خواب پیش کردیا دیانت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ مرزا نبوت کا مدعی تھا اور انبیاء کے خواب بھی وہی ہوتے ہیں، جبکہ بزرگوں کے خوابوں کی شریعت میں کوئی حقیقت نہیں۔

③ ... اگر کسی شخص نے حالتِ سکر میں کوئی بات کہی، جب بعد میں اسے بتایا گیا کہ آپ نے فلاں بات خلافِ شرع کہی تو اس نے جواب میں کہا کہ تم نے اس وقت مجھے قتل کیوں نہ کر دیا؟ دیکھو! پھر

اگر میں کوئی بات خلافِ شرع کھوں تو مجھے قتل کر دیا جائے۔ بخلافِ مرزا کے کہ یہ تو ان خلافِ شرع باتوں کو کتابوں میں شائع کرتا ہے اور بڑی آب و تاب سے ان کی اشاعت کرتا ہے اور ان پر فخر و مبالغات کرتا ہے۔

۴... اکثر و بیشتر قادریانی ان عبارتوں کو پیش کرتے ہیں کہ فلاں نے لکھا ہے کہ فلاں بزرگ نے یہ خواب دیکھا جس بزرگ کا نام لیا جا رہا ہے، وہ کتاب ان کی اپنی کتاب نہیں۔ اور کسی دوسرے کے لکھنے کی ان بزرگوں پر ذمہ داری کیسے؟ جبکہ مرزا کی تمام کفریات اس کی اپنی کتب میں پائی جاتی ہیں۔

۵... مرزا قادریانی خود تسلیم کرتا ہے: ”اقوال سلف و خلف در حقیقت کوئی مستقل جست نہیں۔“ (از الہ اوہام ص ۲۶۹ حصہ دوم خزانہ ص ۳۸۹ ج ۳)

۶... تصوف میں شطحیات وغیرہ کے متعلق یاد رکھیں کہ ہر علم و فن کا موضوع اور اس کے ماہرین علیحدہ ہوتے ہیں۔ تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور تصوف میں سے ہر ایک علم کا وظیفہ اور اس کی اصطلاحات علیحدہ ہیں۔ ان علوم میں سب سے دقیق اور پچیدہ تعبیرات تصوف کی ہیں، کیونکہ ان کتابوں کا تعلق نظریات اور ظاہری اعمال کی بجائے ان باطنی تجربات اور ان واردات و کیفیات سے ہے جو صوفیاء پر اپنے اشغال کے دوران طاری ہوئیں اور معروف الفاظ کے ذریعہ ان کی تعبیر دشوار ہوتی ہے۔ عقائد عملی احکام، علم تصوف کا موضوع نہیں۔ اس لئے بعض صوفیاء کی کوئی بات از قسم شطحیات عقائد و اعمال میں کوئی جست نہیں۔ الحمد للہ! محقق صوفیاء کرام جیسے ہمارے حضرات اکابر ہیں۔ ان کا کلام اس قسم کے امور سے خالی ہوتا ہے۔ تاہم اس موضوع پر حضرت مولانا لال حسین اختر حنفی کا رسالہ ”ختم نبوت اور بزرگان امت“ مندرجہ ”اعتسب قادیانیت“ جلد اول ملاحظہ فرمائیں۔

## مرزا قادریانی کی پیش گوئیاں

### سوال... ⑦

نبی جب کوئی پیش گوئی کرتے ہیں تو اللہ پاک اس کو ضرور پورا فرماتے ہیں۔ مگر مرزا کی ایک پیش گوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ کم از کم تین مثالیں دیں؟

### جواب... ⑦

مرزا کی زبانی پیش گوئیوں کی نسبت معیارِ صداقت ہونا ملاحظہ ہو:

”اگر ثابت ہو جائے کہ میری سوچ پیش گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی تو میں اقرار کروں گا

کہ میں کاذب ہوں۔“ (اربعین نمبر ۲۵ ص ۲۵ حاشیہ خزانہ حج ۷۶۱)

”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں مل جائیں۔“ (کشتنی نوح ص ۵، خزانہ حج ۱۹ ص ۵)

### پہلی پیش گوئی مرزا کی موت سے متعلق

مرزا قادریانی نے اپنی موت سے متعلق یہ پیش گوئی کی کہ:

”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔“ (تذکرہ ص ۵۹ طبع سوم)

ہمارا دعویٰ ہے! مکہ اور مدینہ میں مرنا تو درکنار، مرزا قادریانی کو مکہ اور مدینہ دیکھنے کی سعادت بھی نصیب نہ ہوئی، اور خود اپنی پیش گوئی کے بوجود ذلیل و رسوا ہوا اور جھوٹا قرار پایا۔ مرزا قادریانی کی پیش گوئی کا غلط ہونا ملاحظہ فرمائیں:

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہیں کیا اور اعتکاف نہیں کیا اور زکوٰۃ نہیں دی۔ تسبیح نہیں رکھی۔ میرے سامنے ضب یعنی گوہ کھانے سے انکار کیا۔“ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۱۱۹ روایت نمبر ۶۷۲)

اسی طرح (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۲ روایت نمبر ۱۲) میں لکھا ہے کہ مرزا کی موت لاہور میں تے اور اسہال کی حالت میں دستوں والی جگہ ہوئی ... لہذا مکہ یا مدینہ میں مرنے کی بابت مرزا کی پیش گوئی سراسر جھوٹی ثابت ہوئی۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

### دوسری پیش گوئی... زلزلہ اور پیر منظور محمد کے لڑکے کی پیش گوئی

پیر منظور محمد مرزا قادریانی کا بڑا خاص مرید تھا۔ مرزا کو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی حاملہ ہے تو مرزا نے

ایک پیش گوئی کردی کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ اس کی پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں:

”پہلے یہ وجہ الہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نومونہ قیامت ہو گا۔ بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہو گا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے لئے ایک نشان ہو گا۔ اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہو گا۔“

(حقیقت الوجی حاشیہ، خزانہ ص ۱۰۳ ج ۲۲)

مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوئی تو مرزا قادیانی نے یہ کہا کہ اس سے یہ تھوڑی مراد ہے کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہو گا، آئندہ کبھی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن اتفاق سے وہ عورت ہی مرگئی، اور دوسری پیش گوئیوں کی طرح یہ پیش گوئی بھی صاف جھوٹی نکلی۔ نہ اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا، اور نہ وہ زلزلہ آیا، اور مرزا ذلیل و رسول ہوا۔

### تمسیری پیش گوئی... ریل گاڑی کا تین سال میں چلننا

امام مہدی اور مسیح موعود کی علامات اور نشانیاں بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے ایک نشانی یہ بیان کی ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تین سال کے اندر ریل گاڑی چلنے والے گی۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

”یہ پیش گوئی اب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ آئے گی وہی مکہ معظّمہ میں آئے گی۔ اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سالوں تک یہ کام تمام ہو جائے گا۔ تب وہ اونٹ جوتیہ سوبرس سے حاجیوں کو لے کر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے ہیں۔ یک دفعہ بے کار ہو جائیں گے اور ایک عظیم انقلاب عرب اور بلاد شام کے سفروں میں آجائے گا۔ چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندرونی ٹکڑا مکہ مکرمہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے اور حاجی لوگ بجائے بدروں کے پتھر کھانے کے طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچا کریں۔“ (تحفہ گو لڑو یہ ص ۱۹۳، خزانہ ص ۱۹۵ ج ۱۷)

اب قادیانی بتائیں کہ کیا ریل گاڑی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چلنے والی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا یہ پیش گوئی جھوٹی ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کی ذلت و رسولی کا باعث ہوئی یا نہیں؟ یاد رہے کہ مرزا قادیانی کی یہ کتاب ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے، مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے مطابق ۱۹۰۵ء میں یہ ریل گاڑی چلنے والی چاہئے تھی۔

۹۲ سال اوپر گزر گئے ہیں، مگر وہ ریل گاڑی تک نہ چل سکی بلکہ جو گاڑی شام سے مدینہ منورہ تک چلتی تھی، وہ بھی اس جھوٹے تسبیح کی خواست کی وجہ سے بند ہو گئی۔

### چوتھی پیش گوئی... غلام حلیم کی بشارت

مرزا صاحب نے اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد کو مصلح موعود۔ عمر پانے والا، ”**كَأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءَ**“ (گویا خدا آسمان سے اتر آیا) غیرہ الہمات کا مصدق اپنایا تھا اور وہ نابالغی کی حالت میں ہی مر گیا۔ اس کی وفات کے بعد چہار طرف سے مرزا قادیانی پر ملامتوں کی بوچھاڑ اور اعتراضات کی بارش ہوئی تو انہوں نے پھر سے الہمات گھر نے شروع کئے تاکہ مریدوں کے جلے بھنے کلجوں کو ٹھنڈک پہنچ۔

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو الہام سنایا:

”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ“ (البشری ص ۱۳۳ ج ۲)

اس کے ایک ماہ بعد پھر الہام سنایا:

”آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے یعنی آئندہ کے وقت پیدا ہو گا: ”**إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ**“ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ”**يُنَزَّلْ مَنْزَلُ الْمُبَارَكِ**“ وہ مبارک احمد کی شبیہ ہو گا۔“ (البشری ص ۱۳۶ ج ۲)

چند دن کے بعد پھر الہام سنایا:

”**سَاهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا رَبَّ هَبَ لِي ذُرِيَّةً طَيِّبَةً إِنَّا نُبَشِّرُكَ غُلَامًا إِسْمُهُ يَحْيَى مِنْ أَيْكَ پَاكُ اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔“ (البشری ص ۱۳۶ ج ۲)**

ان الہمات میں ایک پاکیزہ لڑکے مسمی یحییٰ جو مبارک احمد کا شبیہ اور قائم مقام ہونا تھا، کی پیش گوئی مرقوم ہے۔ اس کے بعد مرزا کے گھر کوئی لڑکا پیدا ہی نہ ہوا۔ اس لئے یہ سب کے سب الہمات افتراء علی اللہ ثابت ہو گئے۔ جبکہ انبیاء علیهم السلام کو اللہ تعالیٰ مجذبات کا شرف نصیب فرماتے ہیں، جن سے وہ مخالفین کو چلنگ کرتے ہیں۔ مجذہ خرق عادت ہوتا ہے۔ مگر جھوٹے مدعا نبوت کے ہاتھ پر کوئی خرق عادت کام نہیں ہوتا تاکہ حق و باطل میں تلبیس نہ ہو۔ اس لئے بطور خرق عادت مرزا کی کوئی بات یا پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔

## محمدی بیگم اور مرزا قادریانی

سوال... ⑧

محمدی بیگم کے نکاح کے بارے میں مرزا قادریانی کے متصاد عووٰس کو واضح کریں؟ نیز واضح کریں کہ نبی کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا۔ جبکہ مرزا کا کلام تضادات کا مجموعہ ہے۔ کم از کم تین مثالیں دیں؟

جواب... ⑨

محمدی بیگم سے متعلق:

محمدی بیگم مرزا قادریانی کے ماں و زاد بھائی مرزا احمد بیگ کی نو عمر لڑکی تھی۔ مرزا قادریانی نے اس کو زبردستی اپنے نکاح میں لانے کا ارادہ کیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک زمین کے ہبہ نامہ کے سلسلہ میں مرزا احمد بیگ کو مرزا قادریانی کے دستخط کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ وہ مرزا قادریانی کے پاس گیا اور اس سے کاغذات پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ مرزا قادریانی نے اپنی مطلب برآری کے لئے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور احمد بیگ سے کہا کہ استخارہ کرنے کے بعد دستخط کروں گا۔ جب کچھ دن کے بعد دوبارہ احمد بیگ نے دستخط کرنے کی بات کی تو مرزا نے جواب دیا کہ دستخط اسی شرط پر ہوں گے کہ اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ کر دو۔ خیریت اسی میں ہے۔ اس کی دھمکی کے الفاظ یہ ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص یعنی احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے پیغام دے اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تھیں دامادی میں قبول کر لے اور تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے قم خواہش مند ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے۔ بشرطیکتم اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے تم مان لو گے تو میں بھی تسلیم کرلوں گا۔ اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار رہو۔ مجھے خدا نے یہ بتایا ہے کہ اگر کسی شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہو گا۔ تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہو گا اور نہ تمہارے لئے۔“

(آنینہ کمالات اسلام در خزانہ ج ۵ ص ۵۷۳، ۵۷۴)

ان دھمکیوں وغیرہ کا منفی اثر یہ ہوا کہ مرزا الحمد بیگ اور اس کے خاندان والوں نے محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی کے ساتھ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ مرزا نے خطوط لکھ کر، اشتہار شائع کرو کر، اور پیش گوئیاں کر کے حتیٰ کہ منت سماجت کے ذریعہ ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کہ کسی طرح اس کی آرزو پوری ہو جائے۔ لیکن محمدی بیگم کا نکاح ایک دوسرے شخص مرزا سلطان احمد سے ہو گیا اور مرزا قادیانی کے مرتبہ تک بھی محمدی بیگم اس کے نکاح میں نہ آئی۔

اس سلسلہ میں مرزا قادیانی نے جو جھوٹی پیش گوئی کی تھی۔ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

”خد تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیش گوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام کا ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی (محمدی بیگم) اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہو گا اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہو گی۔“ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۲ء، تبلیغ سالن ج ۱ ص ۶۱؛ مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۰۲ حاشیہ) اس پیش گوئی کی مزید تشریح کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے کہا:

”میری اس پیش گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں:

①... نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔

②... نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔

③... پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرن جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔

④... اس کے خاوند کا اڑھائی سال کے عرصہ تک مرجانا۔

⑤... اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔

⑥... پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسوموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے

میرے نکاح میں آجانا۔“ (آئینہ کمالات اسلام، خزانہ نج ۵ ص ۳۲۵)

اس بارے میں عربی الہام اس طرح ہے:

”گَذَّبُوا إِلَيْتَنَا وَكَانُوا إِلَهًا يَسْتَهْزِئُونَ فَسَيَكُفِّرُهُمُ اللَّهُ وَيَرْدُدُهُمَا إِلَيْكَ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَتِ اللَّهِ إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِمَا يُرِيدُهُ أَنْتَ مَعِي وَأَنَا مَعَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا فَخُبُودًا“ (آئینہ کمالات اسلام، خزانہ نج ۵ ص ۲۸۷، ۲۸۲)

علاوه ازیں (انجام آقہم ص ۳۱) اور تذکرہ میں متعدد جگہ یہ پیش گوئی مختلف الفاظ میں مذکور ہے اور اللہ کی قدرت کہ ہر اعتبار سے مرزا قادری کی یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ کوئی ایک بھی دعویٰ سچا نہیں ہوا۔ محمدی بیگم کا خاوند اڑھائی سال میں تو کیا مرتا، مرزا کے مرنے کے چالیس سال بعد تک زندہ رہا اور ۱۹۸۸ء میں وفات پائی اور خود محمدی بیگم بھی ۱۹۶۶ء تک زندہ رہ کر مرزا قادری کے کذاب اور دجال ہونے کا اعلان کرتی رہی اور ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء کو لاہور میں بحالتِ اسلام اس کی موت واقع ہوئی۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس پیش گوئی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مرزا کے ذلیل و رسوا اور خاتم و خاسر ہونے کا بہترین انتظام فرمادیا۔ آج کوئی بھی صاحبِ عقل محمدی بیگم کے واقعہ کو دیکھ کر مرزا کے جھوٹے، او باش ہونے کا آسانی لیقین کر سکتا ہے۔ **فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ!**

### مرزا قادری کے مریدوں کا موقف:

جب مرزا قادری ۱۹۰۸ء میں کو لاہور میں برضِ ہیضہ آنجھانی ہو گیا اور محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونا تھا، نہ ہوا تو قادریوں نے اس کا یہ جواب گھٹرا کہ نکاح جنت میں ہو گا۔ اس پر کہا گیا کہ محمدی بیگم مرزا پر ایمان نہ لائی تھی، جبکہ مرزا کا کہنا تھا کہ میرے منکرِ جہنم میں جائیں گے تو کیا مرزا جہنم میں برأت لے کر جائے گا؟ تو اس پر مرزا کیوں نے جواب تیار کیا کہ ”یہ پیش گوئی تنشاہیات میں سے ہے“۔ غالباً قادریوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ پیش گوئی رب کا وہ وعدہ ہوتا ہے جس کا نبی تحدی ( مقابلہ کرنا اور غالب آنا) سے اعلان کرتا ہے، جو ضرور پورا ہوتا ہے۔ مگر (معاذ اللہ) مرزا کا خدا بھی مرزا سے جھوٹے وعدے کرتا تھا۔

### تضاداتِ مرزا:

ایک سچا نبی جو کچھ کہتا ہے، وہ وحیِ الٰہی کے تحت کہتا ہے۔ اس نے اس کا کلام تضاد بیانی کے عیب سے بالکل پاک ہوتا ہے۔ تضاد بیانی خود اس بات کی دلیل ہے کہ کہنے والا جو کچھ کہہ رہا ہے، وہ مخابنِ اللہ نہیں ہے بلکہ اس کے اپنے ذہن کی اختراع اور مکن گھڑت ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: ”وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ وَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا“ (سورۃ النساء آیہ ۸۲) اس اصول کے تحت جب ہم مرزا قادری کے کلام کو پرکھتے ہیں تو وہ مضخلہ خیز تضادات سے پُر نظر آتا ہے۔ چند مثالیں درج ذلیل ہیں :

(۱) ...”مرزا صاحب سے سوال ہوا کہ آپ نے فتحِ اسلام میں دعوائے نبوت کیا ہے۔ جواب دیا کہ نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔“

اس کے بخلاف دوسری جگہ کہتا ہے کہ: ”اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہواں کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزانہ ص ۲۰۹ ج ۱۸)

② ... ”ختم المرسلین کے بعد میں کسی دوسرے مدعا رسالت و نبوت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا لقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوئی اور حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوئی۔“ (مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۰ ج ۱)

اس کے بخلاف ”ملفوظات“ میں کہتا ہے: ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“ (ملفوظات ص ۱۲۷ ج ۱۰)

③ ... ”یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا۔ پھر زندہ ہو گیا۔“ (ازالہ اوہام ص ۴۷۲، خزانہ ص ۳۵۳ ج ۳)

اس کے بخلاف ”ست بچن“ میں کہتا ہے: ”اور حضرت مسیح اپنے ملک سے نکل گئے، اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ کشمیر میں جا کر وفات پائی اور اب تک کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے۔“ (ست بچن حاشیہ ۲۶، خزانہ ص ۳۰۷ ج ۱۰)

④ ... ”میں نے صرف مثیل ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پرہیز ختم ہو گیا۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیلِ مسیح آجائیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۱۹۹، خزانہ ص ۳۷۷ ج ۳)

اس کے بخلاف دوسری جگہ کہتا ہے کہ: ”اگر قرآن نے میرا نام این مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔“ (تحفۃ الندوہ ص ۵، خزانہ ص ۹۸ ج ۱۹)

⑤ ... ”اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گز رے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔“ (تریاق القلوب ص ۷۵، خزانہ ص ۳۸۱ ج ۱۵)

اس کے بخلاف ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ:

”خدانے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔“ (ریویو آف ریلیجنز ۲۵ ج، مندرجہ حقیقت الوجی ص ۱۵۲، خزانہ ص ۲۲، دافع البلاء ص ۱۳، خزانہ ج ۱۸ ص ۲۳۳)

تضاد بیانی کی ایک اور واضح مثال دیکھئے! مرزا قادیانی اپنی تمام تر تو انیاں اس پر صرف کرتے ہیں کہ وہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام (مسیح ابن مریم علیہ السلام) کو فوت شدہ ثابت کریں۔ اب نہ تو کتاب و سنت کی کوئی نص ان کے پاس موجود ہے، نہ کوئی قابل وثوق تاریخی، جغرافیائی حوالہ۔ وہ ٹاک ٹویاں مارتے ہیں۔ کبھی انہیں کشمیر پہنچا کروہاں ان کافوت ہونا اور قبر میں مدفون ہونا باتاتے ہیں۔

چنانچہ ”ستارہ قیصر یہ“ میں لکھتے ہیں:

”دلاں قاطعہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے... آپ یہودیوں کے ملک سے بھاگ کر نصیبین کی راہ سے افغانستان میں آئے اور ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے اور پھر کشمیر میں آئے اور ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سری نگر میں آپ کا انتقال ہوا اور سری نگر محلہ خان یار میں آپ کا مزار ہے۔“ (ستارہ قیصر یہ ص ۱۲، ۳۳، خزانہ نج ۱۵ ص ۱۲۲، ۱۲۳)

”اور لطف تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی قبر بھی بلادِ شام میں موجود ہے۔“

(اتمام الحجۃ ص ۸، خزانہ نج ۸ ص ۲۹۱)

پھر اپنی تائید میں ”مولوی محمد سعید طرابلسی“ کا ایک عربی خط نقل کیا ہے جس کا ترجمہ مرزا قادیانی نے کیا ہے۔ اس میں لکھتا ہے: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ”بلدة قدس“ میں موجود ہے۔“

(اتمام الحجۃ ص ۲۰، خانشہ خزانہ نج ۸ ص ۲۹۹)

مرزا قادیانی کی یہ تضاد بیانی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے، منجانب اللہ نہیں ہوتا۔



# وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا مِنْ قَادِيَانِي تَحْرِيفُ كَاجَواب

سوال... ⑨

مرزا ای، ارشادِ الہی: ”وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَاَخْذِنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ لَثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ“ کو کس ضمن میں پیش کرتے ہیں؟ اس کا صولی طور پر رد کریں۔ نیز مرزا ای ”هَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَهُ“ (تفسیر دوحا المعانی ۳/۱۶) کو کس ذیل میں پیش کرتے ہیں؟ اسی طرح حضرت ابو محمد وردہ رضی اللہ عنہ سے اذان کہلانے کا کیا مطلب بیان کرتے ہیں؟ موقف واضح طور پر بیان کر کے اس کاشافی رد تحریر کریں؟

جواب... ⑨

قادیانی کہتے ہیں کہ: ”وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَاَخْذِنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ لَثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ“ (سورۃ الحاقة: آیہ ۲۶-۲۷)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”اگر محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر کوئی جھوٹا افتراء باندھتے تو میں ان کی شہرگ کو کاٹ کر ہلاک کر دیتا۔“

اس سے ثابت ہوا کہ اگر مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ پر جھوٹا افتراء کیا تھا تو اسے ۲۳ سال کے اندر اندر ہلاک کر دیا جاتا اور اس کی شہرگ کاٹ دی جاتی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نبوت کے بعد ۲۳ سال تک بقیدِ حیات رہے، اور یہ بات آپ کی اس زندگی مें متعلق ہے۔

**جواب ①:** اس آیت کا سیاق و سبق دیکھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کسی قاعدہ کلیہ کے طور پر نہیں ہے بلکہ یہ قضیہ شخصی ہے، اور صرف حضور اکرم ﷺ کے متعلق یہ بات کہی جائی ہے، اور یہ بھی اس بنابر کہ ”بائل“ میں موجود تھا کہ: ”اگر آنے والا پیغمبر اپنی طرف سے کوئی جھوٹا ہمایا نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ جلد مار جائے گا۔“ چنانچہ درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو: ”میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تجوہ سا... ایک نبی (محمد عربی ﷺ) برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہ سب ان سے (یعنی اپنے امتیوں سے) کہے گا اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی میری باتوں کو نہ سنے گا جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی (گستاخ بن کر) کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا، یا اور معبدووں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے گا۔“ (انجلی مقدس عبد نامہ قدیم ص ۱۸۳ کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ تا ۲۱)

**جواب ۲:** بالفرض اگر یہ قانون عام بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ قانون سچے نبیوں کے متعلق ہو گا، نہ کہ جھوٹے مدعاں نبوت کے متعلق۔ کیونکہ جھوٹے کو مہلت ملنے سے یہ قانون مانع نہیں۔ فرعون و نمرود، بہاء اللہ ایرانی وغیرہ کو خدا تعالیٰ اور نبوت کے دعویدار ہونے کے باوجود کافی مہلت ملی۔

**جواب ۳:** مرزا قادریانی اپنی اس دلیل کی روشنی میں خود جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ مرزا نے نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۱ء میں کیا۔ اس کا دعویٰ نبوت اگرچہ محل نزار ہے، کیونکہ اس کے ماننے والے دو جماعتوں میں منقسم ہیں: **لاہوری گروپ**... اس کو نبی تسلیم نہیں کرتا، گواں کے خیال میں اس کا پناہ دعویٰ نبوت ہر شک سے بالا ہے۔

**قادیانی گروپ**... اس کو نبی تسلیم کرتا ہے۔ اور نبی تسلیم کرنے والے گروپ کی تحقیق یہ ہے کہ مرزا قادریانی کی موت ۱۹۰۸ء میں ہو گئی تھی، لہذا یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا قادریانی ۲۳ سال پورے کرنے سے پہلے ہی ہیضہ کی موت سے مر کر اپنی اس دلیل کو جھوٹا کر گیا۔

## هَلَّا شَقْقَةَ قَلْبِهِ كَاجواب

”نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت اسمامہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ جنگ میں فلاں کافر سے میر اسامنا ہوا۔ جب وہ میری تلوار کی زد میں آیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ اس کے باوجود میں نے اس کو قتل کر دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں تیرے اس فعل سے بری ہوں۔“ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس نے تو قتل سے بچنے کے لئے ڈر کے مارے کلمہ پڑھا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: هَلَّا شَقْقَةَ قَلْبِهِ (ترجمہ: کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا)،“

قادیانی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ظاہری طور پر کلمہ پڑھ لے تو اس کے کلمہ کا اعتبار کیا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا شخص جس کے تفصیلی حالات معلوم نہ ہوں، اگر اس کی کوئی ایسی بات ملتی ہو جو کفر کی طرف مشعر ہو تو اس کے معاملہ تکفیر میں اختیاط برقراری جائے گی، چنانچہ اگر کوئی خفیف سے خفیف ایسا احتمال نکلتا ہو جس کی وجہ سے وہ کفر سے نجس سکتا ہو تو اس احتمال کو اختیار کرتے ہوئے اسے کافرنہ کہا جائے گا۔ لیکن قادریانیوں کا اس روایت سے استدلال پکڑنا غلط ہے، اس لئے کہ ان کے کفر یہ عقائد سینکڑوں تحریرات میں مختلف عنوانات کے ساتھ واضح الفاظ میں موجود ہیں، پھر یہ شخص خود کفر یہ معنی مراد لیتے ہیں اور ان کے اپنے کلام میں کفر کی تصریحات موجود ہیں۔ اس لئے بالاجماع فقہاء امت اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا ہے۔

## حضرت ابو مخدورہؓ کی اذان کا جواب

حضرت ابو مخدورہؓ ابھی نو عمر تھے اور انہوں نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ یہ کھلی رہے تھے کہ حضرت بلاںؓ نے اذان دینی شروع کی تو انہوں نے بھی نقل اتارنی شروع کر دی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے انہیں بلا یا اور ان سے اذان کے کلمات کھلوائے، جب وہ آشْهَدُ آنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ پر پہنچے تو چونکے! آپ ﷺ نے تلقین کی تو انہوں نے یہ کلمات بھی کہہ دیئے۔ ساتھی آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا۔ ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے حق میں دعاۓ خیر فرمائی جس کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ کی محبت ان کے رگ و ریشه میں سراحت کر گئی اور وہ صدق دل سے مسلمان ہو گئے۔ قادیانی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ: ”ابو مخدورہؓ نے آنحضرت ﷺ کے سامنے غیر مسلم ہونے کی حالت میں اذان کی۔ چلو! ہم قادیانی غیر مسلم ہی سہی، مگر ہمیں اذان دینے کی تو اجازت دی جائے۔“

**جواب:** اذان مسلمانوں کا شعار ہے۔ غیر مسلموں کو مسلمانوں کے شعار اختیار کرنے کی قطعاً اجازت نہیں۔ غیر مسلم بھی اگر اسلامی شعائر کو استعمال کریں تو پھر اسلام بازیچہ اطفال بن جائے گا۔ اسلام کی تاریخ میں کبھی نماز کے ادا کرنے کے لئے ایک بار بھی کسی غیر مسلم نے اذان نہیں کی۔ جس دن حضرت ابو مخدورہؓ نے حضرت بلاںؓ کی نقل اتاری تھی، اس دن بھی نماز کے لئے اذان حضرت بلاںؓ نے دی تھی، تبھی تو وہ ان کی نقل اتار رہے تھے۔



## مرزا قادریانی کے اخلاق

### سوال... ۱۰

ثابت کریں کہ مرزا قادریانی بد اخلاق، بد زبان اور بد کردار انسان تھا، اپنے مخالفین کو گالیاں دیتا تھا، انبیاء کرام ﷺ کی خصوصاً حضرت سید ناصیل علیہ السلام کی توہین کرتا تھا۔ کم از کم بیس سطروں مضمون تحریر کریں۔

### جواب... ۱۰

مرزا غلام احمد قادریانی کی پیدائش ۱۸۳۹ءے یا ۱۸۴۰ءے میں مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر واقع بستی قادریان تحصیل بٹالہ ضلع گور داسپور (انڈیا) میں ہوئی۔ انگریز نے مسلمانوں میں ترقہ ڈالنے اور جہاد کو حرام قرار دلوانے کے لئے اپنی اغراض مذمومہ اور رخواہ شات فاسدہ کے لئے اسے پرواں چڑھایا۔ یہ اتنا بد اخلاق شخص تھا کہ معمولی معمولی باتوں پر بد زبانی پر اتر آتا تھا۔ اپنے مخالفین کو ”ولد الحرام“، ”کبھری کی اولاد“، ”کافر، جہنمی“ کہنا اس کا صحیح و شام کا مشغل تھا۔ جیسا کہ اس نے خود اپنی کتابوں میں لکھا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

① ... ”اور (جو) ہماری فتح کا قائل نہیں ہو گا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“ (انوار الاسلام ص ۳۳، خراائن ص ۳۳ ج ۹)

② ... ”جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“ (نزول الحجح حاشیہ ص ۳، خراائن ص ۳۸۲ ج ۱۸)

③ ... ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بد کار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“ (آنکہ نکالات اسلام ص ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، خراائن ص ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹ ج ۵)

④ ... ”شمیں ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔“ (نجم الہدی ص ۳۳، ۵۳، خراائن ص ۵۳ ج ۱۳)

⑤ ... ”اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی۔ وہ جہنمی ہے۔“ (تذکرہ ص ۱۲۸ طبع دوم)

⑥ ... ”خد تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں۔“ (تذکرہ ص ۲۰۰ طبع دوم)

اس کی بد زبانی صرف عامۃ المسلمين تک کو شامل نہیں بلکہ وہ انبیاء کرام ﷺ کے متعلق بھی بد زبانی کیا کرتا تھا۔

جبیسا کہ ملاحظہ ہو:

① ... ”میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔“

(تمہرہ حقیقت الوجی ص ۳۵، خزانہ ص ۵۷۳ ج ۲۲)

② ... ”خد تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلارہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“

(تمہرہ حقیقت الوجی ص ۳۷، خزانہ ص ۵۷۵ ج ۲۲)

③ ... ”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔ مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔“

(براہین احمد یہ ج ۵ ص ۹۹، خزانہ ص ۹۹ ج ۲۱)

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تو اس کی بذریعی اور بد کلامی نے دنیا بھر کے بذریعوں کا ریکارڈ توڑ دیا۔  
ملاحظہ ہو:

① ... ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بذریعی کی اکثری عادات تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“

(حاشیہ انجام آئھم ص ۵ خزانہ ص ۲۸۹ ج ۱۱)

② ... ”نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجلی کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب ”طالمود“ سے چراکر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔“

(حاشیہ انجام آئھم ص ۶ خزانہ ص ۲۹۰ ج ۱۱)

③ ... ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدا کی لئے ایک شرط ہو گی۔ آپ کا بخوبیوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسب درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پر ہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطراس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(ضمیمه انجام آئھم ص ۷، خزانہ ص ۲۹۱ ج ۱۱)

④ ... ”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے فCHAN پہنچایا ہے۔ اس کا سب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“

(کشتی نوح حاشیہ ص ۳۷ خزانہ ص ۱۷ ج ۱۹)

⑤ ... ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“

(دفع البلاء ص ۱۳ خزانہ ص ۲۳۳ ج ۱۸)

... ⑥

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو  
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دفع البلاء ص ۲۰، خزانہ ص ۲۳۰ ج ۱۸)

دیکھئے! یہ بذباني وہ شخص کر رہا ہے جو خود شراب کارسیا تھا (تفصیل کے لئے دیکھئے: ”خطوط امام بنام غلام“ ص ۵) اور غیر محروم عورتوں سے مٹھیاں دبواتا تھا۔ (سیرت المهدی ج ۳ ص ۲۱۰ روایت نمبر ۸۰) دوائیوں میں افیون کھاتا تھا، جیسا کہ خود اس کے اپنے نام نہاد الہامی نسخہ زد جام عشق (قوت باہ) کے نسخے کے اجزاء میں افیون بھی شامل ہے۔ (تذکرہ ص ۲۱۷ طبع سوم)

اسی طرح وہ خواب میں بھی ننگی عورتوں کے نظارے کرتا تھا۔ (تذکرہ ص ۱۹۹ طبع سوم)  
اسی لئے مرزا قادیانی کے پیرو کاروں کے لاہوری گروپ نے جو اسے بجائے نبی کے ولی اللہ مانتے ہیں، اس پر زنا کا الزام لگایا۔ (ملاحظہ ہوا لفضل قادیانی ج ۲۶ نمبر ۲۰۰، مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

ایسے اخلاق و کردار کا آدمی یہ دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں، محمد رسول اللہ ہوں، اس سے بڑھ کر کوئی اور ظلم ہو سکتا ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں۔ امت میں سے سب سے زیادہ مرزا قادیانی کے کفر کو اگر کسی نے سمجھا ہے تو وہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری علیہ السلام تھے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ مرزا قادیانی فرعون اور ہامان سے بھی بڑا کافر تھا۔ اس فتنہ سے بچنا اور پوری امت کو اس سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین!

برحمتك يا أرحم الراحمين والحمد لله أولاً وأخراً!

جیلیٹری سیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

# تَقْرِيْطِ خَمْدَيْنِيَّةِ قَادِيَانِيَّةِ

حضرت مولانا اللہ وسا یا صاحب مدظلہ

(مرکزی رہنماء عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَا بَعْدُ!

حضور اقدس ﷺ نے اپنے بعد بہت سے جھوٹے مدعاں نبوت کی پیش گوئی مختلف احادیث میں بیان فرمائی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ سے لے کر ماضی قریب تک بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے، ان میں سے اکثر تو اپنے تبعین کے ساتھ ایسے نابود ہوئے کہ سوائے تاریخ کے اور اق کے ان کا وجود نہیں، البتہ ماضی قریب میں کچھ ایسے مدعاں نبوت پیدا ہوئے کہ ان کے دنیا سے جانے کے بعد مرزا غلام احمد قادریانی کے تبعین کی طرح ان کے تبعین کا وجود بھی بعض بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ جس طرح مرزا قادریانی کے تبعین سے مسلمانوں کے دین و ایمان کو بچانا ضروری ہے، اسی طرح ان جھوٹے مدعاں نبوت کی نشان دہی بھی اکابر نے ضروری سمجھی، تاکہ ان سے بھی ایمان کی حفاظت کی جاسکے۔

## ذکری فرقہ

ان میں سے ایک ذکری فرقہ ہے۔ جس کا بانی ”محمد مہدی اُنگی“ ہے، جو ۷۹ھ کو پیدا ہوا۔ اس نے پہلے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ بعد میں اجرائے دھی کا بھی دعویٰ کیا اور اس کی غیبت ۱۰۲۹ھ کو ہوئی۔ یہ فرقہ ”مل محمد اُنگی“ کو (معاذ اللہ) ”خاتم النبیین“ سمجھتا ہے۔ یہ فرقہ قوم بلوج میں زیادہ پھیلا۔ یہ لوگ تربت (بلوچستان) میں کوہ مراد کا حج کرتے ہیں۔“

## بابی فرقہ

دوسرافرقہ بابی ہے جو علی محمد باب کی طرف منسوب ہے۔ علی محمد ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۹ء کو شیراز کے

ایک تاجر خاندان میں پیدا ہوا اور مختلف مراحل سے گزر کر ۱۸۵۰ء کو مرزا تقی خان وزیر اعظم ایران کے حکم سے قتل کر دیا گیا۔

بہائی فرقہ:

☆.... تیسرا فرقہ بہائی ہے جو سین علی عرف بہاء اللہ کی طرف منسوب ہے۔ اس کی پیدائش ۱۸۷۷ء میں ایران میں ہوئی اور وفات ۱۸۹۲ء میں ہوئی۔ اس نے علی محمد باب کی پیش گوئی کے مطابق اپنے منیظہ را اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۵۳ء میں اس نے اپنے اوپر وحی کا دعویٰ کیا اور پھر دس سال بعد ۱۸۶۳ء میں اپنی ماموریت کا حکم کھلا اعلان کر دیا۔

بہاء اللہ کی وفات کے بعد اس کے بڑے لڑکے عباس آفندی نے اس تحریک کی باگ ڈور سنبھالی۔ اس نے ۱۸۷۸ء نومبر کو وفات پائی تو اس کا نواسہ شوقي آفندی اس کا جانشین بننا۔ اس نے ۱۸۹۵ء نومبر کو لندن میں وفات پائی تو اس کے بعد ۲۷ آدمی ایادی امر اللہ، کے نام سے جماعت چلانے لگے۔ پھر انہوں نے ”بیت العدل“ کے نام سے ۹ آدمیوں کی کمیٹی تیار کی، جو کیے بعد دیگرے ۹ آدمیوں کی تعداد کے ساتھ جماعت کا نظم و نقش چلاتے آرہے ہیں۔ اختصار کے ساتھ ان فرقوں کے بعض نظریات قلم بند کئے گئے ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے صدر محترم حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب علیہ السلام کے حکم پر ”آئینہ قادیانیت“ کے ضمیمہ کے لئے فقیر کی درخواست پر مضمون حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب دامت برکاتہم، رئیس شعبہ دعوت و ارشاد جامعہ خیر المدارس ملتان، نے تحریر فرمایا۔ جو پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائیں اور خود بھی ان سے بچیں اور دوسروے مسلمانوں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔ یا رحم اللہ عبّدًا قال آمینا!

فقیر اللہ و سایا

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ



# خَمْدَيْمَهْ قَادِيَانِيَّتْ

(مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب مدظلہ)

## عقائد ذکری فرقہ

① ... "اللهُ أَهْنَا، هُمَدْ نَبِيَّنَا الْقُرْآنُ وَالْمَهْدِيُّ إِمَامَنَا، أَمَنَّا وَصَدَقَنَا"

(ذکر الہی ص ۷)

② ... "نُورُ پاک نُورُ هُمَدِی مَهْدِی رَسُولُ اللَّهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِینُ"

(ذکر الہی ص ۹)

③ ... "قدسیوں کا فرقہ ہے۔ میٹھے باغ کا بلبل ہے۔ قرآن کی تاویل کرنے والا ہے۔ آخری نبی ہے۔ اماموں کا سید ہے اور خاتم النبی ہے۔ نور محمد مہدی اول آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔"

(ذکر الہی ص ۳۸، ۳۹)

④ ... ذکریوں کا کلمہ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نُورُ پاک نُورُ هُمَدِی مَهْدِی رَسُولُ اللَّهِ" لیکن سفرنامہ مہدی ص ۵ میں اس کلمہ میں نور پاک کا الفاظ نہیں لکھا۔

(بینات ص ۱۳)

⑤ ... "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ نُورُ پاک نُورُ هُمَدِی مَهْدِی رَسُولُ اللَّهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِینُ"

(ذکر وحدت ص ۷۱، ۱۲، نور تجلی ص ۱۸، ۲۲، ذکر الہی ص ۱۰)

⑥ ... "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نُورُ هُمَدِی مَهْدِی رَسُولُ اللَّهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِینُ"

(ذکر توحید ص ۷)

⑦ ... ذکری، محمد اکلی کو رسول آخر الزمان خاتم المرسلین مانتے ہیں۔ "ونعت درشان حضرت سید المرسلین نور محمد مہدی اول الآخرين هادی برگزین رب العالمين"

(سفرنامہ مہدی ص ۳)

- ⑧... تاویل قرآن: ”تاویل قرآن، نبی تمام، سید امام، مرسل خاتم رفیع الکرام نور محمد مهدی اول آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔“ (ذکر الہی ص ۳۹، مطبوعہ ۱۹۵۶ء)
- ۹... ”توئی خاتم جملہ پیغمبران، توئی تاجدار ہمہ سروران، تو بودی پیغمبر بحق الیقین کہ آدم نہاں بود در ماء و طین“ (زوجی ص ۷۷، ۲۹)
- ۱۰... ”امام رسول پیشوائے سبل، ہمہ ہمچو برگ است او ہمچو گل“ (نور ہدایت ص ۹۷، نور جلی ص ۷۶)
- ۱۱... ”جس نے اللہ تعالیٰ کی خدائی پر اور میری پیغمبری پر ایمان لایا وہ مجھ سے ہے اور جو اٹھ منہ پھر اور شک کیا وہ کافر ہو گیا۔“ (بینات ص ۷۸، از سیر جہانی قلمی نسخہ ص ۳۸)
- ۱۲... قلمی نسخہ سیر جہانی ص ۱۲۸ میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ: ”جو شخص تمام دوسرا پیغمبروں پر ایمان لا کر محمد اُنکی کی پیغمبری کا منکر ہو یا ذکری دین کو غلط سمجھے وہ کافر شمار ہو گا اور دوزخ سے خلاصی نہ پاسکے گا۔“
- ۱۳... ”محمد مهدی تمام پیغمبروں سے افضل ہیں۔ تمام انبیاء کرام پر لازم ہے کہ وہ محمد اُنکی پر ایمان لا سکیں۔“ (موکی نامہ ص ۱۰۰، ۱۰۱، بینات ص ۲۶، ۲۵)
- ۱۴... ”اور ہم کپڑے بالکل پاک پہنتے ہیں اور پلیڈ سے ذکر الہی کرنا گناہ سمجھتے ہیں اور جو آدمی ہمارے مذہب میں چالیس دن ذکر الہی نہ کرے اس کو کافر یانا کارہ سمجھتے ہیں۔“ (میں ذکر ہوں ص ۳۱)
- ۱۵... ”چنانچہ کوئی ایک ذکری بھی نماز نہیں پڑھتا ہے۔ اگر ان میں کوئی ایک بار بھی نماز پڑھے تو اس کو بد دین اور مرتد شمار کرتے ہیں۔“ (ذکری مذہب کے عقائد و اعمال ص ۵۲)
- ۱۶... ”ذکری نماز کی طرح ماہ رمضان کے روزہ کے بھی منکر ہیں۔“ (ایضاً ص ۵۵)
- ۱۷... ”ذکری زکوٰۃ کا بھی چالیسوال حصہ کی بجائے زکوٰۃ عشر لیا کرتے ہیں۔“ (ایضاً ص ۵۵)
- ۱۸... ”ذکری لوگوں کے نزدیک حج بیت اللہ منسوخ ہے۔“ (ایضاً ص ۵۶)
- ۱۹... ”ذکر یوں کے نزدیک اللہ کے فرمان ”حتّیٰ یاٰتی اللہ بِأَمْرٍ“ میں امر اللہ سے مراد مهدی ہیں۔“ (نور جلی ص ۵، بحوالہ ذکری مذہب کے عقائد و اعمال ص ۲۹)

## عقائد بابی فرقہ

① ...”اے محبوب ذکر عظم کی مہربانی کی قدر کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔“

(سوانح علی محمد باب ص ۹)

② ...”حضرت باب نے نماز، روزہ، شادی، طلاق اور میراث کے بارے میں ان احکام کو قلم زد کیا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئے تھے... آپ نے ایسے احکام نازل کئے جو اپنے مختصر عہد کے لئے ضروری تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ جب من یظہرہ اللہ کاظم ہو گا تو وہ مجاز ہوں گے کہ ان کے احکام (شریعت محدثی) کو برقرار رکھیں یا کسی حکم کو یا سب احکام کو تبدیل کر دیں۔“

(ص ۹۳، ۹۴)

③ ...کتاب ”البيان“ میں حضرت باب نے صاف اور واضح طور پر حضرت محمد ﷺ کے وہ احکام قلم زد کر دیئے تھے جو نماز، روزہ، شادی یا طلاق کے بارے میں تھے اور جن پر مسلمان ایک ہزار سال سے عمل کر رہے تھے۔

④ ...حضرت باب نے نئے دور کا آغاز کیا ہے جو حضرت محمد ﷺ کے دور سے قطعاً جدید ہے۔  
(ص ۱۰۶)

⑤ ...حضرت باب ایک نیا اور مستقل دین لائے ہیں۔ کافرنز کے دور ان ہر دن حضرت بہاء اللہ آیات نازل کرتے جو شرعاً کے سامنے پڑھی جاتیں اور ہر دن اسلام کے کسی ایک قانون کی منسوخی کا اعلان کیا جاتا۔  
(ص ۱۰۶)

⑥ ...جناب طاہرہ نے یہ ثابت کیا کہ حضرت باب کا امر، اسلام سے الگ ہے۔  
(ص ۱۰۷)

⑦ ...حضرت باب ایک نئے ظہور (نئے دین) کے بانی ہیں اور اسی روحاً سلسلہ کے ایک فرد ہیں، جس میں حضرت محمد ﷺ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام یکے بعد دیگرے شامل ہیں۔

(سوانح حضرت بہاء اللہ ص ۱۳)

⑧ ...حضرت سید باب کے پیغام کو جھلانا ایسے ہو گا جیسے اس پیغام کو جھلانا جو پیغام حضرت محمد ﷺ، حضرت مسیح غلبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر سارے پیغمبروں نے نازل کیا ہے۔

(سوانح حضرت باب ص ۱۲۳)

۹... ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم دو شبانہ روز میں اتنی تعداد میں آیات اللہ نازل کرنے کے قابل ہیں جو پورے قرآن کے برابر ہوں۔ (ص ۱۱۱)

۱۰... آپ (باب) کے منصب و طرح کے تھے:

**اولاً:** شارح رحمانی کہ آپ نے خدا کی قدرت و علم اور مشیت و ارادہ سے شریعت نازل فرمائی اور اس کے ذریعے سنن سابقہ کو منسوخ کر دیا۔

**ثانیاً:** مبشر من يظهره الله آپ نے اپنے صحائف میں بار بار بشارات دیں کہ آپ کی بعثت کے نوسال بعد اس ہستی کا ظہور ہو گا۔ جسے خدا اظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت بہاء اللہ کا ظہور ۱۸۵۳ء میں ہوا۔ (سو ان حضرت باب ص ۱۲۳)

## عقائد بہائی فرقہ

اجرائے وحی کا دعویٰ اور ختم نبوت کا انکار:

۱... ”حضرت بہاء اللہ کا دعویٰ ظہور موعود ہے نہ کہ دعویٰ نبوت یا نیابت تو واضح عقلی دلیل سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ مظہر امر اللہ شریعت سابقہ کو جاری کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مرتبہ، مرتبہ شارعیت ہے اور یہ مرتبہ ”سلطنت مطلقۃ الہیہ“ کھلاتا ہے۔“ (الفائد ص ۱۷۱)

۲... ”مهدی کا ظہور اسلام کے خاتمہ اور شریعت جدید کی ابتداء کا سبب ہو گا۔“ (ایضاً ص ۱۸۲)

۳... ”یہ خیال بالکل باطل ہے کہ اسلامی شریعت کے بعد کوئی اور شریعت نہیں آسکتی اور مظہر امر خداوندی کا دروازہ جو امت کی ہدایت و نجات و خوشحالی کا سب سے بڑا دروازہ ہے جو ہمیشہ کے لئے بند ہے۔“ (الفائد ص ۱۸۷)

۴... ”اور نہ لفظ خاتم النبیین سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب کوئی شریعت جدید اسلام کے بعد نہیں آئے گی اور نہ کلمہ لانبی بعدی سے اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی صاحب الامر ظاہر نہیں ہو گا۔“ (الفائد ص ۲۰۵)

۵... ”قامِ موعود کا اصل منصب ربوبیت و شارعیت ہے نہ کہ کسی شریعت کے ماتحت ہونا۔“ (الفائد ص ۲۵۰)

⑥ ... ”حضرت بہاء اللہ نے ۱۲ مارچ ۱۸۹۳ء کو اپنی بعثت کا عظیم الشان اعلان کیا۔ اس ظہورِ عظم سے دوبارہ شور قیامت مج گیا۔“ (ذکر ایام حضرت بہاء اللہ ص ۵۲)

⑦ ... ”اڑیانوپل عکاسے بادشاہوں کے نام خطوط میں آپ نے اپنی روحانی ماموریت کا اعلان فرمایا۔ جب حضرت بہاء اللہ ”ارض مقدس“ میں اپنے قید خانہ میں تشریف لائے تو صاحبان ہوش نے محسوس کر لیا کہ وہ بشارات جو خداوند عالم نے اپنے پیغمبروں کی زبانی دویاتیں ہزار برس پہلے دی تھیں اب پھر ظاہر ہوئیں ہیں اور خدا کے وعدے سچ تھے۔ کیونکہ کچھ پیغمبروں پر خداوند عالم نے وحی فرمائی تھی اور خوشخبری دی تھی کہ رب الافواح کا ”ارض مقدس“ میں ظہور ہو گا۔ یہ سب وعدے پورے ہو گئے۔“ (سوخ حضرت بہاء اللہ ص ۵۸)

⑧ ... ”پیغمبروں کو بھیجننا خدا کی وہ سنت ہے جو جاری تھی اور خدا کی سنت جاری رہتی ہے۔ لہذا پیغمبروں کا آنسانت اللہ کے مطابق نہ صرف ممکن بلکہ ضروری ہے۔“ (ختمنبوت کی حقیقت ص ۵)

⑨ ... ”پیغمبروں کا بھیجننا خدا کا سب سے بڑا فضل و کرم ہے۔ خدا کے فضل و کرم کے دروازے ہمیشہ کھلے رہے اور کھلے رہیں گے۔“ (ختمنبوت کی حقیقت ص ۵)

⑩ ... ”خدا نے کسی کتاب میں اور قرآن میں کہیں نہیں فرمایا کہ یہ کتاب اور شریعت آخری ہے اور اس پیغمبر کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ یہ باقی امتوں اور لوگوں نے خود بنائی ہیں۔“ (ختمنبوت کی حقیقت ص ۱۳)

⑪ ... ”قرآن مجید میں مستقل رسولوں کی آمد کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ رسول آتے رہیں گے۔ نیا ذکر الہی یعنی کتاب و پیغمبر ضرور آئیں گے۔ حدیثوں میں فرمایا ہے کہ آنے والا موعود امر جدید اور شرع جدید لے کر آئے گا۔ مسیح موعود جہاد اور جزیہ کو ختم کر دے گا۔ یہ کام ایک صاحب اختیار پیغمبر ہی کر سکتا ہے۔“ (ختمنبوت کی حقیقت ص ۱۳)

⑫ ... ”اگر ختم نبوت کی حقیقت یہ ہوتی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر صاحب شریعت نہیں آسکتا تو ضرور تھا کہ شریعت قرآن اپنی اصل حالت پر رہتی اور امت اس پر کامیابی سے چلتی، مگر

واقع ایسا نہیں۔ بلکہ سابقہ امتوں کی مانند امت محمدیہ اور گزشته شریعتوں کی مانند قرآنی شریعت، وقت کا ساتھ نہیں دے رہی ہے۔ روز بروز مسلمان شریعت اسلام سے بیگانہ ہوتے جا رہے ہیں اور احکام شریعت مصلح ہو رہے ہیں۔ یہ دست قدرت کا عمل کافی شہادت ہے کہ اب نئے دور میں نئی شریعت اور نئی روح زندگی کی ضرورت ہے۔” (ختم نبوت کی حقیقت ص ۱۸)

۱۳... ”حضرت بہاء اللہ تمام انبیاء کے موعد ہیں۔ انبیاء علیہما السلام لئے نبی کھلاتے ہیں کہ وہ الیوم الموعود کی خبر دیتے ہیں۔ الیوم الموعود حضرت بہاء اللہ کے ظہور کا زمانہ ہے۔“ (ختم نبوت کی حقیقت ص ۲۷)

۱۴... ”کسی گذشتہ پیغمبر کے ماتحت نہیں ہو گا۔ بلکہ مستقل صاحب امر و شریعت، ایک عظیم الشان دور جدید کابانی ہے۔ ایک نیا نظام عالم قائم کرنے والا ہے۔ نئے آسمان و زمین بنائے گا جن میں راست بازی بسے گی۔“ (ختم نبوت کی حقیقت ص ۳۰)

۱۵... ”تورات، انجلیل، قرآن میں یہ بات کہاں اور کس آیت میں لکھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں نوع انسان اتنی ترقی کر گئی تھی کہ اسے کامل شریعت دی گئی۔ جب خدا اور رسول یہ بات نہیں فرماتے تو یہودی و عیسائی اور مسلمان اپنی طرف سے کیوں بات بناتے ہیں۔“ (ختم نبوت کی حقیقت ص ۸)

۱۶... ”موجودہ زمانے میں جس نے حضرت بہاء اللہ کی پیروی کی اور آپ کی شریعت پر عمل کیا اس نے مؤمنوں کی راہ کی پیروی کی اور جو اس سے مخرف ہوا وہ حق سے مخرف ہوا اور آگ میں پڑا۔“ (التبیان والبرہان حصہ دوم ص ۱۱)

۱۷... ”خدا نے کسی شریعت کو ہمیشہ کے لئے نہیں بنایا اور اگر کوئی شریعت ہمیشہ رہنے والی ہوتی تو آدم یا نوح کی شریعت ہوتی۔ جبکہ شریعتیں بدلتی رہیں اور یہ تبدیلی شرائع کا سلسلہ آدم علیہ السلام سے محمد علیہ السلام تک جاری رہا ہے تو آئندہ کیوں نہ جاری رہے گا۔ کیا وجہ ہے کہ پہلی شریعتوں میں تبدیلی ہوتی رہی اور شریعت محمدیہ لا تبدیل ہو گئی۔ شریعت کا بدلنا قانون الہی ہے۔“ (التبیان والبرہان حصہ اول ص ۱۹)

۱۸... ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قُولُوا اخَاتُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَلَا تَقُولُوا الْأَنْبِيَاءُ بَعْدَهُ“ اس

کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد متصل نبی نہیں۔” (التبیان والبرہان حصہ اول ص ۶۸)

۱۹... ”رسالت ہمیشہ جاری رہے گی جب تک نسل انسانی ہے رسول آتے رہیں گے۔“ (ایشاص ۲۹)

۲۰... ”قریب کی زندگی یعنی حضرت محمد ﷺ کے دور کے مؤمنوں سے مرتد بھی ہوئے۔ لیکن آخرت یعنی حضرت بھاء اللہ کے دور کے مؤمن مرتد نہ ہوئے۔ بلکہ اپنے ایمان میں ثابت قدم رہے۔“ (التبیان والبرہان حصہ دوم ص ۱۰۳)

۲۱... ”(سورج کا مغرب سے نکلا) سورج سے آفتاب رسالت مراد ہے اور مغرب سے امت محمدیہ جس میں آفتاب رسالت غروب ہوا یعنی رفیق اعلیٰ سے جاملا۔ پس مغرب سے سورج کے نکلنے کے معنی یہ ہیں کہ امت محمدیہ کے اندر سے آفتاب رسالت دوبارہ طلوع کرے گا۔“ (التبیان والبرہان حصہ دوم ص ۱۳۲)

۲۲... ”جب پہلی بعثت حضرت محمد ﷺ کی رسالت ہوئی تو لازماً دوسری بعثت دوسری رسالت ہوئی جو حضرت بھاء اللہ کی رسالت ہے۔“ (التبیان والبرہان حصہ دوم ص ۱۷۱)

۲۳... ”چنانچہ مقررہ وقت پر حضرت بھاء اللہ پر کتاب اللہ نازل ہوئی اور اس کے ذریعے و راثت کتاب امت محمدیہ سے امت بھائیہ کو منتقل ہو گئی اور خدا کا وعد اپورا ہوا۔“ (التبیان والبرہان حصہ دوم ص ۲۵۱، ۲۵۲)

۲۴... ”حضرت بھاء اللہ کا ظہور اپنے سے پہلے تمام ادیان کی نظام شریعت کو بلا شرط منسوخ کرتا ہے۔“ (ذکر ایام حضرت بھاء اللہ ص ۲۲۲)

• ﴿۱۷﴾

# فتنه گوہر شاہی

تعارف:

ریاض احمد گوہر شاہی ۲۵ نومبر ۱۹۳۱ء ڈھوک گوہر شاہ راولپنڈی میں پیدا ہوا۔ میٹر ک پرائیویٹ کرنے کے بعد موڑ مکینک اور ویلڈنگ کا کام شروع کیا، مگر یہ کار و بار نفع بخش نہ ہوا۔ جب سن بلوغت کو پہنچا تو اس کو پیری، مریدی کا شوق ہوا، اس نے دیوال شریف، گولڑہ شریف، جام داتار، لال باغ، سہون شریف میں چلے اور مجہدے کا ڈرامہ رچایا مگر زندگی روحانیت سے ادھوری رہی۔ گوہر شاہی نے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مکروفریب کا سہارا لے کر اسلام کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ۱۹۸۰ء میں گوہر شاہی نے کوڑی، ضلع جامشورو (صوبہ سندھ) میں اپنا مرکز قائم کیا، انجمن سرفوشان اسلام کے نام پر اپنی جماعت کی بنیاد رکھی، جماعت کا شناختی نشان ”دل“ منتخب کیا، دل پر لفظ ”اللہ“ لکھا، اللہ کا نام استعمال کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کیا، ریاض احمد گوہر شاہی نے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام، اسلام، قرآن کریم اور شرعی احکام کی توهین کی، جس کی بنیاد پر اعمال صالحہ اور ایمان سے محروم کر دیا گیا۔

ریاض احمد گوہر شاہی کے گمراہ کن نظریات:

- ① ...نجات کے لئے کلمہ طیبہ ضروری نہیں، بلکہ دل سے اللہ کا ذکر نجات کے لئے کافی ہے۔
- ② ...مذہب ضروری نہیں بلکہ حس دل میں خدا کی محبت ہے، وہ خواہ کسی مذہب سے ہو، وہ جہنم میں نہیں جا سکتا۔
- ③ ...نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ عبادات تو ہیں، لیکن روحانیت نہیں۔
- ④ ...تمام کفار کی نجات روزِ محشر دل کی چمک پر ہوگی۔
- ⑤ ...میری تصویر جحر اسود، چاند، سورج، ستاروں اور مریخ میں ہے۔
- ⑥ ...حضور ﷺ نے میری تصویر کو دیکھ کر جحر اسود کو بوسہ دیا تھا۔
- ⑦ ...میں امام مہدی ہوں، مامور من اللہ ہوں، آپ ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں۔
- ⑧ ...اللہ رب العزت لاعلم، مجبور، بیمار اور نہ دیکھنے، سننے والی ذات ہے۔
- ⑨ ...حضرت آدم علیہ السلام میں بعض وحدت اور شیطانی اثرات تھے۔
- ⑩ ...میں نے ۱۹۹۷ء میں امریکا کے ہوٹل میں حضرت عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کی ہے۔

- (۱۱)... قرآن کے تیس پاروں کے علاوہ دس سپارے اور ہیں۔
- (۱۲)... میرے من میں خدائی ہے، مجھے اور اللہ کو پکارنا برا بر ہے۔
- (۱۳)... اللہ، اللہ کرنے کے لئے ڈانس کرنا (ناچنا) جائز ہے۔
- (۱۴)... اللہ، اللہ کرانے کے لئے چرس پلانا جائز ہے۔
- (۱۵)... مجھ پر مرزا نیت کا اثر ہو گیا ہے۔

### ریاض احمد گوہر شاہی کے مریدین کے گمراہ کن نظریات:

- (۱)... ریاض احمد گوہر شاہی مالک الملک اور کائنات کی بہت بڑی ہستی ہیں۔
- (۲)... ریاض احمد گوہر شاہی کے دائیں، بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر اسم اللہ، اسم محمد لکھا ہوا ہے۔
- (۳)... ریاض احمد گوہر شاہی مشکل کشا، نجات دہنده ہے۔
- (۴)... ریاض احمد گوہر شاہی کا پچھرہ خدا کا پچھرہ ہے۔
- (۵)... مدد کے لئے یا اللہ کہو، یا گوہر شاہی کہو، دونوں برابر ہیں۔

### عدالتی فیصلے:

❖ ... آئینی و قانونی اعتبار سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ڈیرہ غازی خان کی عدالت میں ریاض احمد گوہر شاہی کے مرید اسحاق کھیڑا پر ایف آئی آر (نمبر 128/98، مقدمہ نمبر 6/98 بجم 295-A کے تحت) درج کرائی، جس پر عدالتی کارروائی کے بعد ۲۷ مارچ ۱۹۹۹ء کو عمر قید کی سزا دی گئی۔

❖ ... میر پور خاص کی عدالت نے ریاض احمد گوہر شاہی پر ایف آئی آر (نمبر 108، مقدمہ نمبر 27/99 دفعہ 295-A-295, B-295, C) کے تحت مجرم قرار دے کر عمر قید و جرمانے کی سزا سنائی۔

❖ ... سیشن جھنگ نے ۲۷ مارچ ۲۰۰۹ء کو مقدمہ نمبر 22/2006 بجم 295-A گوہر شاہی کے مریدین کو سزاۓ موت سنائی۔

❖ ... لاہور ہائی کورٹ نے ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو بجم 295-C کے تحت سزا سنائی۔

☆ ... انجمن سرفوشانِ اسلام نے ۲۱ اگست ۲۰۱۵ء کو جو اسٹاک کمپنیز حیدر آباد میں رجسٹریشن کی تجدید کی درخواست جمع کرائی، جس پر مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد نے اعتراض داخل کیا، جس کی بنیاد پر تاحال جو اسٹاک کمپنیز حیدر آباد نے رجسٹریشن کی تجدید نہیں کی۔

### فتاویٰ جات:

ریاضِ احمد گوہر شاہی کے کفر نظریات کے خلاف امام کعبہ شیخ عبد اللہ بن سبیل اور ملک عزیز پاکستان کے دیوبند و بریلوی مکتبہ فکر کے جید مفتیان کرام: مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید عزیزیہ، مفتی نظام الدین شامزی شہید عزیزیہ، مولانا سعید احمد جلال پوری شہید عزیزیہ، مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدخلہ اور دیگر مکاتب فکر کے علماء کرام نے بھی گوہر شاہی کے کافر، مرتد اور گمراہ ہونے کا فتویٰ دیا۔

ریاضِ احمد گوہر شاہی اور اس کے مریدین کے گمراہ کن رسائل:

- ① ... روحانی سفر۔
- ② ... حق کی آواز۔
- ③ ... تریاق قلب۔
- ④ ... یادگار لمحات۔
- ⑤ ... سال نامہ گوہر۔
- ⑥ ... مینارۂ نور۔
- ⑦ ... دین الہی۔
- ⑧ ... روشناس۔

**نوٹ:** تفصیل کے لئے شہید ناموس رسالت: حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری عزیزیہ کی کتاب ”فتنه گوہر شاہی“ کا مطالعہ کریں۔

## عملی مشق ۱۱

**سوال... ۱** زبانی مگر مختصر جواب دیجیے:

- ۱) حضرات صوفیاء کرام کے خوابوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز شطحیات تصوف کا شرعی حکم بیان کریں؟
- ۲) مرزا ملعون کی عبارات اور بزرگانِ دین کی حالتِ شکر میں کہی گئی باتوں میں کیا فرق ہے؟
- ۳) مرزا ملعون کی بیان کردہ تین پیش گویاں ذکر کریں، جن میں وہ صاف جھوٹ ظاہر ہوا۔
- ۴) مرزا قادریانی ملعون کی کذب بیانیوں میں وہ باتیں بہت مشہور رہیں جو محمدی بیگم کے بارے میں کیں، باحوالہ ذکر کر کے مرزا ملعون کے جھوٹ کے پر دے چاک کریں۔
- ۵) مرزا قادریانی ملعون کی تضاد بیانوں کو ذکر کرتے ہوئے چند واقعات ذکر کریں۔
- ۶) ”ستارہ قیصریہ“ اور ”خزانَ“ کے حوالہ سے بتائیں کہ مرزا ملعون نے حضرت مسیح غائبؑ کی وفات کے بارے میں کیا موقف اختیار کیا؟
- ۷) قادریانی گروہ حدیث کے اس جملے ”هلاشققت قلبہ“ سے کس طرح استدلال کرتا ہے؟ اور اس کا کیا جواب ہے؟
- ۸) مرزا ملعون کی بد اخلاقی، بد زبانی اور فحش گوئی کو چند حوالوں کے ساتھ ذکر کریں۔
- ۹) قادریانیوں کے علاوہ عصرِ حاضر میں دیگر کون سے باطل فرقے ہیں جن کے گمراہ پیشواؤں نے نبوت کے دعوے کیے۔
- ۱۰) بھائی فرقے نے کس طرح ختم نبوت کا انکار کیا اور وہی کے اجراء کا دعویٰ کیا ہے؟

**سوال... ۱** اپنے سبق کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل عبارات میں سے متعلقہ خانہ (Box) میں (✓) کے نشان کے ساتھ صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح عقیدہ بھی بیان کریں۔

مرزا ملعون کی عبارات بعض اولیاء امت سے منقول عبارات سے ملتی جلتی ہیں، حکم کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۲** بزرگوں کے خواب شرعی بحث ہیں۔ ان سے عقائد، احکام شرعی وغیرہ ثابت ہوتے ہیں۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** مرزا ملعون نے جو پیش گویاں کی ہیں، ان میں وہ صاف جھوٹا ثابت ہوا ہے۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۴** مرزا ملعون نے مکہ و مدینہ کے درمیان ٹرین چلنے کی پیش گوئی کی تھی، چنانچہ اب وہ ٹرین چلانے شروع ہو گئی۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۵** مرزا ملعون کی پیش گوئی کے مطابق اس کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۶** محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی میں بھی مرزا ملعون جھوٹا ثابت ہوا۔

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون اپنی پیش گوئی کے مطابق ہیضہ کی بیماری میں فوت ہوا ہے۔

۷

غلط

صحیح



صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون کی عبارات تضادات سے بھری پڑی ہیں، جو اس کی کذب بیانی پر دلالت کرتی ہیں۔

۸

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون اپنے اخلاق و کردار، گفتار و رفتار میں نہایت سلچھا ہوا انسان تھا۔

۹

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

مرزا ملعون شراب کا رسیا اور نامحرم عورتوں میں خوب دلچسپی رکھنے والا اور خوابوں میں ننگی عورتوں کے نظارے کرنے والا تھا۔

۱۰

غلط

صحیح

صحیح عقیدہ:

**سوال... ۳** صحیح جگہ (✓) کا نشان لگا کر اپنے عقیدہ اور ایمان کی صحت کا ثبوت دیں۔

۱

عقائد کے ثبوت کے لئے درج ذیل معیار کے مطابق اِللہ کی ضرورت ہے:

خبر واحد

شطحیاتِ تصوف

احادیث مشہورہ

احادیث متواترہ

بزرگانِ دین کے خواب

قرآنِ کریم کی نصوص قطعیہ

مرزا ملعون نے بہت ساری پیش گوئیاں کیں، جن پیش گوئیوں میں وہ مکمل جھوٹا ثابت ہوا،  
وہ یہ ہیں:

مکہ یا مدینہ میں اپنی موت کی پیش گوئی۔  پیر منظور محمد کے یہاں لڑکا پیدا ہو گا۔

مکہ اور مدینہ کے درمیان تین سال کے اندر رڑین چلے گی۔

مرزا ملعون کے گھر لڑکے کی پیدائش۔  محمدی بنیام سے نکاح ہو گا۔

مرزا ملعون کی عبارات مجموعہ ہیں:

کذب و افتراء کا  علوم و معارف کا

سچی پیش گوئیوں کا  اعلیٰ درجے کی اخلاقی تعلیمات کا

انبیاء کرام ﷺ کی توبہن کا

مرزا ملعون کا دعویٰ اور اعتقاد یہ تھا کہ حضرت سید ناصح علیہ السلام :

زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔  شہید ہو کر القدس میں مدفون ہوئے۔

کشمیر سری لنگر میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

اچانک منظرِ عام سے غائب ہو گئے۔

کوئی بھی پیغمبر اخلاق کا اعلیٰ ترین نمونہ بننا کر بھیجا جاتا ہے۔ جبکہ مرزا ملعون اپنی ہی عبارات  
سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ:

پر لے درجے کا جھوٹا تھا۔  نہایت متقیٰ پر ہیز گار۔

شہبات سے بھی بچتا تھا۔  شراب کا رسیا تھا۔

بد زبان اور گام گلوچ کا عادی تھا۔  غیر محروم عورتوں سے بد نی خدمت لیتا تھا۔

(۲)

(۳)

(۴)

(۵)

تاریخ امت مسلمہ میں تیس بڑے بڑے جھوٹے پیدا ہوئے جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا،  
ان میں بعض نامور کذبیں ہیں:

- |                 |                          |                    |                          |                                |                          |
|-----------------|--------------------------|--------------------|--------------------------|--------------------------------|--------------------------|
| سود عنسی        | <input type="checkbox"/> | طلیحہ اسدی         | <input type="checkbox"/> | مسیلمہ کذاب                    | <input type="checkbox"/> |
| غلام احمد پرویز | <input type="checkbox"/> | غلام احمد قادریانی | <input type="checkbox"/> | ملا محمد اکلی (بانی ذکری فرقہ) | <input type="checkbox"/> |
| بہاء اللہ       | <input type="checkbox"/> | علی محمد بابی      | <input type="checkbox"/> | ابو لولو فیروز                 | <input type="checkbox"/> |
| جان ج بن یوسف   | <input type="checkbox"/> |                    |                          |                                |                          |

### سوال....③

پوری کتاب پر ایک گہری نظرڈالیں اور دیے گئے باکس میں ان تمام کتابوں کے نام لکھیں جو مرزا المعون  
کی طرف منسوب ہیں جن میں اس نے اپنے کفریات کا کھل کر اظہار کیا ہے:

- |      |       |       |       |
|------|-------|-------|-------|
| .۱.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۲.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۳.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۴.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۵.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۶.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۷.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۸.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۹.  | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۱۰. | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۱۱. | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |
| .۱۲. | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ | ۔۔۔۔۔ |



## یادداشت

## یادداشت

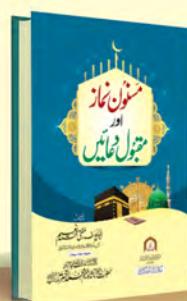
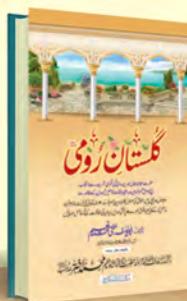
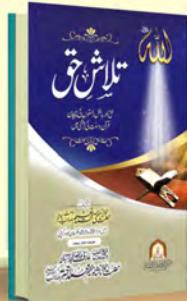
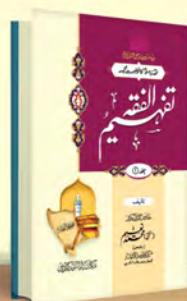
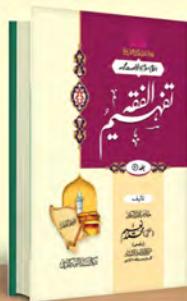
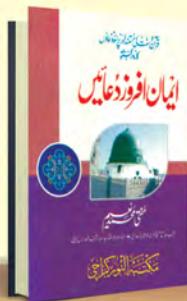
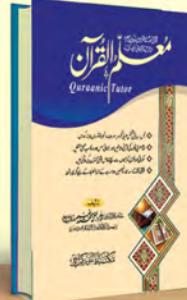
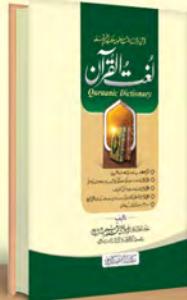
# خوبخبری

## ایک تحریک..... وقت کا تقاضہ

بمدد تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے اکابر کے مجموعہ رسائل مشتمل احتساب قادیانیت کے نام سے اس وقت انٹالیس جلدیں شائع کی ہیں۔



عصر حاضر میں فہم دین کے لیے بعض اہم کتب



ناشر

عَالَمِيْ مَحَلِّسْ رَحْفَاظْ خَمْرَقْ بَنْوَةْ لَا ۝ مُلْتَانَ